نہ بیان ہو اگرچہ پھر سوی تن زبان ہو اوسنی آدمیکو اشرف المخلوقات بنایا جوہر
قابلیت عطا فرمایا دیدہ بینا دیا تا اوس کی صنایع و بدایع کو نظر تامل سے
دیکھین اور عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوس کا کلام
ہدایت فرجام سنین اور صراط مستقیم پر گامزن ہون اوس نی پیغمبر و
رسول بھجوائی اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمای تا رہروان وادی ضلالت
کو راہ پر لائین اور گم گشتگان طریق گمراہی کو رستہ بتائین پھر چند اون
خاصان خدا نی ابلاغ رسالت مین سعی تمام فرمائی ہر ایک کو راہ رستگاری
دکھائی مگر شیطان نی انسانون کو ایسا بہکایا تہا کہ طریق نجات کی طرف کو
پانو نہ بڑہاتے تہے حضرت نوح علیہ السلام کی صد ارسس کی پند و نصایح نی یہہ
نتیجہ دکھایا تہا کہ ایک گروہ قلیل ساٹ ستر آدمیون کا ایمان لایا تہا پھر
حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نی شیوع ملت حنفی مین سعی بی پایان اور
کوشش فراوان کی مگر ضلالت و گمراہی بالکل نہ گئی بعد اوسکی حضرت موسی
علیہ السلام نی زبان تیغ و تیغ زبان سی کام لیا مگر مشرکین نی نمانا اور اوس
برگزیدہ خدا کا سمجہانا افسانا جانا با وجود تمام عمر اعلان کلمہ حق مین بسر کی مگر
بت پرستی کی موقوفی کی کوئی صورت نہ بنی اون کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام
خدا کی دستور اور ہدایت خلق کیلئے مامور ہوئی اون حضرت نی بکمال رفق و
مدارا اسی سر ایک کو سمجہایا خدائی یکتا کی بندگی کا شیوہ بتایا مگر سوائی چند

رتبہ دانی مین ہے خدا دانی بندہ لباس بشریت مین نور خدا تھا واللہ اعلم کیا ماجرا تھا
بندہ ہوکر خدا کا حبیب ہو یہ رتبہ کس نصیب ہو غالب تمنائی دیرینہ
پروردگار یا نبوی ایزد از خویش امیدوار یا نور از نہان پردہ برزدہ یا ز ذات خدا
معجزی سر زدہ یا خاتم نگین رسالت دہ گوہر دریائی جلالت قصر اسلام کو اوسکے
معمار شرع نی قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکی نور جمال نی مٹایا اوس ذات
مقدس کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک جس اصنام بیت الحرام سی نہ
دور ہوتا وہ نور پاک نہوا اگر اس جہان ظلمت بنیاد کی رونق نہ بڑہاتا اور جو وہ
قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گم کردہ راہون کو راہ نجات کون دکہاتا
باغ نعیم یو حسین خالی رہجاتا بہشت عدن کی خجونکی فرش راہ ہی چشمہ کوثر کو اوسکی
زمزمونکی چاہ ہی جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکہائی گا طاعت کو گناہ پر رشک
آئیگا خسرو پردہ کش امت شوریدہ کار یا ضامن امرزش پروردگار
عذر عاصی بود اندر گناہ یا طرفہ کہ من عاصی او غدر خواہ یا اگر موسی کے ید بیضا یا تھا
آیا مگر ویسا دست قمر شگاف کسینی بنایا رسالت نی اوسکی نسبت ذاتسی رکھی
پایہ نبوت نی اوسکی سبب سی یہ رفعت دکہائی مہر انور کو اسی بات کی جلن ہی کہ
اوسکی روضۂ اقدس مین مین نہین اور شمع روشن ہی آسمان کو زمین سی اسلئے
غبار ہی کہ اسپر کیون مضرت کا فرہی اوسکی حکم سی رجعت آفتاب کا کیا اعجاز
وہ اپنی لب معجز نما سی فرمائی تو زمین آسمان زمین ہوجائی شجر و حجر

اشخاص کی کسینی اوس واحد مطلق کو بیگیائی نمانا اور طریق راستی کو نجانا بس
جبکہ کار تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے وقت مین ناتمام رہا اس واسطی غیرت
ایزدی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ اب جہان کو اوس کی وجود با وجودی رونق
بخشی کہ وہ سالکان مسالک گمرہی کو شاہراہ ہدایت پر لائی اور واپسان قافلہ
تیہ جہالت کو منزل مقصود دکھائی اور بموجب آیۃ والی الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اتمام نعمت و استکمال دین کا باعث ہو
نعت وہ وہ جس کے سبب جہان کی نمایش و آدم کی پیدایش ہوئی
لرا قمہ ہو ثابت یہہ پیدایش سی اوس کی خداوند نیہ اپنی مہربان ہی
وہ جس کی نعلین تاج سر عرش بریں وہ جس کی اوتا خدمتگارون یعنی روح الامین
وہ جسکی خاک آستان پر سر عجز آسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا
قدم مبارک زمین پر نہ آتا کار رسالت یونہین ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا
ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر خشندہ وہ جسکا زمین سی بالای عرش
ایکدم مین گزار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار راہوار ہوا وہ خدا جس کا خود
طالب دیدار ہی وہ باعث نازش پروردگار ہی وہ جسکی تحت لوا پیغمبران
مرسلین وہ کون یعنی حضرت ابو القاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
خاتم النبیین سید المرسلین ۔ محمد عربی بادشاہ عرش حریم ۔ کری ہی روح
قدس جسکی درگی دربانی ۔ ہاوی خدا تو نہین کہہ سکون پہ کہتا ہون ۔ کہ اوس کے

رکھا اور قصد انطباع کیا اور اس خاکسار بیچارہ ان مہدی مجروح سی دیباچہ لکھنی کو فرمایا
بندہ خواجہ صاحب کا حکم بسر و چشم بجا لایا کسواسطی کہ رضا جوئی احباب و کار ثواب ہے
اب آگی اصل مطلب کتاب ہی فقط

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے تصنیف سی میری غرض یہہ ہی کہ آنحضرت کی وقایع عمری پر جو جھوٹی
الزامات اور بی انصافانہ بہتان ہوئی ہین اون کو رفع کرون اور یہہ ثابت کرون
کہ آپ فی الحقیقت خلق اللہ کے بڑی مربی اور نفع رسان تہی وہ مصنف جنہون نے
تعصب مذہبی کی سبب سے اس محی عبادت واحد مطلق کی شہرہ پر داغ لگایا ہی اونہون نے
یہی نہین ظاہر کیا کہ ہم نامنصف اور اوس عدل سی خالی ہین جسکی اتباع کیواسطی
حضرت عیسی نی اسقدر شد و مدسی تاکید فرمائی ہی بلکہ انھون نی اپنی رائے مین بھی غلطی
ہی کیونکہ اولی فکر مین اونکو یقین ہوجاتا کہ یہہ عیسائیون اور اس زمانہ کی عقلا کا
طریقہ نہین ہی کہ نبی اور اوسکی مقبولون پر بکثرت چینی کرین بلکہ مشرقی[1] لوگونکا طریقہ ہے
—— یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلبکو اسطرح بیان کرسکتی ہین کہ آنحضرت کو ایک
شارع مذہب اور مقنن ملت خیال کرنا چاہیئی —— آپ عرب مین عیسوی سنہ کے

[1] اہل یورپ مشرقی اہل ایشیا اور اہل عرب اور اہل فارس
اور ہندوستان اور اہل ترکستان
اور اہل مصر یہ سب کو مشرقی کہتے ہین

و انسان وحیوان اوس کی اثبات رسالت کی گواہی مین ہمہ تن زبان ہوئے ہر ایک
عہد مین اوس خاصہ کردگار کی دین کی بڑہنی کی سامان ہوی صحیح ہی حجت حق اسی
کہتی ہین اور اثبات دعوی راستی کی یہی معنی ہین حضرت کی علویت مرتبہ کو منکران
نبوت بھی مانجاتی ہین اور اہل استخفاف کی زبانسی بھی کلمات حق نکلجاتی ہین چنانچہ
فی زمانناوار السلطنت لندنمین صاحبان انگلشیہ مین سی ایک صاحب کہ جنکا نام
نامی جون ڈیون پورٹ صاحب ہی اور نہایت اپنی علم مین وی استعداد و مورخ بی
بدل و انصاف دوست و راستی آشنا ہین اونہون نی کچھہ ہماری حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقایع عمری تحریر کیا ہی اور بعض بعض الزامات کا
جو غیر مذہبون نی بسبب تعصب مذہبی کی آنحضرت پر سبب لگائی ہین اون کا
جواب لکھکر اونکو دفع کیا ہی جب وہ کتاب چھپکر سندوستان مین آئی تو اوسکی بڑہنی کو
ہر ایک دوستدار نبوی کی طبیعت للچائی جو کہ زبان انگریزی ہر ایک نہین جانتا اسواسطی
مشفقی خواجہ قمر الدین خانصاحب عرف خواجہ مرزا صاحب خلف الصدق خواجہ بدر الدین خانصاحب
عرف خواجہ امانصاحب سے رجم بوستان خیال کہ جوان سنجیدہ و فہمیدہ ہین اونہون نی یہہ
چاہا یہہ کتاب زبان انگریزی سی اردو زبان مین ترجمہ ہوجائی تا ہر ایک مشتاق اوسکی بڑہنی سی حظ
اوٹہاوی اور اس کار خیر کی انضرام مین ثواب بھی عائد حال ہوجائی یہہ خیال کرکی خواجہ صاحب
موصوف نی اسکی درستی کی کمر ہمت چست باندہی اور مجھہ عنایت الرحمن خانصاحب سے کہ وہ فن
ترجمہ نگاری مین دستگاہ تام رکہتی ہین کتاب مذکور کا ترجمہ کروایا جب ترجمہ ہوچکا تو مؤید الاسلام نام

ایک حصہ مکہ معظمہ کی جنوب تک عیسائی باوستان ایتھیوپیا کا ماتحت تہا صرف مکہ اور وسطی دشوار
گذار ملک انہ رہتی اکثر اہل عرب کا مذہب اونکی حکام کی موافق تہا چنانچہ جہان اہل یونان اور اہل ایسینیا کی عملداری
تہی وہان عیسائی مذہب کا غلبہ تہا اور جہان فارس والونکی عملداری تہی وہان مذہب منجوسی پایا جاتا
تہا حالانکہ یہ دونون مذہب عقاید مین بالکل مختلف ہین باقی سب مقامون مین بت پرستی کا نہایت زور تہا
سلف مین اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کے پرستش کرتی تہی مگر آخر کار اونہون نے وہ پرستش چھوڑ دے
اور شیاطین کیواسطے جنہین وہ خدا کی بیٹیان کہتی تہی مندر بنائے اور یقین کرنی لگی کہ یہہ شیاطین سیارون اور
ستارون مین رہتی ہین اور زمین پر حکمرانی کرتی ہین سب جامی ایک سے دیوتا نہین پوجا جاتی تہی ہر ایک قوم اور
ایک خاندان کے خاص خاص دیوتا اور اوتار تہی اور اونکو انسانکی قربانیان چڑہائی جاتی تہین اہل عرب کو عقبی
کا اور نہ دنیا کی مخلوق ہونیکا یقین تہا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش سی اور آیندہ کے معدوم ہونیکو
انجام وقتی منسوب کرتی تہی عیاشی اور قزاقی کا ہر جا رواج تہا اور چونکہ موت کو ہستی کا انجام محض خیال کرتی
تہی لہذا نہ بنکی کی خبر مانتی تہی نہ بدی کی سزا اسیطرح کی سوی اعتقادی اور بدمذہبی اون یہود اور عیسائیون
مین بہی پائی جاتی تہی جنہون نے یہان مدتی سکونت اختیار کی تہی اور زور پکڑا تہا یہودیون نے اہل
روم کے ظلم سی اس سرزمین مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تہی پناہ پکڑی تہی عیسائی لوگ بہی ——
پوچھتے اور ایرین کے مذہب والونکی ظلمون اور نگرانی سی بچنی کو یہان آچہتی تہی مذہب عیسائی سے
زیادہ اس زمانہ مین کوئی چیز بالتصریح غلبہ نہ تہی وہ دونون شاخین مذہب عیسائی کی
جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئین تہین اونہون نی طرح طرح کی بدعتین اور بیہودہ
اعتقاد یان اختیار کرلین تہین وہ ہمیشہ باہم مباحثون اور مناقشون مین مصروف

ف ۱۲

یہود جنکا ذکر اسمین مشہور ہے
یہ جزیرہ عیسائی ہونیکے
عیسوی کی بابت بحیرا
عیسوی کی بابت اسکا قول
میں سید ابو الہاشم
ہیں بتایا کہ جب بحیرا
عیسائی ارشاد میں یہود
عیسائی اور یہودیون
نزاعات حضرت
پاپ اور
کراون دوسرون میں
نیز سری اور
فرقہ
اسپطر ہل
جسی ایکسطرہ دریا
ہوتا ہے ۱۲
ف ۱۳
دوسری لڑائی یہودی قوم کی
دوسری عوام الناس
بہت دل رہ دستہ ہوگئی
اکثر کے دروغ گوئی
روایات اور تحریفی
اور محرفات اور یہودیون
پوچھی اور
فی ان لوگون کی انکلیون
میں مذہب عیسوی کو کم
ضرر کردیا ہوا ہو

ساتوین صدی مین اگر ہم یہ کہین کہ آپ ایسی وحید تھی کہ دنیا مین آپکا نظیر
پیدا نہین ہوا تو اسمین ہمین کچھ شک نہین کہ آنحضرت ملک ایشیا کی سب مین بڑی نامی
اور گرامی آدمی تھی جب ہم اس بات کا خیال کرین کہ آپکی پیدایش سے پہلی اہل عرب کی
کیا حال تھا اور وہ آپکی بعد کیسی ہوگئی اور علاوہ اس کے اس بات پر بھی غور کرین کہ آپکی
سلسلون نے کروڑہا آدمیونکی دلمین کیسی گرمی پیدا کی اور قایم رکھی تو اسصورت مین ایسی بڑی
آدمیکی صفت اور ثنا کرنا بہت بڑی بی انصافی ہوگی اور آپکی ولادت کو اتفاق پر محمول
کرنا خدای عزوجل کی قدرت اور حکومت پر شبہ کرنا ہی ۔۔۔ القصہ مولف کو یہہ بھی اقرار کرنا
چاہئی کہ چند جگہون اوس نے چونکہ اوسکو اپنی رای اور الفاظ پر اعتماد کامل نہ تھا اور مصنفین کے
رایون اور خیالات کا استعمال کیا ہی اور اس مقام پر اس امر کا اقرار کرتا ہی اور سچ کہنا ہی

## بیان وقایع عمری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمین کچھ شبہ نہین کہ تمام متقن اور فتح کرنیوالون مین ایک کا بھی نام اسطرح نہین لیا جاسکتا
جسکی وقایع عمری آنحضرت کی وقایع عمری سے زیادہ تر مفصل اور صداقت سے لکھی گئی
ہون فی الحقیقت اگر ہم آپکی سوانح عمری کو اون معجزات اور تعجبات سے سبرا کردین جو ابتدای
مورخون نے آپکی طرف منسوب کیے ہین تو باقی اچھی طرح سے یقین ہوسکتا ہی آپکی ولادت کے زمانی مین اکثر
عرب کی حصی غیر قومونکی زیر حکومت تھی کوہستانی عرب کے تمام شمالی حصی اور ملک شام و فلسطین و مصر
بادشاہان قسطنطینہ کی عملداری مین تھی اور خلیج فارس کے کنارہ اور وہ ملک جسمین دریای دجلہ
و فرات بہتے ہین اور ملک جزیرہ نمای عرب کے جنوبی حصی کسریان فارس کے قلمرو مین شامل تھی بحر قلزم کی ساحل کا

ملک عرب کو قدیم
زمانہ سے دو حصون
مین کرتے ہین ایک
حصہ کو جو بحر قلزم
کی طرف پایا جاتا ہی
اور ایکطرف بحر ہند
تک ہی

شبہہ ہی چھٹی صدی عیسوی تک تحقیق معلوم نہ تہا کہ آپ کونسی سنہ مین پیدا ہوئی جبکہ ڈی اوبی سیس
اگرنی گس وی پادری نے شہنشاہ جسٹینین کی عہد حکومت مین آپکی ولادت کا سنہ تحقیق کیا اور
یوسی بی اس اور تھیوفینس وغیرہ مورخون نی بہت مباحثون اور تکرارون کی بعد یہہ بات معلوم
کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا کی خلقت کی ۵۹۹۹ برس بعد پیدا ہوئے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی آبا
اور اجداد اور آل اطہار بلحاظ امور خانگی اور معاملات غیر اقوام کی شایستہ بسر کرتی تہی اور یہہ رفعت
اونہون نی بسبب دانشمندی اور دیانت کی حاصل کی تہی بعد ازان حکومت خاندان قریش
حاکم کی چھوٹی بیٹی کی اولاد مین منتقل ہوگئی یہہ خاندان تمام اہل عرب مین سب سے زیادہ معزز تہا
اور حضرت اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہونیکا دعوی کرتا تہا اور فی الواقع اونہین کی
نسل سی تہا واقع مین مورخون کو اس مین اختلاف ہی کہ حضرت اسمعیل کی آنحضرت تک کی
نسلین کتنی بعض تیس لکہتی ہین اور بعض ساٹہہ مگر اسمین سب کو اتفاق ہی کہ حضرت عدنان سی جو
حضرت اسمعیل کی نسل سی تہے آنحضرت تک اکیس پشتین گذری ہین اور ان مورخون مین صرف
اختلاف ہی کہ عدنان سی حضرت اسمعیل تک کئی پشتین گذرین —— یہہ خاندان قریش
ہی تہا کہ جسمین سی پانچ پشتون تک شہر مذکورہ الصدر کی حکام اور درگاہ کعبہ کی متولی مقرر
کئی گئی —— آنحضرت کی وقت سی پہلی یہہ درگاہ بت پرست اہل عرب کی زیارت گاہ اور تیرت
کا مقام تہی اور اس مین تین سو ساٹہہ بت سال عرب کی شمار کی موافق تہی —— کعبہ اسواسطی اور
بھی معظم ہی کہ اوسکی تعمیر کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سی منسوب کرتی ہین اور یہہ اون تمام
عمارتونمین جو انسان نی خدا تعالی کی عبادت کیواسطہ بنائی ہین سب سے پہلے تعمیر ہوا ہی ——

مصر فوقیہ تھی اور ایران اور سیلین اور نسٹورین اور پوچین مذہب والونکی گذر اسی
نہایت دق تھی اونکی پادری لوگونکی بی اعتدالی اور عہد ونکی فروخت اور جہالت نے مذہب عیسائی کو
بڑا دھبہ لگایا تھا اور عیسائی لوگونکو نہایت مکروہ کردیا تھا عرب کے جنگلیون جاہل اور مجنون اہب کثیت
تھی اور یہہ وہ تجربات ہین اپنی اوقات خراب کیا کرتی تھی اکثر ان لوگون کے غول کیغول شہرین آکر
اپنی توہمات اہل شہر کو تلوار کی ذریعہ سے سکھایا اور منوایا کرتی تھی نہایت قبیح بت پرستی تھی اوس سادے
پرستش کے جگہہ جہین تھی جس مین حضرت عیسی نی خدا تعالی کا وحدہ لاشریک اور مطلق اور بی مثال اور نفع رسانی
بندگی کا حکم کیا ہی ان عیسائیون نی اپنی خیالین ایک نیا ولپنس قایم کرلیا تھا اور اوسکو اپنی
مذہب کے اولیا اور شہدا اور ملایک آبا و خیال کرتی تھی جسیا بت پرست اپنی دیوتا اونسی اولمپنس
کو آباد سمجھتی تھی اس زمانہ مین ایسی ہی عیسائی تھی جو حضرت کی بی بی مین بی کی صفات قایم کرتی تھی
تبرکات اور کینچی اور تراشی تصویرونکو وہی لوگ پوجتی تھی جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا تھا
کہ تم اپنی عاصر فرزند خدا ہی کیا کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین مذہب عیسائی کا ایسا حال ہو
رہا تھا آپکی ولادت کی زمانہ مین تمام آدمیون نی اپنی مذہبونکی اصول چھوڑدی تھی اور فقط ہی ہمکو معلوم
اور فروع مین مصروف رہتی تھی اہل عرب کو ظاہر ہوگیا تھا کہ ہم اپنی اپنی مذہبونکی بڑی اصل یعنی خدا تعالی
کی خالص پرستش کھو گئی ہین اور سوی اعتقادی اور بدعات کی لحاظ سی اپنی بت پرست ہم عصرونکے
مساوی ہین ——— محمد علیہ السلام مکہ مین پیدا ہوئی سنہ ولادت مشکوک ہی مورخین نی
مختلف سنہ لکھی ہین وہ یہہ ہین سنہ ۵۶۰ سنہ ۵۷۱ سنہ ۵۷۲ سنہ ۵۷۵ سنہ ۶۰۰ سنہ ۶۲۰ عیسوی مگر ان سب
مین صحیح تر دسمبر سنہ ۵۷۱ عیسوی ہی واضح ہو کہ حضرت عیسی کی سنہ ولادت مین بہی ایسا ہی

موقع پر یہ آپکو سب کی سامنی پیش کرکی آپکا نام محمدؐ تعریف کیا گیا یا نہایت شان والا
رکھا — آپکی عمر ابھی پوری دو برس کی بھی نہوئی تھی کہ آپکی والدنی انتقال فرمایا اور اون کے
وراثت سی دو اونٹ اور چند بھیڑین اور ایک لونڈی سمیتہ برکت ہاتھہ آئی اسوقت تک آپکو
آپکی والدہ ہی نی دودہ پلایا تھا مگر اب انکار اور غموں کے سبب سے اون کا دودہ خشک ہوگیا اور
اونہون نے بدوی قوم کی دائی ڈھونڈنی شروع کی ایسی حالتین دائی ملنی بہت مشکل تھے
کیونکہ دائیان بہت تنخواہ مانگا کرتی ہین اکثر دائیان حضرتکی مفلسی دیکھکر ناک چڑہا کر چلی جایا کرتی
تھین آخر کار ایک سادات گدڑیہ کی بی بی حرم کہا کر حضرت کو اپنی گھر لیگئی اوسکا گھر طایف پہاڑ
کی قریب ایک گانو مین تھا یہہ گانو جو مکہ سی مشرق کیطرف واقع ہی آپکو اپنی دایا کی گھر مین چند
روز گذری تھے کہ اوس کو حضرت کی شانون کی وسیط مین ایک تل دیکھکر
اوہام پیدا ہونی لگی اوس نی اور اوس کی خاوندنی اوس تل کی ہونی کو جنون کیطرف
منسوب کیا اور وہ حضرت کو آپکی والدہ کی پاس واپس پہنچا گئی — جب
حضرت چھہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ نی انتقال فرمایا آپ کی والدہ اور آپ
ان دنون مین ثیرب سی واپس آرہے تھی — وہان آپ اپنی قریب
رشتہ دارون سی ملنی کی لئی تشریف لی گئی تھی حضرت کی والدہ کا مزار قریۂ ابوا
مین ہی اور قریۂ ابوا مکہ اور مدینہ کی وسط مین واقع ہی آپکی سعادت سندی اس سی خوب
ظاہر ہی کہ آپ اپنی والدہ کی مزار پر ہمیشہ زمان وفات تک تشریف لیجایا کرتی تھی
بی شبہ حضرت کا ہمیشہ مغموم اور متفکر رہنا اسی بعثت سی تھا اور آپکی پیدایات مشہور ہے

یہہ درگاہ ــــ بلاشبہہ ــــ اہل یونان کی بتکدہ کی طرح تمام قوم کی زیارت گاہ
خیال کیجاتی ہی یہان تمام نامی آدمی جو فن شعر اور فصاحت مین کامل ہوا کرتی تہی آیا کرتی تہی اور
درگاہ کی حدود کی اندر اپنی اون تصنیفات کو جو یاد کرنی کی قابل خیال کیجاتی تہین سنایا کرتی تہی
کرجایا کرتی تہی ــــ اوس زمانہ مین اہل عرب کو تمام اور علوم مین انہین دوفنون کی قدر تہی
اس عمارت کی قدامت نی اسنی زیادہ تر معظم کردیا تہا کیون کہ تواریخ سی ثابت ہی کہ یہہ زیارت گاہ
حضرت سلیمان کے معبد سی نوسی ترانوی سال پیشتر اور عیسوی سنہ سی دوہزار برس پیشتر تعمیر ہوئی
ہی ــــ اس درگاہ کی جنوبی مشرقی گوشہ مین ایک چہوٹا سا پتہر چاندی مین جڑا ہوا ہی اور زمین سی
چار فٹ کی قریب اونچا ہی اہل اسلام اسکی بڑی عظمت کرتی ہین اور یقین کرتی ہین کہ یہہ جنت کی پتہرون مین کا
ایک پتہر ہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی ساتہہ بہشت سی زمین پر گرا تہا اور بعد ازان آپکا تکیہ گاہ
کہتی ہین کہ وہ اندر سی سپید ہی مگر اوپر سی ایک ناپاک عورتکی مس یا دیمونکی گناہون یا ہزارون زائرونکی
بوسہ لینی سی سیاہ ہوگیا ہی عرب کے تمام مورخ آنحضرتکی وقت پیدائش کی بیان معجزات مین ایک دوسرے
پر سبقت لیجانیکا قصد کرتی ہین چنانچہ منجملہ ہزارون معجزات کی وہ بیان کرتی ہین کہ تمام آسمانون
پر آنحضرت کے ولادت کے وقت ایک عجب طرح کی روشنی تہی اور ساوہ جہیل کا پانی اوسی لحظہ خشک ہوگیا اور
آتش پرستونکی بڑی آگ جو ہزار برس سی برابر روشن تہی یکایک بغیر کسی سبب کی بجہہ گئی آنحضرت کے
والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تہا جب حضرت پیدا ہوئے تو آپکی مامون نے جو بڑی منجم تہی آکر یہہ
طالع کہینچا اور حکم لگایا کہ آپ بڑی شان اور شوکت حاصل کرینگی اور ایک بڑی سلطنت قایم کرینگی آپکی
ولادت کی ساتوین دن آپکی دادا حضرت عبدالمطلب نے تمام قوم کی بڑی دہوم دہام سی دعوت کی اور اس

یہہ حسین بیوہ اس زمانہ مین چالیس برس کی تہی اسکی دو دفع شادی ہوچکی تہی اور
اس سے دو بیٹی اور ایک بیٹی جنی تہی مگر تاہم ایسی ایک حسین [illegible] کی خوش وضعی اور
شوخی دیکھکر اوس کا دل نہ رہ سکا اور اوسنی حضرت سے [illegible] درخواست کی ——
اس زمانہ مین آنحضرت کا نہایت شباب کا عالم تہا اپنی شکل شاہانہ تہی خال و خد باقاعدہ
اور دل پسند تہی آنکہین سیاہ اور رسیلی تہین بینی ایک ذرا کجدار تہی دہن خوبصورت
تہا دانت موتی کیطرح چمکتی تہی رخسار سرخ تہی اور اونسی تندرستی عیان تہی آپنے
اپنی قدرتی سیاہ بالون کو اور ریش کو ایک ہلکا سا وسمہ کر رکہا تہا آپکا دل آویز تبسم عمدہ
اور رسیلی آواز اور بے تکلف اعضا کو حرکت دینا آزادی اور صاف دلی سی باتکا کرنا ہر
ایک آدمی کو جس سی آپ خطاب کرتی متوجہ کرلیتی تہی آپ مین فرشتون کی صفات تہی
آپکی نصیحت جلد موثر ہوتی تہی حافظہ خوب تہا خیال بلند پرواز اور دلیرانہ تہا رای صائب
تہی طبیعت دلیر تہی اور آپکی صاف دلی اور یقین کی بسنبت کسی کی رائی کچھہ ہی کیون
نہو آپکا استقلال پیروی مین اوس بڑی مطلب کے جسکی واسطی آپ پیدا ہوئی تہی ہر ایک
آدمی کی تعریف کو زبردستی اپنی طرف راجع کرتا تہا آپکی قدرتی فصاحت بسبب استعمال
عمدہ زبان اور محاسن بلاغت کی فصیح تر معلوم ہوتی تہی — آیندہ ذکر آنحضرت کا جب آپ
مسن ہوگئی تہی گبن صاحب مورخ نے اسطرح لکہا ہی — آنحضرت حبیسن مین شہرہ آفاق تہی اور یہہ نعمت
صرف اون ہی لوگون کو بڑی معلوم ہوتی ہی جنکو اللہ تعالے کیطرف سی نہین عطا ہوئی مثلاً اسکی کہ آپ کوئی
بات فرماوین آپکا تو کسی خاص آدمی یا گروہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا کرتی تہی لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل اور

پہلی گاڑی اس تکرار کی رفع کرنیکی واسطے یہہ بات قرار پائی کہ اس پتھر کی دوبارہ جڑ نیکے
ممتازی اوس شخص کو بخشی جاوی جو پہلی درگاہ شریف کی حدود مین داخل ہوا ہو اور
یہہ شخص آنحضرت تہی جو اتفاقاً وہان داخل ہوگئی تہی اونہون نی اوس قرارداد کی موافق
عام رسوم پوری کرنیکی بعد اوس پتھر کو جڑ دیا جبکہ آپ اوس پتھر کو جڑ رہی تہی اوس
وقت سام پاس کہڑی ہونیوالی آفرین آفرین کہہ رہی تہی اوس وقت آپنی ایک بتخانہ اون
بتونکی واسطی بنایا جسکا غارت کرنا آپکی رسالت کا بڑا مقصد تہا بس وہ صرف ایک
پتھر تہا جس کو حضرت نی اسطرح قایم کیا مگر ایک نئی مذہب کے بنیاد تہی جو رکہی گئی تہی
اور جس مذہب کی آپ خود ہادی اور رہنما بنی ـــــ آنحضرت اپنی چچا کی خدمت مین
پچیس سال کی عمر تک رہی جبکہ ایک بڑا امیر آدمی شہر مین مرگیا اور اوس کی بیوی
کو جن کا نام خدیجہ تہا ایک منتظم واسطی امور خانگی کی درکار ہوا اور لوگون نے آپکو اس
عہدی کیواسطی تجویز کر کی بی بی خدیجہ سی آپکی سفارش کے آپ تمام اون شرایط پر راضی
ہوکر جو بی بی خدیجہ نی پیش کین اونکی طرف سی تین برس تک دمشق اور مقامون
مین تجارت کرتی رہی جب آپ مکہ کو واپس آئی تو بی بی خدیجہ کی پاس خود اسواسطی گئے
کہ اون سی زبانی تمام اپنی تجارت کا نتیجہ بیان کرین بی بی خدیجہ حساب کے فرد دیکہکر
نہایت راضی ہوئین اور جو کہ آپ حضرت خدیجہ کی سامنی کہڑی تہی آپکی سیاہ اور جہکی ہوئی
آنکہین اور عمدہ خال وخد اور تناسب اعضا اور موزون کہڑا لہو ایسا ایک سجا دو تہا کہ جسکی
سبب سے اون سی شکل اون کہ اپنی دولت کی زیادتی کی خوشی سی زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی تہی

تا ہم حسین

حفظ کرنی پر التفات کرتی تھی جنہین وہ اپنی بکار آمد خیال کرتی تھی اہل عرب با
وصف اسکے کہ [illegible] اہل ہنر ہو جاتی تھی کیونکہ خیمہ ہی ایک
قسم کا مدرسہ تھا جہان ہمیشہ [illegible] یہان اہل عرب بہ کار اور لیاقت والے
آدمیون سی ملکر بہت علم اور عقل حاصل کر لیا کرتی تھی اہل شرق کی خوش
اخلاقی اور جودت رای ہماری تعلیم سی بالکل مختلف ہے عرب کی مورخین نی آپکے
شادی کا بیان بہت دلچسپ لکھا ہی حضرت کا نکاح بڑی دھوم دھام سی ہوا
تھا دو اونٹ دعوت مین ذبح ہوئی تھی اور حضرت خدیجہ کی غلام دف بجا بجا کر
مہمانون کی سامنی ناچ رہی تھی نکاح کیوقت حضرت کی اٹھائیس برس کے عمر تھی اور
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کی مگر وہ بہت صاحب جمال تھین اگرچہ حضرت کی
عمر اور آپکی بی بی کی عمر مین مساوات نہ تھی مگر پھر بھی آپ بڑی اتفاق سی رہی اور کبھی
آپ نی اپنی ملک کی اوس قانون کا فائدہ نہ اوٹھایا جس مین ایک سے زیادہ نکاح
کی اجازت ہی — اب اس نبی کی پندرہ برس کی حالات بالکل معلوم نہین ہوئے
اسیطرح حضرت عیسی کے بھی اوس زمانہ کی حالات معلوم نہین ہین جب آپ جو زف نجار
کی دوکان مین کام کیا کرتی تھی ہم کہہ سکتی ہین کہ اس مقدس عرصہ مین آپ اپنی عقل و دانائی
کو ترقی دی رہی تھی اور رفتہ رفتہ اوس پیام کی تیاری کر رہی تھی جو آپکو خدا تعالی کیطرف
سی سپرد ہوا تھا — آپ اپنی تعین الزامات اور بہتانون سی بچانی مین ہمیشہ مصروف
رہتی تھی کہتی ہین کہ ہر ایک سال آنحضرت جبل حرا کی کھوہ مین جاکر ایک مہینہ بسر کیا کرتی

رسیلی آنکھون اور وضع دار تبسم اور بکھری ہوئی داڑھی اور ایسا چہرہ جو دل کی ہر ایک
جذبہ کی تصویر کھینچ دی اور اسی حرکت اعضا جو زبان کا کام دی تعریف کیا کرتی تہی
دنیوی رسوم مین آپ کو اور خوش خلقی کا نہایت لحاظ تہا مرا اور حکام کی
جس قدر آپ تعظیم کرتی تہی اوتنی ہی آپنے بائی مکہ کی ساتھ خوش خلقی سی پیش آتی تہی
اور اس سبب سی آپ نہایت معزز اور مکرم تہی آپکی حسن اخلاق نی آپکی پیچیدہ مطالب
کو چھپا لیا تہا اور آپکا خلق خیر خواہی عام اور لوگون کی دوستی کیطرف منسوب ہوتا تہا
آپکا حافظہ بڑا تہا ظرافت عمدہ تہی خیالات بلند تہی رای صائب صاف اور
قطعی تہی آپکے خیالات اور کام دونو دلیرانہ تہی اور اگرچہ آپکی ارادی رفتہ رفتہ کام
یابی سی پوری ہوگئی پہلا خیال جو اون کو اپنی رسالت کا دلمین آیا اوس سی اون کی
دلیری اور بلندی رای ظاہر ہی —— عبد اللہ کی صاحبزادی نہایت عمدہ
قوم مین سی سب والی ہوئی اونہون نی نہایت فصیح عربی کا استعمال کیا اور اون کے
طلاقت لسانی اور بلاغت کو اونکی عقلمندانہ خموشی نی نہایت ترقی دی[۱] ——
وہ علم جس سی عوام الناس علم مراد کہتی ہین حضرت کو بالکل نہا کیونکہ آپنے سوا اوس
تعلیم کی جو آپکی قوم مین ہوتی تہی بنائی تہی اور حضرت کی قوم کی لوگ اوس زمانہ
مین علم ادب سی غفلت کرتی تہی بلکہ شاید حقیر جانتی تہی کیونکہ وہ اپنی زبان کی مقابلہ
مین کسی زبانکی مترلت نہ سمجھتی تہی وہ اپنی زبان مین استعمال سی کمال حاصل کرتی تہی
کتابون سی نہ حاصل کرتی تہی اپنی زبان کی ترقی دینی کو وہ اپنی شعرا کی ایسی فقرات

[۱] حضرت موسی اور حضرت عیسی کی بہی ہوئی تہی
عرب تجربہ کار آدمی تہی اور موت آپکی بال بچون کا دم حضرت کو کلام سہانی سہانی تہی
حکومت حاصل کی سوی حضرت علی علیہ السلام مخفیاں صفحہ باب چہارم

کرنا ضرور چاہئی تہا کہ اگر آپ کو فی الحقیقت یہہ مرض بہی ہوتا تو اونہین
دینی مسئلہ کی موافق آپ پر رحم لازم تہا نہ خوشی کرنا اور یہہ بات بنانا کہ
یہہ مرض خدا تعالی کی غضب کی علامت ہی ـــــ عیاذاً باللہ ـــ
آپ کو چالیسوان سال تہا رمضان شریف کے مہینہ مین آپ اپنی چغہ مین
لپٹی ہوئی شب بیداری کر رہی تہی آپ نی سنا کہ کوئی میرا نام پکارتا ہی یہہ سنکر
سر مبارک باہر نکالا اوس وقت آپ پر اسقدر نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ
آپ بیہوش ہوگئی جب آپکو پہر ہوش آیا آپ کی پاس ایک فرشتہ آدمی کے
شکل بنکر آیا اور اوس نی آپ کی سامنی یک ریشمی کپڑا جو تمام لکہا ہوا تہا
پیش کیا اور کہا پڑہو آپ نی فرمایا کہ مجہی پڑہنا نہین آتا پہر فرشتہ نی کہا کہ بسم اللہ
کر کی پڑہو اور ایسی اللہ کا نام لیکی پڑہو جس نی آدمی کو ایک قطرہ خون
سی بنایا اور ایسی اللہ کا نام لیکر پڑہو جس نی انسان کو قلم کا استعمال سکہایا
اور جو اوس کی روح مین علم کا نور ڈال سکتا ہی آپکا دل اوسی لحظہ روشن
ہوگیا اور وہ نوشتہ بآسانی پڑہ لیا پہر آپ کو بہت گہبراہٹ ہونی لگی اور
آپ جنگل کو دوڑ کر تشریف لیگئی یہان آپ کو در و دیوار سی یہہ آواز
آنی لگی کہ یا محمدؐ تو خدا تعالی کا نبی ہی اور مین جبرئیل فرشتہ ہون ـــ
اگر ہم یہہ خیال کرین کہ یہہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب آدمی تنہائی مین بیٹہا
ہو تو وہ ایسی اشکال وہمی کو صورت حقیقی سمجہ لیتا ہی اور علاوہ اس کے

۱ رمضان شریف کے مہینہ سے متعلق جبرئیل امین کی آمد کی بابت اس مہینہ کو رمضان اسوجہ سے کہتے ہین کہ اس مہینہ مین آفتاب برج سنبلہ سے برج میزان مین داخل ہوتا ہی ۱۲

۲ بارہوین صفحہ کا حاشیہ دیکہو ۱۲ مولف

تھی یہہ پہاڑ مکہ معظمہ سے تو میل کی فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان انجیل ملاحظہ
فرمایا کرتی تھی اور بیٹھکر فکر کیا کرتی تھی کچھہ تو اپکا مزاج پہلی ہی گرم تھا کچھہ اس سخت محنت
کی سبب سے اپکی طبیعت پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوگیا اپکو اکثر توہمات اور خیالات پیدا ہونے
لگی ـــــ اپکی ایک مورخ کا قول ہی کہ آپ متواتر چھہ مہینہ تک ایسی خواب دیکھا کی جیسی
اپکو دن بھر خیالات رہتی تھی ـــــ اس بات کی اصلے حقیقت معلوم کرنی بہت مشکل ہے
آیا اپکو سخت فکر کرتی کرتی یہہ خیالات بندھنی لگی تھی یا آپ پر عرض کی سبب سے یہہ بیہوشی
طاری ہوتی تھی مگر یہہ بات یقینی ہی کہ وحی نازل ہونیکی وقت اپکا چہرہ بالکل متغیر ہوجاتا تھا اور
آپ بہت متفکر معلوم ہونی لگتی تھی ـــــ آپ زمین پر اسطرح گر پڑتی تھی جیسی کوئی جاگا ہوا
یا مخمور گر پڑی اور نہایت سرد یعنی بھی آپ کی پیشانی پر پسینی کی بڑی بڑی قطرے
آجاتی تھی ـــــ بلکہ روایت ہی کہ اگر وحی نازل ہونی کیوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتے
تھی تو اوس اونٹ پر بھی ایک عجب طرح کی حالت طاری ہوجاتی تھی کبھی پچھلے پیروں کے
بل زمین پر بیٹھہ جایا کرتا تھا اور کبھی اوسہہ کھڑا ہوتا تھا یا یکایک کھڑا ہوکر اپنی ٹانگین
ادہر اودہر پھینکنی لگتا تھا گویا یہہ چاہتا تھا کہ اون ٹانگون کو توڑ کر پھینکدون ـــــ
یہہ جو اکثر عیسائیون کا بیان ہی کہ غشی آپ کو مرگی کی سبب سی طاری ہوتی
تھی یہہ عیسائیون کی یونانی فرقہ نی ذلیل جھوٹی حجت بنائی ہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ اس نئی مذہب کی نبی کو بیماری کا داغ لگایا چاہتی ہین ایسی تہمان
سی عیسائیون کو نفرت کرنی ضرور ہی ان بد اندیش متعصبون کو یہہ خیال

کرنا
L8045

ایمان لایا اور آپ نی اوس کو آزاد کر دیا پھر آپ کی چچا زاد بھائی علی ابن ابیطالب ایمان
لائی پھر آپ نے ابوبکر کو دعوت اسلام کی اور کامیاب ہوئی ابوبکر قریش خاندان مین
بڑی امیر اور ذی وجاہت تہی اسوقت مکہ کی بڑی بڑی امیر لوگ بعض ابوبکر کو
دیکھکر اور بعض صرف اونکی نصیحت سی اس نئے مذہب مین داخل ہوگئی ـــــ یہہ بات
صاف باطنی پر خوب دال ہی کہ سب سے پہلی جو لوگ ایمان لائی وہ آپ کی دوست اور
اہل خاندان تہی جو آپکے عادات سی خوب واقف تہی اگر معاذ اللہ ـــــ آپ فریب
ہوتی تو یہہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتی اور اپنے بہی بہہ فریب ضرور ظاہر ہوتا مگر تہوڑے
دنونکی بعد آپکی اس کامیابی مین ایک رخنہ پڑگیا آپنے اپنکدن اپنی قوم کی بڑی بڑی
معزز لوگون کو جمع کیا اور جو مین اون کے سامنی اپنی رسالت کی مضمون کا بیان شروع
کیا یہہ لوگ تمام بی پروائی سی سن رہے تہی اور اونکی دلونمین شک پیدا ہوئی مگر جب آپنی خدا کے
وحدانیت اور اپنی رسالت کی مسئلون پر بہی قناعت نکی اور اپنی سامعین سے فرمایا
کہ میرا یہہ ارادہ ہی تمونکو غارت کردون اور اپنی اہل ملک کو پھر مذہب ابراہیم تلقین کرون
تو وہ تمام لوگ نہایت خفا ہوئی اور اونہون نی ارادہ کیا کہ آپ کو بیجر خاموش کردین
جسقدر آپکی اہل قوم آپکی مخالفتمین ہمرکرم تہی اوسقدر اور لوگ نہ تہی ـــــ ابوطالب
اگرچہ اسلام نلائی مگر پھر بہی اپنی بہتیجی کی حفاظت کیا کئی ـــــ اب چند سال آپکی عمر بہت
مصیبت سے بسر ہوئی لوگ آپکی ساتھہ طعن اور تشنیع سی پیش آتی تہی اور بہت دق کرتی تہی
یہانتک کہ جو آپکی چند معتقد تہی وہ بہی اسی حالت مین گرفتار تہی ـــــ ایک دفعہ

بڑی بڑی عقلمند مرد اور عورتون کو ایسی وہم اکثر پیدا ہوی ہین مثلاً قیصر روم
کی ہزادی کی حکایت اور اوس کا پرومیتس کی خبر مین آنا اور ایک مہیب شکل کا
کروم دل پاس آنا اور اوسکی شان اور شوکت کی پیشین گوی کرنا اور زمانہ حالمین
مولی توش اور میڈم دی گاین اور سوی ون بروگ اور میڈم کروتر وغیرہ کے
حکایات جب ہم ان حکایات کو خیال کرین تو یقین ہوجاتا ہی کہ آنحضرت نی ہرگز فریب
نہین کیا اور اون کو دلی یقین ہوگیا تہا کہ مجکو حضرت جبرئیل خدایتعالی کیطرف سی رسالت
کا حکم دی گئی اور مین نبی برحق ہون چونسیوین رمضان المبارک کو آنحضرت اپنے
بی بی پاس آئی اور حضرت کی چہرہ سی غم کی علامات ظاہر تہین آپ نی اونکو پکارا
اور کہا کہ مجہی کوئی چیز باندہنی کو دو اور مجہپر ٹھنڈا پانی ڈالو میرا دل بہت گہبراتا ہے
جب آپکو ذرا افاقہ ہوا تب آپنی اپنی رسالت کا راز اپنی زوجہ پر افشا کیا حضرت
خدیجہ نی اوسی نی الفور تسلیم کرلیا اسبات کا یہ عجب نہین ہی کہ حضرت خدیجہ کو اس
امر مین کچھ شبہہ نہوا کیونکہ حضرت تمام عمر آپ پر بہت مہربان رہی اور ایسی بی بی کی
ساتھہ بڑی وفاداری سی بسر کی جنہون نی آپکو اپنی عشق کی سبب سی غریب سی امیر بنادیا
آپنی حیات حضرت خدیجہ زندہ رہین اوس قانون کا فایدہ نہ اوتہایا جسمین ایک سی زیادہ
نکاح جایز تہی آپ ہمیشہ بڑی وفاداری سی اپنی بی بی کی ساتھہ بسر کیا کی اسصورتمین
وہ کیونکر آپکے بات کو یقین نکرین لہذا اونہون نی آپ کی اس وہم کو واقعی خیال کرلیا
اور یہہ تعین کرلیا کہ آپ خدا کیطرف سی نبی ہوگئی ہین حضرت خدیجہ کی بعد زید آپکا غربی غلام

ہمی تجھسی کوئی بات ایسی نہین کہی — محمدؐ — جو تجھسی پہلی پیغمبونسی نہ کہی ہو — تیرا
خدا یقینی غفور ہی اور بہت رحیم والا — اس آیت کی جوابمین آنحضرت کی مخالفین نے درخواست کی
کہ آپ ہمین کوئی معجزہ دیکھاہی جس سے آپکی رسالت کا یقین ہو مگر آپنی انکار کیا اور فرمایا کہ مجھی
اللہ تعالی نی نصیحت اور راہ راست بتانی کی واسطی بہیجا کیا ہی معجزہ دکھانی کو نہین
بہیجا کیا — اور اوسوقت قران شریف کی ایک آیت پڑہی اور اپنی مخالفین سی ارشاد کیا
کہ تم کوئی ایسی تصنیف لاؤ جسمین ایسا حسن عبارت اور بلند خیالی پائی جائے — کسی نی یہہ نہین
لکہا کہ آنحضرت نی اپنی رسالت کی ثبوت کیواسطی کسی بکریا جہوٹی معجزہ کا استعمال کیا ہو
برخلاف اسکی یہہ معلوم ہوتا ہی آپکو اپنی دلائل اور فصاحت پر اعتماد کلی تہا اور حرارت
مذہبی نی اوس زمانہ مین آپکی بڑی مدد کی تہی آپکی اور جذبونکی کچہہ حقیقت نہ تہی آپکا کوئی کام اور
زمانہ حرارت مذہبی سی خالی نہ تہا یہہ تعجب کے بات ہی کہ آپ صریحًا فرماتی ہین کہ مجھمین معجزہ
دکھانیکی طاقت نہین ہے اگر تو بہی ہر طرح کی معجزی آپکی طرف منسوب کی گئی ہین اور آپکی واقعی
حالات اور تعلیم کا ذکر اسقدر حکایات اور تاویلات مین مخلوط ہی جیسی کسی عیسائی ولی کا
ہو حقیقت مین آیات قرانی آنحضرت کی قانون سی اسقدر مختلف ہین جیسی — بوڈمیر[۱] کے
عجیب خیالات انجیل کی بیان سے — گبن[۲] صاحب نی ان مصنوعی معجزون مین سی یہہ معجزہ لکہا
ہی — کج فہم عیسائی بیان کرتی ہین کہ آنحضرت نی ایک کبوتر پالا رکہا تہا جو آسمان سے
اوترتا اور آپ سے سرگوشی کرتا معلوم ہوتا تہا جب یہہ مصنوعی معجزہ کروشش نے
بیان کیا اوسکی عربی مترجم پوکوک نی پوچہا کہ اون مصنفین کے نام کیا ہین جنہی — تمنے یہہ

[۱] بوڈمیر صاحب کی کتاب موسوم بہ موڈل لائف آف محمد صفحہ ۱۱۱ اور بوڈمیر صاحب کی لائف آف محمد صفحہ ۱۲

[۲] گبن صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر جلد ۵ صفحہ ۱۲

آپ کی دشمنون نی کہا کہ آپ اپنی ارادہ سی باز آئی اور یہہ دولت اور حکومت
یہہ سی مگر آپ نی قرآن شریف کی اکتالیسوین سورت اونکی جواب مین پڑہی اسصورت
مین سی یہہ چند آیتین منتخب کیجاتی ہین ـــــ یہہ سورت اللہ تعالی رحمن اور رحیم
کیطرف سی الہام ہی ہین تمہاری مانند آدمی ہون مجہی یہہ خدا تعالی کیطرف سی الہام
ہوا ہی کہ تمہارا خدا واحد ہی تم براہ راست اوس کی طرف رجوع کرو اور اوس سے
مغفرت مانگو ایسی لوگون پر لعنت ہی جو اللہ تعالی کو دیوتاؤن کی ساتہہ شامل
کرتی ہین اور زکوۃ نہین ادا کرتی اور آخرت کا نہین یقین کرتی مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور راہ راست پر چلتی ہین یقینی جزائی بی زوال پائینگے کیا تم حقیقت
مین اوس خدا کو نہین مانتی جس نے دو دن مین زمین پیدا کی اور تم اوسکی شریک
مقرر کرتی ہو دنیا کا مالک وہی ہی اوس نے اس پر پہاڑ قایم کئی ہین جو سر بلند ہین
اوس نی دنیا کو برکت دی ہی اور چارون کی عرصہ مین تمام دنیا مین رزق تقسیم
کیا ہی تاکہ سب لوگ اوس سی دعا کرین بعد اسکی اوس نی آسمان پیدا کئی جو ابتک
صرف دہوان تہی پہر اوس نی آسمانون اور زمین کیطرف یہہ خطاب کیا ـــــ
حاضر ہو خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو ـــــ اون دونون نی جواب دیا ہم حاضر ہین اور
فرمانبردار ہین ـــــ اگر تجہی شیطان بہکائی تو تو خدا سی پناہ مانگ کیونکہ خدا تعالی
سمیع اور علیم ہی ـــــ قریب کہین سی کیون نہ آئی تیری قریب نہ آئیگا یہہ ـــــ
قرآن شریف ـــــ پیغام ہی جو اللہ تعالی دانا اور ستایش کیطرف سی نازل ہوا ـــــ

سنکر حضرت علی کو اپنی گلی لگایا اور پکار کر فرمایا دیکھو یہ میرا بھائی اور میرا قایم مقام ہے

——— جب آپ اسطرح اظہار رسالت فرما چکی تو آپنے مکہ مین علی العموم وعظ فرمانا

شروع کیا اور ہر روز آپکی امت مین ترقی ہونی لگی جہان آپ اکثر وعظ فرمایا کرتی تہی

وہ مقام صفا تو بیضی پہاڑیان ہین جو قریب مکہ معظمہ کی ہین مگر آپ کبھی کبھی جبل حرا

کیطرف بہی تشریف فرما ہوتی تہی اور وہان سی بہی سورتین قران شریف کی لایا کرتی تہی

——— اس زمانہ مین حضرت عمر ایمان لائی یہہ آپکی سخت دشمن مگر صاف باطن تہی فی الحال

حضرت عمر اپنی بہن امینہ سی بہت ناراض ہوئی کیونکہ وہ اس نئی مذہب مین داخل ہوگئی تہین

آپنی دیکہا کہ وہ ایکدن بیٹہی قران پڑہ رہی ہین آپنی اون کو خوب مارا اور قران کو زمین پہینک

دیا اس لڑکی نی قران کو جبر و سنجیدگی سی اوٹہایا اور اوسی اپنی بہائی کی دینی پر ہر گز راضی

نہوئی آپ اور بہی زیادہ خفا ہوئی اور اوسنی قران چہین لیا مگر اسوقت آپکی نظر حسن

اتفاق سی قران شریف کے چند سطرون پر جا پڑی آپ بہت متعجب ہوئی اور تعریف

کرنی لگی بعد ازان اوسی جگہہ کہڑی کہڑے ایمان لائی اگرچہ آپ اسوقت مسلح تہی اپنی

ہتیار نکہولی اور بخط مستقیم قلعہ صفا کی جانب جو جائی پناہ آنحضرت تہا روانہ ہوئی آنحضرت

نی آپکو اپنی طرف آتی دیکہکر باواز بلند فرمایا ای عمر تم کہانسی آتی ہو کیا تم یہان تینک

رہوگی کہ تم آسمان کے تلی و بجاؤ اور وہ تمپر گر پڑی حضرت عمر نی جواب دیا مین آپکی پاس

آتا ہون اور خدا پر اور آپ پر جو اوسکی پسندیدہ نبی ہین ایمان لایا ——— جب قریش

کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ہنوز اپنی مذہب کو رواج دی جاتی ہین اونہون نی ہر طرح

روایت نقل کی گروشش نی ناچار اقرار کیا کہ یہہ تو مسلمانونکو بہی معلوم نہین مگر
اس خیال سی کہ مبادا اہل اسلام ناخوش ہون اور تضحیک کرین اوس دروغ تعصب
آمیز کا ترجمہ نکیا یہہ مقام تمام لایبنی ترجمون وغیرہ مین ابتک مشہور ہی ـــــ جب
ابو لہب نی دیکہا کہ آنحضرت کی دشمن ہنوز اپکی بدخواہی مین سرگرم ہین اونی نہایت التجا
سی اپکو سمجہایا کہ اب اسباب مین بہت جدوکد نہ کیجی مگر آپنے جواب دیا کہ اگر تمام
قریش میری قتل کا قصد کرین اور آفتاب اور ماہتاب بہی وہین یا ہین اونکی شریک ہون
تو بہی مین اپنی ارادہ سی باز نہ آونگا ـــــ آپنے اس مخالفت کا ہرگز کچہہ خیال نکیا
اور پہر چند مہان جمع کئی اونمین اکثر لوگ اپکی ہمقوم تہی ـــــ روایت ہی کہ اونکی
سامنی ایک بکریکا بچہہ ذبح کیا ہوا اور دودہ کا قدح رکہا جب یہہ لوگ کہانیسی فارغ
ہوگئے اوسوقت آپ کہڑی ہوئی اور اپنی رسالت کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ دنیا اور دین
کی خزائن اون لوگون کو ملینگے جو میری امت مین آئین اور اس فصیح فقرہ پر کلام ختم کیا تم مین سے
کون آدمی اس مہم اوٹہانی مین میرے مددگاری کریگا اور کون میرا ویسا قایم مقام اور جانشین
بنیگا جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی تہی تمام اہل محفل حیران اور خاموش تہی کسیکو
یہہ جرأت نہوی کہ اس خوفناک عہدہ کو قبول کری کہ آنحضرت کی چچازاد بہائی جو جوان و
دلیر تہی یکایک کہڑی ہوگئی اور باواز بلند کہنی لگی ای نبی مین اگرچہ ان حاضرین مین سب سے
خورد ہون اور میری آنکہونمین نزلہ کا خلل ہی اور میرا پیٹ سب سے بڑا ہی اور میرے
ٹانگین سب سی لاغر ہین مگر ای نبی مین تیرا جای نشین بنجاؤنگا آنحضرت نی یہہ بات

مشیر اور مدد گار رہی تہین اونکی وفات کی سبب آپکو بہت رنج ہوا اور گہر اوجاڑ
معلوم ہونی لگا یا وصف اسکی کہ ضعیفی کی باعث حضرت خدیجہ کا حسن بالکل جاتا رہا ہوگا
مگر آنحضرت اونکی دم وفات تک وفادار رہی اور آپ نی دوسرا نکاح نکیا ——
جب حضرت خدیجہ مکہ کی قبرستان مین دفن ہوئین اور یہہ گورستان شہر کی شمالی مغربی
گوشہ مین واقع ہی ہمنی برخت صاحب سیاح کی کتاب مین لکہا دیکہا ہی کہ حضرت خدیجہ کی
قبر ابتک قایم ہی اور زائرین اوسپر ہمیشہ جمعہ کی صبح کو جایا کرتی ہین اس قبر مین تعویز
کی سوا اور کوئی چیز عجیب نہین ہی اس تعویذ پر کوفی خط سی ایک کتبہ لکہا ہوا ہی اور یہہ
کتبہ آیۃ الکرسی ہی —— آنحضرت دم وفات تک حضرت خدیجہ کی شکر گذار رہے
آپکی اس شکر گذاری سی ایکدن حضرت عایشہ نہایت ناراض ہوئین یہہ آپکی سب بیبیون
سی نہایت حسین تہین اور انسی آپ نی حضرت خدیجہ کی وفات کی بعد نکاح کیا تہا ——
اس خفگی کی عالم مین حضرت عائشہ نی آپ سی سوال کیا کہ کیا خدیجہ مسن نہ تہین اور کیا اللہ تعالی
نی آپکو اونسی زیادہ حسین اور بہتر زوجہ نہین عنایت کی آپنی جذبہ سی اور باواز بلند جواب
دیا خدا جانتا ہی کہ یہہ معاملہ اسطرح نہین ہی —— اونسی بہتر اور زیادہ مہربان منکوحہ ہونا ناممکن
ہی اونہون نی اوس حالت مین میری نبوت کا یقین کیا جس زمانہ مین تمام آدمی میرا مضحکہ کرتی
تہی اور مجہی حقیر جانتی تہی اور جس زمانہ مین مین غریب اور حقیر اور مصیبت زدہ تہا اوس زمانہ
مین اونہون نی مجہی تسلی دی اور میری مدد کی —— چونکہ اب آپکا کوئی مددگار نہ رہا تہا اور
آپکو فریش خاندان کی لوگ جو آپکی قریب کی رشتہ دار اور ایک زمانہ مین دوست تہے طرح طرح کی تکلیفین

کا ظلم کرنا شروع کیا اور اپکی امت پر ایسا ظلم کیا کہ وہ مکہ مین رہنا مصلحت نہ سمجھی یہہ
باتین دیکھکر آنحضرت نے حکم فرمایا کہ تمہارا جہان دل چاہے چلی جاؤ اور اپنی جان بچاؤ یہہ لوگ
ابیسینیا[۱] مین چلی گئی اور وہان ملسون ہوئی یہہ پہلی[۲] مہاجرت آپکی رسالت کی پندرہوین برس
ہوئی ان پناہ گزین مرد و عورتون اور بچون کے تعداد اسی ہوگی ان لوگون سی نجاشی[۳] بادشاہ
ابیسینیا بہت مہربانی سی پیش آیا اور اوسنی قریش کے اس فوج کو جو انکی تعاقب مین گئی تھی ان کے
گرفتار کردینی سی انکار کیا عرب کی مورخین کا قول ہے کہ وہ خود مسلمان ہوگیا ——

## باب دوم آنحضرت اور قران شریف کا ذکر

چونکہ آپ کی نبوت کی دوسری سال مکہ مین آپکی معتقدین بکثرت ہوگئی اور اہل شہر کو اوسنی
اندیشہ ہونی لگا اہل شہر نی منادی کروائی کہ آیندہ کوئی آدمی اسلام قبول نکری مگر جبتک آپکی
چچا ابوطالب زندہ رہی تبتک آپکو اس باتسی کچھہ تکلیف نہ پہنچی وہ آپ کی بہت حفاظت
کرتی رہی دو برس بعد اون کا بھی انتقال ہوا اور اب آپکو اہل مکہ سی بہت تکلیف پہونچنی
لگی ابوطالب کا تمام مال اور اعتقادات آنحضرت کی دشمنون کو سپرد ہوا یہہ لوگ آپ سی
اور زیادہ دشمنی کرنی لگی اور ہر موقع پر طعن و تشنیع سی پیش آنی لگی یہانتک کہ جب آپ
نماز مین مصروف ہوتی تو یہہ لوگ آپکی پوشاک پر تمام قسم کی غلاظت پھینک دیتی اور طرح
طرح سی آپکی حقارت کرتی —— اس وقت آپ پر ایک اور صدمہ پڑا —— ابوطالب کو
انتقال کیے تھوڑا ہی عرصہ منقضی ہوا تھا کہ حضرت خدیجہ نی آپکی گود مین انتقال فرمایا[۵۴] ——
آپکو اپنی بی بی کی سبب سی صدمہ جانگداز ہوا —— بیس برس تک حضرت خدیجہ آپ کی

میشر

نکری آنحضرت کعبہ مین گئی اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر مطمع اور اوسکی گروہ کو بطور
بدرقہ کی لیکر اپنی گھر تشریف لی آئی ——— حضرت خدیجہ کی وفات کی دو مہینہ
بعد آنحضرت نی بی سودا سی نکاح کیا یہہ بیوہ تہین اور اسی وقت حضرت عایشہ سی
بہی شادی کی حضرت عایشہ آپکی دوست حضرت ابوبکر کی بیٹی تہین اور نہایت حسینہ
تہین اس نکاح سی آپکی بڑی غرض یہ تہی کہ میری اور ابوبکر کی دوستی اور بہی مستحکم ہوجائے
——— کہتی ہین کہ آنحضرت نی بی خدیجہ کی وفا کی بعد گیارہ یا بارہ نکاح کئی اور آپ
پندرہ یا تیرہ عورتون سی منسوب ہوئی تہی اس سبب سی بعض مخالف مورخ آپ پر بہت
اعتراض کرتی ہین اور آپکی اس فعل کو شہوت پرستی کیطرف منسوب کرتی ہین — معاذ اللہ مگر علاوہ
اسبابکی کہ اہل عرب اور مشرقی لوگ آنحضرت کیوقت مین ایک سی زیادہ نکاح کیا کرتی تہے
اور اون کا یہہ فعل قبیح نہ خیال کیا جاتا تہا ——— یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہیئی کہ
آپ پچیس برسکی عمر سی پچاس برستک ایک ہی بی بی پر قانع رہی اور جب اونہون نے
ترسٹہہ سال کی عمر مین انتقال فرمایا اوسوقت تک اونکی مان کوئی بیٹا نہ پیدا ہوا تہا
اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص شہوت پرست ہو اور ایسی ملک کا باشندہ
ہو جہان ایک سی زیادہ نکاح کرنی جایز ہون اور وہ شخص پچیس برس تک صرف ایک بی بی
پر قانع رہی غالب ہے کہ آنحضرت نی جو اپنی آخر عمر کی تیرہ سال کی عرصہ مین بہت سے نکاح کئی وہ
صرف فرزند کی امید مین کئی ہونگی وہ مقدس مہینا جس مین زایرونکی قافلی مکہ مین آیا کرتی تہے
امن کا زمانہ ہوتا تہا جبتک یہہ مہینا رہتا تہا لوگ باہم جنگ نکرتی تہی اور آدمیون کے عقل

سودہ بن
زمعہ بن قیس

۵۲
پیغمبر شہر ذیحجہ
سنہ ۱۲ ع
مریم ۱۲

دینی لگی تھی لھذا آپ کو ناچار کوئی امن ڈھونڈنا ضرور پڑا آپ اپنی وفادار خدمت
گذار زید کو لیکر طایف کے جانب روانہ ہوی ـــــ یہہ قصبہ مکہ سی ۶۰ ساٹھہ میل کی
فاصلہ پر ہی اور اوسکی مشرق مین واقع ہی یہان آپ کی دوسری چچا عباس رہتی تھی
ـــــ جو ہین آپ اس قصبہ مین داخل ہوی آپنی وہان کی تین امیرون سے ملاقات کی اور
اونسی بیان کیا کہ مین نبی ہون تمہین چاہئی کہ ایمان لاؤ اور اسلام کی پھلانی مین میری
مدد کرکی یہہ سربلندی حاصل کرو مگر اونہین یقین نہ آیا ـــــ اونہون نی وہی اعتراضات
کرنی شروع کئی جو قریش خاندان کی لوگ کرتی تھی اور آپ کو نصیحت کیے کہ آپ کہین اور پناہ
کرین ہمسن ـــــ مگر آپ یہان ایک مہینہ تک قیام پذیر رہی اور وہان کے عقلا اور سمجھدار لوگ
آپکی قدری خاطرداری کرتی رہی مگر آخرکار غلامون اور ذلیل قومون نے حضرت پر بلوہ کیا
آپکو تہہ ماری اور دو یا تین میل تک ریت مین آپکا تعاقب کیا اور اون پہاڑیون تک
آپکی پیچھی آئی جو شہر کی گرد واقع ہین یہان آپ بہت تہک گئی تھی اس جای پر بہت سے
باغ واقع ہین اون مین سی آپنی ایک انگور کی بیل کے سایہ مین دم لیا بعد اسکی آپ پھر مکہ
کیطرف روانہ ہوی جب آپ شہر کی قریب پہنچی آپ نی مطاعب ابن عدی کو پیغام بھیجا یہہ
شخص بڑا دنی وجاہت تہا اور آپکا معتقد بہی تہا اس شخص سے آپنے یہہ درخواست کی
کہ مجہی شہر مین صحیح سالم کسیطرح پہنچادی وہ اس بات پر راضی ہوگیا مطعم نی اپنی
بیٹون اور متعلقین کو جمع کیا اور حکم دیا کہ تم کعبہ کی پاس مسلح ہوکر کہڑی ہوجاؤ اسکی
پیچھے آنحضرت موذید کی ہمراہ داخل ہوا مطعم نے کہا [illegible]

اون سی آپ نی اسی بہ یو خطاب کرکی ملاقات کی اور اون کی ساتھہ نماز پڑہی اسکی
بعد آپ آور شلیم سی حضرت جبرئیل کی ساتھہ روانہ ہوئی یہان حضرت نی نور کا
ایک زینہ دیکھا جو ایکی واسطی تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکی چڑہ گئی اور
البراق کو ایک لوہی کی قلابہ سی باندہ گئی یہہ قلابہ ایک ٹیلہ مین لٹکا ہوا تہا اور البراق
کو آپ نی اس نظر سی یہان باندہا تہا کہ یہہ ہماری واپس آنی تک ہمارا منتظر رہی جب
آپ آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو اون آسمانون کا ملاحظہ کروایا
ور جل شاعر نی بہی (بلا تشبیہ) دنیی کو اسیطرح آسمانون کا مشاہدہ کروایا تہا جب
آپ پہلی آسمان پر تشریف لیگئی آپ نی فرشتون کا ایک گروہ دیکہا کہ طرح طرح کی
شکلین رکہتی تہی بعضون کی شکل آدمیون کی سی تہی بعض پرندون سے مشابہ تہی اور بعض
چرندونکی شکل رکہتی تہی وعلی ہذا القیاس پرندون مین اپنی ایک نوع دیکہا کہ وہ
نہایت بلند قامت تہا اور اوس کی پر برف کی مانند سفید تہی تمام فرشتی
جو زمین پر رہتی ہین جمع تہی تاکہ خدا تعالی سی وہان کی مخلوق کے
سفارش کرین آخر کار یہہ سب نبی وہان پہنچی جہان سدرہ ہی اور جنت
کی باغ کی حد ہی اس درخت کی پہل ایسی بڑی تہی کہ اون مین سی ایک
پہل عرصہ دراز تک تمام مخلوقات کی خوراک کو کافی ہوتا یہان انہون
نی ایک حد دیکہی جس پر سی اب تک انسان کا گذر نہوا تہا اور جو آسمانون
کو اللہ تعالی کی تخت سی جدا کرتی تہی سدرہ کے

کی گول اطراف سی اس قوم کی عبادتخانہ مین آیا کرتی تہی تاکہ اس سالانہ جلسہ مین شامل
ہون آنحضرت نی اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور وعظ کہنا شروع کیا یہان آپ کے
بہت لوگ معتقد ہوگئی یہہ لوگ یثرب کے رہنی والی تہی جب اہل یثرب اپنی وطن کو گئی
تو اونہون نے اس نئی مذہب کے نہایت تعریف کی اور اپنی دوستون اور اہل شہر کو سمجہایا
کہ تم بہی اسی مذہب مین آجاؤ چونکہ اہل مکہ اور مدینہ مین معاملات تجارت مین رقابت
تہی اور مکہ کی لوگ اس مذہب سے نہایت متنفر تہی لہذا اہل مدینہ نی یہہ مذہب اور بہی
خوشی سی اختیار کر لیا حضرت نی اپنی رسالت کے بارہوین سال آپنی اور شلیم کی شہر ویکا
حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان سی مین البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت
جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہی قرآن کی ستر ہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ
ہی آنحضرت نی جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہی کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ
پاس سوتا تہا مینی سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہی یہہ سنکر مین اوٹہہ کہڑا ہوا
اور مینی دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑی ہوئی ہین اور اونکی پاس البراق کہڑا ہی یہہ ایک
عجب طرحکا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کی سی ناک اونٹ کیسی جسم
کہوڑی کا سا دم خچر کیسی اور سم بیل کیسی وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور
برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نی اپنی پرون کا سا توان جوڑا کہولا اور
اوڑنا شروع کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئی اور اونکی ہمراہ ہوئی جب آپ اور شلیم
مین پہنچی تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی سی ملاقات ہوئی

بعض کہتی ہین کہ آور شلیم تک تو اپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض
کہی ائی ہی کہ صعود آسمانی اور سفر آور شلیم دونون آپنی مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف
روح ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے بہی اوسکی درست
ہونیکا انکار نہین کیا ——— جس سال کہ معراج ہوئی اور جسپر مسلمان سن مقبول کہتی ہین اوس
سال یثرب کی بارہ آدمی مکہ مین آئی اور عقبہ مین یہہ قسم کہائی کہ ہم آنحضرت کی فرمان بردار
سی انحراف نکرینگی عقبہ ایک پہاڑ یکا نام ہی جو مکہ کی شمال مین واقع ہی اس قسم کو بیعۃ النسا
یعنی عورتونکی قسم کہتی ہین اسکو عورتون کے قسم اسلئے بہی کہتی ہین کہ اس مین کوئی عورت شامل
تہی بلکہ اسلئے کہتی ہین کہ بعد ازان یہہ قسم عورتون سی لیجاتی تہی اور اس قسم مین شرط یہہ
تہین کہ ہم چوری اور زنا سی احتراز کرینگی اور اپنی بچون کی قتل سی یا آپنی بت پرست عورتونکا
قاعدہ تہا کہ جب وہ کثیر العیال ہو جاتی تہین تو اپنی بچونکو اس نظر سی قتل کر ڈالتی تہین کہ ہم
اونکی کفالت کی متحمل نہو سکینگے اور لوگون پر بہتان نلگائینگی اور نبی کی اون تمام احکام کی
فرمان برداری کرینگی جو عقل کیخلاف ہون جبکہ مین آنحضرت کی معراج کی بابت بہت تکرار
ہو رہی تہی یثرب کی لوگ آپکی نہایت مداح تہی اور عوالکی عوال آپکی پاس آئے انہین سے آپنی بارہ آدمیونکو
تہوڑی عرصہ تک اپنی پاس رکھا اور اونہین یہہ نیا مذہب تلقین کیا بعد اسکے اونہین یثرب کو
واپس بھیجدیا کہ وہان جاکر اسلام پہلاوین اونہون نے اس مذہب کو نہایت حمیت و مشقت سے
پہلایا اور تہوڑی عرصہ مین اکثر اہل یثرب کو مسلمان کر لیا جب اپکو یہہ حال معلوم ہوا آپنی وہان
جانیکا قصد کیا اس زمانہ مین ابوسفیان جو آنحضرت کا سخت دشمن تہا ابو طالب کے جگہہ مکہ کا حاکم بنگیا

ف ۱ اہل سنت اور اسحاق کا قول ہی کہ آنحضرت کا صرف روح ہی معراج پر گیا قرآن شریف کا الفاظ بہی اسکی موید ہی

ف ۲ ۱۲ آنحضرت کے جو معراج کی بابت مختلف اقوال ہین ان مین کوئی قول بہی اس امر کا نفی نہین کرتا کہ آنحضرت کا جسم بہی معراج پر گیا ہو

ف ۳ اس بیعت کا ذکر قرآن شریف مین بہی ہی

ف ۴ عورتونکی قسم کہانیکی وجہ یہہ ہی کہ اس مین عورتون کی سوا کوئی شریک نہین ہوتا تہا

ف ۵ اعتراض حضرت محمد پر یہی عائد ہوتا ہی کہ آپنی بچونکو کیون قتل کرتی تہین

ف ۶ ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کی معراج کی بابت بہت تکرار ہوئی تہی

ف ۷ ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے اپنی مذہب کو نہایت حمیت و مشقت سے پہلایا

پاس ایک اور فرشتہ آپکا انتظار کر رہا تہا یہہ آنحضرت کو لامکان مین لیگیا اور گرگٹ رون
فرشتی دکہائی جو اللہ تعالی کے تعریف مین مصروف تہی اسکی بعد آپ خدا تعالی کی سامنی حاضر ہوئے
اور اجازت ہوئی کہ تو ہماری تخت سی دو کمانون کے فاصلہ پر آ آپنے اس تخت پر نور سی کلمہ لکہا ہوا
دیکہا کہ اوس کا ترجمہ یہہ ہی سوای خدا کی کوئی معبود نہین اور محمدؐ اوسکا نبی ہی وہ کلمات جو
خدا تعالی نے کی آپ سے کہی معلوم نہین ہوسکی جو کچہہ ہمکو معلوم ہوا وہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے
حکم کیا کہ مسلمان دن بہر مین پچاس وقتہ نماز پڑہا کرین مگر آنحضرت نے حضرت موسی کی صلاح سے
یہہ التجا کی کہ الہ العالمین تو نماز کی تعداد پانچ مقرر کر یہہ درخواست منظور ہوگئی ـــــ بعد
ازان آپ حضرت جبرئیل کو ہمراہ لیکر مکہ کیطرف راجع ہوئی ـــــ جب آدر شلیم مین پہونچی
براق پر پہر سوار ہوئی اور اپنی گہر واپس آئی ـــــ بعض مفسرین کا قول ہی کہ اس عجیب سفر
مین استقدر کم عرصہ صرف ہوا تہا کہ جب آنحضرت بستر پر سی حضرت جبرئیل کی آواز سنکر
اوٹہے اتفاقا اپکی ٹہوکر سی ایک پانیکی ٹہلیا گہر ونچی پر سی گر پڑی مگر جب آپ واپس آئی تو
وہ ٹہلیا زمین پر گرنی نہ پائی تہی آپنے اوسی آستہ مین تہام لیا اور پہر اوسکی جگہہ پر رکہدیا
مگر پانے کا ایکقطرہ بہی زمین پر نگرا ـــــ معراج کا بیان اسلامی کہ ای ایک سادی بڑی مبالغہ سی بیان
کرتا ہی ـــــ لوگون نے معراج کی بیانمین تعصب نمائی کی باعث سی اپنی اپنی خیالات
کی باگین چہوڑدی ہین سفر آدر شلیم اور صعود آسمانی دونون اسطرح بیان کیے ہین جیسی کوئی
داستان کہتا ہی اور اوس مین خوب شاعری کی ہی ـــــ معراج کی مضمون پر آنحضرت
کی معتقدین مین بہت اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ معراج صرف ایک خواب تہا

بعض

نتیجہ انکا لاکہ یہہ غار خالی ہی اور طرف ڈھونڈنی چلی گئی جب آنحضرت اور اونکی دوست
نی یہہ حال دیکھا وہ غار سی نکل آئی اور ایکہ ایسی سڑک کی راہ سی مثرب مین آئی جو جہاں
نہ تہی یہہ دوسری ہجرت سولہوین جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی مین ہوئی اور حضرت کے رسالت کی تیرہ برس
بعد واقع ہوئی اس زمانہ مین فارس مین خسرو پرویز بادشاہ تہا اور آنحضرت تریپن برس کے
تہی ——— اہل مثرب نی آنحضرت کی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور آپکی تشریف آوری کی
یادگار مین مثرب سی اپنی شہر کا نام مدینۃ النبی رکہا (یعنی شہر نبوی) مدینہ مین آنحضرت
بڑی سادی اور شہنشاہ بنگئی اور ایک کہجور کی لکڑی یا ایک بدشکل سی منبر پر بیٹہکر آپنے
اپنی قوم کی بت پرستی کی اسقدر مذمت فرمائی اور سامعین مین اس قدر حرارت اسلامی اور
فرمانبرداری پیدا کی کہ جنتی قاصد مکہ سی آئی تہی اونکو ناچار یہہ اقرار کرنا پڑا کہ یہان آنحضرت
کی مکہ سی زیادہ تعظیم ہوتی ہی اور لوگ آپکی خسروان فارس اور قیصران روم سی زیادہ
فرمان برداری کرتی ہین اس زمانہ تک یہہ نیا مذہب صرف زبانی مسلون پر مبنی تہا
مگر اب اسکا استحکام بنیاد ضرور ہوا اور آنحضرت کو عبادت کی طور اور رسوم ایجاد
کرنی پڑین لہذا حضرت نی نمازین اور اونکی وقت مقرر فرمائی اور ایک طرف بہی معین کی
کہ اس جانب نماز پڑہی جائی ——— اسوقت آپ نی ایک مسجد تعمیر فرمائی اور یہہ بہت
سادہ وضع تہی آنحضرت نی اس مسجد کی تعمیہ مین اپنی ہاتہ سی بہی کام کیا تہا ———
اسی زمانہ مین آپنی یہہ رسم جاری کی کہ مؤذن اہل اسلام کو نماز کیواسطی اطلاع دیا
کری یہہ مؤذن سب سنار و نہان سی کسی مینار پر چڑہکر کہڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے

---

مؤلف ۵۲

مشرقی قومین اس عہد
لوگ اور قبیلہ کے
طرف نماز کرنے کی
لوگ مکہ کے
یا کعبہ کی طرف عبادت کرنی
سیانی یعنی نجوم پرست)
ری دین کی طرف نماز پڑہتی
ہین اور جو ہی آفتاب طلوع
ہو کعبہ کی طرف الصلوۃ مؤلف

اور اکثر اہل قریش نے یہہ ارادہ کر لیا کہ آنحضرت کو قتل کر ڈالین کیونکہ وہ
دیکھتے تھے کہ آنحضرت کی وجاہت و اقتدار روز بروز ترقی پذیر ہی آپ نے ان دونو
دشمنون سے بچنے کی واسطے وہان جانیکا قصد کیا تھا ـــــ جب یہہ راز آنحضرت پر
افشا ہوا کہ قریش لوگ بھی قتل کرنا چاہتے ہین آپ اور آپکی دوست ابوبکر رات
کیوقت نکلکر بھاگی اور حضرت علی سے کہدیا کہ تم میری بستر پر میرا سبز چغا اوڑھکر
لیٹ جانا قاتلون نے پہلی آپکی گھر کا محاصرہ کیا اور بعد ازان دروازہ توڑکر گھر
مین گھس آئی مگر بجای آنحضرت کے حضرت علی کو پایا جو صبر و شکیبی اوس موت کی قسم
تھی جو آپکی واسطے تجویز ہوئی تھی آپکی اس وفادارکو دیکھکر اون خونیون کو
بھی رحم آیا اور وہ حضرت کو صحیح اور سالم چھوڑ گئی کسی طرح کی آپکو تکلیف نہین دی
اس موقعہ مین آنحضرت اور آپکی دوست مکہ سے تین میل دور جبل ثور کی ایک گھاٹی مین جا
چھپے ـــــ اس غار مین آپ اور ابوبکر تین روز رہے اور ابوبکر کا بیٹا اور بیٹی آپکے واسطے
کھانا پانی لاتی رہی اور خبر بھی دیتی رہی جب آپ یہان مخفی تھے حضرت ابوبکر پر اوس
مصیبت کے خیال مین دیکھکر بہت دل شکستہ ہوگئے اور کہنے لگے دیکھئے ہم یہان سے کیونکر
نجات پائینگے ہم صرف دو ہی آدمی ہین آنحضرت نے فرمایا یہہ بات غلط ہی تیسرا بھی ہمارے
ساتھہ ہی وہ خدا تعالی ہی اور وہ ہمین محفوظ رکھی گا ـــــ جب قاتل آپکی تلاش مین
اوس غار پر پہنچے تو دیکھتے کیا ہین کہ اوس کی منہہ پر ایک کبوتر کا گھونسلا ہی اور اوسپر مکڑی
نے جالا بنایا ہی ـــــ یہہ دونون باتین معجزہ ہی وقوع مین آئین تھین اسی اونہون نے یہہ

اوس رات کا نام جس مین آنحضرت مکہ سے روانہ ہوئے لیلۃ الغار اور اوس دن کا نام جس مین آپ غار سے نکلے یوم الغار ۱۲

آسمان کیطرف اوٹھائی اور یہہ دعا کی — ای خدا مین ملتجی ہون کہ تو اپنا فتح اور مدد کا
اقرار فراموش نکیجو ایخدا اگر یہہ چھوٹا سا گروہ شکست پائیگا تو بت پرستی پھیل جائیگی اور
تیری صادق عبادت پردہ زمین سی بالکل اوٹھہ جائیگی اس عرصہ مین لڑائی شروع ہوگئی آنحضرت
کی آنکھین سہرخ ہوگئین آپنے باآواز بلند فرمایا کہ جنت کی دروازہ واہین جو لوگ شہید ہونگے
وہ سیدہی وہان داخل ہونگے پھر باآواز بلند فرمایا کہ فرشتی ہماری طرف ہین مجھی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ہماری طرف چلی آتی ہین دیکھو جبرئیل اپنی گھوڑی ہمقوم کو آوازدی رہی ہین کہ اگی بڑہ اور
المدد کی تلوار قتل کر رہی ہی بعدازان آپنے جھک کر ایک مٹھی خاک اوٹھالی اور اہل مکہ کیطرف
پھینک کر یہہ فرمایا کہ خدا کرے انکا روسیاہ ہو اہل مکہ مدینہ والون سے مقابلہ نکرسکی اور آنحضرت
فتح پاکر مدینہ واپس آئی آپنے یہان آکر تمام مال غنیمت اہل اسلام مین برابر برابر تقسیم کردیا
— جنگ بدر کا قران شریف مین اکثر جگہہ مذکور ہی اور آپکو جو آیندہ استقدر فتحین
حاصل ہوئین اون سبکی واسطہ گویا یہہ محاربہ ایک فال نیک تھا دوسری برس یعنی سن چھہ ہجری
عیسوی مین ابوسفیان اور اہل قریش کی تین ہزار آدمی جمع کی اور ابوسفیان اونکا حاکم تھا
یہہ فوج مدینہ سی چھہ میل کی فاصلہ پر آکی ٹھہری آنحضرت نوسو پچاس آدمی اپنی ہمراہ لیکر تشریف
لیگئے اور جبل احد پر لڑائی ہوئی — قریش لوگ صف جنگ کو ہلال کیصورت بناکر
اگی بڑہی میمنہ کی سوارون کا حاکم خالد بن ولید تھا یہہ شخص سپاہ عرب مین سب سے زیادہ تندرو
اور دلیر تھا اور آنحضرت نی بھی اپنی فوج کا انتظام بڑی ہنرمندی کیا تھا ایکی سوا پہلی پہل کامیاب
ہوئی اور سپاہ مخالف کی قلب مین جاگھسی مگر اونکے لوٹ کی شوق نی اونھین پریشان کردیا

کہ اللہ بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین اور محمدؐ اوسکے رسول ہین اور نماز پڑہو خدا یتعالی بڑا ہے
اور واحد ہی آپمین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہی سبکو
اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہی اور جیسی آپکی معتقدین کو آپسی ارادت
اور محبت تہی ایسی کبہی کسی اور نبی کی امتون کو اوس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتی
تہی کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہوجاتی تو اوسکو متبرک خیال کرتی اگرچہ آپکو شہنشاہ
ہونیسی بہی زیادہ قدرت اور اختیار تہا مگر آپنے نہایت سیدہے سادی وضع سی بسر کرتی تہی چنانچہ حضرت
عایشہ کا قول ہی کہ آپ اپنے حجرہ مین اپنی ماتہہ سی جہاڑو دیلیا کرتی تہی اپنی آگ آپ روشن کرتی تہی
اور اپنی کپڑونکو اپنی ماتہہ سی پیوند کرلیا کرتی تہی آپ کہجور اور جو کی روٹی دودہ اور شہد کی
ساتہہ کہایا کرتی تہی اور یہہ چیزین آپکو اپنی معتقدین سی بہم پہنچتی تہین اگرچہ آپ معاملات دینی
مین اسقدر مشغول اور ساعی تہی مگر معاملات دنیوی کیطرف بہی اسی کم توجہ نفرماتی تہی آپکو
خبر آئی کہ شام سی ایک بڑا مالدار قافلہ چلا آتا ہی اور اوسمین ایک ضرار اونٹ ہین اور ابوسفیان
اوسکا حاکم ہی اہل مکہ نی نوسی پچاس بڑی تجربہ کار سپاہی اوسکی محافظت کیواسطے بہیجی ہین اور اگرچہ آپ
اسوقت صرف تین سو تیرہ سپاہی اور دو گہوڑے ہمراہ پہنچا سکی مگر پہر بہی آپنی ارادہ کیا کہ اس قافلہ
پر حملہ آور ہون بجز قلیل کیونکہ آپ چاہ بدر کی برابر آپنی اپنی فوج کا خیام کیا ابہی آپنے اپنی سپاہ
کی صف بندی وغیرہ سے فرصت نپائی تہی کہ اصل مکہ کی لینڈوری نظر پڑی مگر چونکہ زمین ناہموار تہی
اوسکی باقی فوج نظر نہ آئی اور نہ معلوم ہوا کہ وہ کسی تعداد مین ہمراہ زیادہ ہین آپکو خوب یقین تہا
کہ اسلام کی کامیابی اور ناکامی صرف اس لڑائی کی نتیجہ پر منحصر ہی آپنے اپنی دونون ہاتہہ

دشمنون سی گهرا هوا تها — قریش لوگ اب یهودیون سی مل گئی اور مختلف عرب
قومین اپنی اپنی جنگلون سی یهان آئین اور باهم عهد وپیمان کرکی مدینه پر چڑهائی کے
اسلام کا یهان سوائی ان تین چیزون کی کوئی مددگار نهتا اول ایک آدمی جو رائی صائب
رکهتا تها دوسری حرارت اسلامی تیسری ثابت قدمی اور رسوخ اعتقاد —
محاصرین کی تمام کوششین عبث هوگئین هر ایک حمله مین آنحضرت فتحیاب هوئی
— آخرکار مخالفین محاصره سی باز آئی اور آنحضرت نی اون کا تعاقب کیا اور قوم
قراظ کو اول هی لڑائی مین پس پا کردیا — اس مقام پر آنحضرت کی اوس الزام
کا لگنا اور ابطال ضرور هی جو مخالفین تعصب مذهب کی باعث آپ پر لگاتی هین وه
الزام یهه هی که حضرت نی اپنی پسر متبنی کی زوجه مطلقه کی ساتهه ناجایز نکاح کیا حقیقت
حال یهه هی که اسلام کی رواج سی پهلی اهل عرب کی رسم یهه تهی که اگر کوئی آدمی اتفاقاً
اپنی جورو کو مان کهه اوٹهتا تو وه اوس وقت سی پهر اوس کی ساتهه مقاربت نکرتا
— یا اگر کوئی آدمی اتفاقاً کسی لڑکی کو بیٹا کهه اوٹهتا تو وه لڑکا اوس کے صلبی لڑکی کی حکم
مین هوجاتا مگر چونکه ان دونون رسمون کو قرآن شریف نی منسوخ کردیا تها لهذا اگر کوئی آدمی
اپنی جورو کو مان کهه اوٹهتا یا اپنی پسر خواندہ کی زوجه مطلقه سی نکاح کرلیتا تو کچهه مضایقه
نهتا آنحضرت مسماة زینب سی زمانه دوشیزگی مین بهت محبت رکهتی تهی اور زید پر بهی
ایسی هی مهربان تهی لهذا آپنی تجویز فرمایا که ان دونون کی شادی هوجائی چونکه شادی کے
بعد اون مین موافقت نهوئی زید نی طلاق دینی کا اراده کیا حضرت نی بهت سمجهایا مگر اوس نی

اور خالد نے فوراً اوسکی پہلو اور پشت پر انکی حملہ کیا آنحضرت کی چہرہ مبارک پر برچھی کا زخم آیا اور دو دانت پتھر کی صدمہ سی شہید ہوئی خالد بہ آواز بلند پکارا جو محمد نبی قتل ہوا آپکی معتقدین اکثر خایف ہو کر بہاگنی لگی اور یہہ تحقیق نکیا کہ یہہ خبر صحیح ہی یا غلط مگر آپکی وہ چند معتقدین جنہون ایسی کمال عقیدت تہی آپکی گرد جمع ہوگئی اور آپکو ایک محفوظ جگہہ لیگئی — اوس شجاعت کی جلد دین جو حضرت علی نے اس سخت مصیبت کے وقت مین ظاہر کی تہی آپنی چاچی بیٹی فاطمہ کا اوسسے نکاح کر دیا — حضرت فاطمہ بنت اسد حسین اور صاحب عصمت تہین کہ اہل عرب اون کو ان چار پاکدامن عورتون مین شمار کرتی ہین — یعنی زوجہ فرعون[1] — حضرت مریم علیہا السلام — حضرت خدیجۃ الکبری — حضرت فاطمہ زہرا — اس شادی کی ایک برس بعد آنحضرت نے رمضان[2] مین روزی رکہنی کا حکم دیا — اس زمانہ مین اکثر عرب کے قومون نے یہہ بہانہ کیا کہ ہم مسلمان ہوگئی ہین اور آنحضرت سی درخواست کی آپ اپنی دو صحابی ہماری پاس بھیجئی تاکہ وہ ہمین آپکا مذہب تلقین کرین مگر جب وہ لوگ وہان پہنچی اونہون نے اونہین فوراً دغا اور بی رحمی سی قتل کر ڈالا یہودیون نے بہی اس نئی مذہب سی ہر طرح کی پرخاش شروع کی لوگ جا بجا آپکے قتل کے مشورہ کرنی لگی مگر چونکہ آپ بہت بیدار مغز اور حلیم الطبع تہی لہذا اون لوگون کی کوئی تدبیر نہ پڑی آپ اس زمانہ مین ایسی فی وجاہت تہی کہ آپکی حکم سی شراب خواری بالکل موقوف ہوگئی اور تمام صحرائے اہل اسلام عرق انگور سی نفرت کرنی لگی — یہہ تہذیب اخلاق حفاظت اسلام کیلئے ضرور تہے کیون کہ اسلام اس زمانہ مین

[1] فرعون
[2] ۲ سن

اسکی آنحضرت نی حملہ آوری شروع کی اور ناکون اور العواب کی قلعون کو فتح کیا
اسکی بعد قلعہ خیبر پر سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوس کو فتح کیا — جب آپ
اس قلعہ مین داخل ہوئی تو اپکو معلوم نہ تہا کہ مجھپر یہہ مصیبت آئیگی وہ مصیبت یہہ ہے
یہان ایک جوان یہودی عورت نی جس کا باپ اور بہائی اور خاوند اور اور رشتہ دار
لڑائیون مین ماری گئی تہی بخیال انتقام یہہ ارادہ کیا کہ آنحضرت کو جو میری قوم اور
خاندان کی دشمن ہین قتل کر ڈالون لہذا اوس نی ایک بکری کا بچہ پکایا اور اوس مین
زہر ہلاہل ملا دیا اور خوشامد کر کی آنحضرت کی سامنی شام کیوقت لاکر رکہدیا آپ نی ابہی
ایک ہی نوالہ نوش فرمایا تہا کہ باواز بلند کہا ٹہہر تو سہی تو نی اسمین زہر ملایا ہی اپکی قوم مین
بصر نامی ایک سردار تہا اسنی آنحضرت سی زیادہ لقمی کہائی تہی یہہ اوسی وقت نیلا ہوگیا
اور اوسکی دست و پا بی حس و حرکت ہوگئی اور مرگیا آنحضرت کو بہی اور اون تمام لوگون کو
جنہون نی یہہ بکری کا بچہ کہایا تہا سخت تکلیف شروع ہوئی آپنی اپنی اور ان لوگون کی گدیے
پر چھچھی لگوائی آنحضرت نی اوس یہودی عورت کو بلوایا اور پوچہا کہ تو نی یہہ کیا حرکت
کی اوسنی دلیری سی کہا ای محمد تو نی میری باپ اور بہائی اور خاوند کو قتل کیا اس واسطی
مینی اپنی دل مین کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو آپکو معلوم ہو جاویگا کہ اس بکری کے بچہ مین زہر ملا ہوا ہے
اور اگر آپ خالی دعوی ہی کرتی ہین تو آپکی ہاتہہ سی نجات حاصل ہوگی اور یہودیون کی پہر رہے
ہوگی آپنی اوسکو اوسیوقت مروا ڈالا بعد ازان بہت دن تک بیمار رہی اور چونکہ آپکو کبہی
اس زہر سی شفائی کلی حاصل نہین ہوئی اسباب کا کچہہ تعجب نہین ہی کہ آپنے یہودیون پر

انتا آپ نے مصلحت دیکھا کہ یہہ الزام مجھپر ہوگا کہ بیٹی اسی شادی کردی اور آپکو زینب
کی گریہ زاری اور مصیبت پر یہی رحم آیا جو کہ اور کچھہ عیوض اپکی قبضہ مین نہ تہا آپنی زید کے
طلاق کی بعد خود شادی کرلی — ہرچند آپنے اس خیال سی کہ مہاد اوہ لوگ جو
رسم مذکورہ بالا پر ابتک چلتی ہین الزام لگائین اس امر مین بہت پس و پیش کیا
مگر آخر کار رحم اور خیال عیوض نے غلبہ کرکی لوگون کی اعتراضات سی غافل کردیا اور آپنی
زینب سی نکاح کرلیا جب آپ ایک لڑائی فتح پاکر واپس آئے تو لوگون نی حضرت
عائشہ پر جو اپکی نہایت عزیز زوجہ تہین زنا کا الزام لگایا اور کہا کہ آپ سا دانا افسر کی
کیطرف نظر رکہتی ہین مگر جو کہ حضرت عائشہ نی صاف صاف حال بیدھڑک بیان
کردیا اور زاہر کیا آپ کو اونکی بیگناہی کا یقین ہوگیا اور آپنے حسب ایک ملزم کو اسی
اسی کوڑی لگوائی — جو کہ آنحضرت نی اون یہودیون پر جو مدینہ کی جوار مین رہتی
تہی حملی اور سختی کی اون لوگون نی اہل مکہ سی مدد طلب کی اہل مکہ نی انکی پاس ایک بڑی
بہادر فوج بہیجی اور اونہون نے مدینہ پر چڑہائی کی آنحضرت کو شکست جنگ کوہ احد نی
تجربہ کار کردیا تہا آپنی ایک فارس کی مسلمان کی نصیحت سے شہر کی گرد خندق کہودنیکا
حکم دیا اور دشمن کو قرب و جوار کی گانو لوٹنی دی اس لوٹ کی بعد انہون نے شہر کا
محاصرہ کیا مگر ہر حملہ مین شکست پائی اور آپس مین بہی نااتفاقی پیدا ہوگئی لہذا مخالفین نے
محاصرہ چہوڑدیا اور گہر کی راہ لی — یہہ لڑائی سن چہہ سو پچیس اور چھبیس عیسوی
مطابق سن چار ہجری مین واقع ہوئی — اس لڑائیکو خندقی لڑائی کہتی ہین بعد

وہ وہان تین روز ٹہیرین اور کسی باشندہ شہر کو بیجرا اپنی ہمراہ نہ لیجاوین اہل مکہ پر
آنحضرت کو ابتک کسی طرح کا غلبہ نہوا تہا اس عہدنامہ کو آپ کی فتحمندی کی پہلے
بنیاد کہنی سمجہنا چاہئی اگرچہ آنحضرت کو احکام قران کی موافق ادائی رسوم حج کے
بعد مکہ سی حسب معاہدہ واپس جانا پڑتا تہا تو بہی یہان اسلام کے بنیاد مستحکم ہوگئی تہی اور
اوسوقت سی تین سو ساٹہہ[۱] بت بالکل ہیچ ہوگئی تہی جسوقت کہ آنحضرت نی کعبہ مین حجر اسود
پاس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کا نام باواز بلند لیا —

## تیسرا باب

ہجرت کی نوین سال مین مکی اور مدینہ مین سب طرفسی قاصد آئی تاکہ آنحضرت کو اپنی اپنی
بادشاہونکی طرف سی اوٹکی فرمان برداری کا پیغام دین آنحضرت نی بادشاہ[۲] ہ پیغمبرون پاس
ایک قاصد بہیجا تہا اوس نی آنحضرت پاس نامہ بہیجا مضمون نامہ یہہ ہی وہ
اللہ تعالی تعریف کی لایق ہی جو پاک صادق طاقت ور اور بخشندہ ہی مین اقرار
کرتا ہون کہ خدا واحد ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نبی ہین رسول خدا نی مجکو لکہا
کہ تو اپنی بیٹی ام حبابہ[۳] کو ہماری نکاح مین دی مین بہل راضی ہون اور اوسکی جہیز مین چار سو
ہزار طلای سکہ دیتا ہون — اس زمانہ مین آنحضرت نی ایک مہر کہدوائی اوسپر محمد رسول
اللہ لکہا ہوا تہا اسی آپ اون فرمانون پر ثبت فرماتی تہی جو بادشاہون کو بغرض قبول
اسلام لکہی جاتی تہی آپ نی اس مضمونکا پہلا نامہ بدہم[۴] حاکم یمن کو بہیجا اور یہہ لکہا کہ تو
اسی خسرو فارس پاس بہیجدی خسرو نی اس نامہ کو پارہ پارہ کرڈالا اور بدہم کو حکم کیا

اسکی عیوض مین ایسی سخت گیری کی کہ بہت سی یہود یونکی بستیان ماری ڈر کی بغیر عہد و
پیمان تابعدار ہوگئین اور اس سبب سی آنحضرت کی اقتدار اور حشمت مین اور بہی ترقی ہوئی
تمام اطراف اور جوانب سی لوگون نے درخواست کی کہ ہم مسلمان ہوتی ہین اور یہہ قرآن شریف
کی پیشینی کا اثر تہا ہر مسلمان صالح کی یہہ آرزو تہی کہ اوس کعبہ کی زیارت کرین جسکی طرف
ہم نماز پڑہتی وقت منہہ کرکی بعظمت و بزرگی یاد الہی مین مشغول ہوتی ہین اس آرزو
کو آنحضرت نی اور بہی اشتعالک دی آپکی دل[۵۱] مین مدت سی یہہ آرزو تہی کہ مین مکہ کو فتح
کرون اور وہان کی اہل شہر کو مسلمان کرون اور اوس شہر مین بادشاہ بنکر جاؤن
جہان کے لوگ مجہپر طعن اور تشنیع کرتی تہی اور میری ایذا رسانی کی در پی تہی اسواسطی آپنے
تمام اہل شہر کو جمع کیا اور آپ اونکی سردار بنکر زیارت کعبہ کو روانہ ہوئی اگرچہ آپ سے
لوگ ہر ہر قدم پر لڑی تاہم آپ اور آپکی معتقدین مظفر اور منصور ہوکر شہر کی پاس پہنچی
علاوہ اسکی شہر مین بہت لوگ اسلام کی طرفدار تہی اور آپکی نام کی دہشت اور اخبا
معجزات نی قریش کو ترغیب دلائی کہ وہ مہلت کی درخواست کرین مسلمانون اور قریش
مین یہہ شرطین قرار پائین ـــ[۱] تین برس تک ہم باہم جنگ نکرینگی ـــ[۲] اقوام
عرب مختار ہین کہ چاہین آنحضرت کی طرف ہون اور چاہین اہل مکہ کی ـــ[۳] آنحضرت
اور آپکی معتقدین کو چاہئی کہ اس سال کی اندر اندر چلی جائین ـــ[۴] محمدیون کو اختیار ہی
کہ وہ اس سال مین مقامات متبرک موسوم بہ العُزّیٰ[۵۲] کی زیارت کرین ـــ[۵] مسلمان
جب مکہ مین آئین صرف میان کے ہوئی تلوارین لائین اور کسی قسم کی ہتیار نہ لاوین ـــ[۶]

[۵۱] اصحاب
[۵۲] سورہ النجم

نام تہا قتل کرڈالا اسشہر میل ہرکلیس ۱۲ بی آئس بادشاہ یونان کا باج گذار تہا اگرچہ اس قتل
سی قلیل نقصان ہوا مگر بڑی بی ادبی خیال کیگئے آنحضرت نے فوراً تین ہزار آدمی طیار
کئی اور نصیحت کے کہ خدا کی راہ مین نہایت دلیری ظاہر کرنا اور اون کی سانسی آسمانی اور
زمینی جنت کے آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمائی اور اون لوگونکی مدارج
بیان کئی جو فی سبیل اللہ شہید یا غازی ہون اور آپنے اونہین حکم دیا کہ تم مال عوام الناس
لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کی مال کو غنیمت کرنا اور جسوقت تم میری بی ادبی کی عیوض اپنی
مین مصروف ہو تو خانہ نشین لوگون کو ایذا رسانی نکرنا عورتون کو اور بچون کو اور
بڈہون کو بچانا اور اون لوگون کی گہرون کو نہ ڈہانا جو تسی بمقابلہ نہ پیش آئین اور کسیکی
وسایل معاش کی بربادی نکرنا اون کی میوہ دار درختون کا لحاظ رکہنا اور کہجور کی درختون کا
پاس کرنا یہہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کی سبب سی بہت مطبوع ہین —— چونکہ
اہل یونان تعداد مین بہت زیادہ تہی کیونکہ مع اہل عرب اون پاس ایک لاکہہ آدمی تہی
—— مسلمانون کو پہلی حملہ مین شکست ہوئی اور متواتر تین سردار شہید ہوئی پہلی سردار
کا نام (زید تہا) (دوسری کا نام) (جعفر) تیسری کا نام (عبداللہ تہا) ان تینونکو
آنحضرت نی یہہ حکم دیا تہا کہ پہلی زید سردار بنی اور بعد اوسکی شہادت کی جعفر اور بعد جعفر
کی عبداللہ زید بڑی جرأت سی لڑی اور سب سی آگی بڑہ کی شہید ہوئی جعفر کی شہادت
مردانہ وار اور دلاورانہ ہی جب اونکا سیدہنا ہاتہہ کٹگیا اور اونہون نی علم کو بائین ہاتہہ مین
لی لیا اور جب یہہ ہاتہہ بہی قطع ہوگیا تو آپنے علم کو دونون ٹنڈون مین پکڑ لیا اور

۱۲ اسکے بعد بادشاہ روم
۱۲ فاصل بادشاہ روم
۱۲ یونان سے جنگ مین کیا
۱۲ قتل کرنے کی وجہ
۱۲ کی بی ادبی آنحضرت کی
۱۲ پکڑا یا ہاتہہ کا
۱۲ موتہ
۱۲ عرب
۱۲ منصور
۱۲ نصر
۱۲ شدہ
۱۲ ترجم
۱۲ ۱۲
۱۲

کیا تو آنحضرت سی دعوی نبوت چھوڑ دی یا اوسکا سر کاٹ کر بھیجدی جب آنحضرت
کو اسکی بدی کی خبر ہوئی اپنی یہہ کلمات باواز بلند فرمائی اسیطرح اللہ تعالی خسرو کی سلطنت
پارہ پارہ کردیگا اور اوس کی معاون کو نامقبول فرمائیگا تھوڑی عرصہ بعد خسرو کو اوسکے
بیٹی شیرویہ نی قتل کر ڈالا بدہم مع اپنی رعیت کی مسلمان ہوگیا اور آنحضرت نے اوسی
یمن مین بحال رکھا مورخین عرب کا قول ہی کہ ہرقل قیصر روم بادشاہ روم کو آنحضرت نی نامہ
بھیجا اوس نی اوسکی نہایت تعظیم کی اور اپنی تکیہ کی بیچی رکھہ لیا اور اوسکی جواب مین
اپنا قاصد آنحضرت پاس مع چند تحایف بیش بہا بھیجا (ہونسا) (اور النداء) دو اور
بادشاہ خود بخود آنحضرت پاس حاضر ہوئی اور قدمبوسی کی اور مسلمان ہوگئی آنحضرت کی اس
کامیابی کی یہہ دلیل ہی کہ آنحضرت مین ہر فن کیواصالی اور نور شمشیر ہی مجتمع نہہ تھا بلکہ
آپکے کلام مین بھی بہت تاثیر تھی آپکی ہر ایک بات الہام عمدہ معلوم ہوتی تھی اور اہل عرب کے
دلپر بڑا اثر پیدا کرتی تھی اور چونکہ زبان خاص و عام ہوتی تھی لہذا دور دور پہنچ جاتی تھی
وہ کتاب جو آنحضرت نی ان لوگون اور اہل مشرق پر ظاہر کی وہ بھی بڑی بڑی عمدہ
اقرارون ہی پر ہی اسمین فرمانبرداری کم درکار ہی اور اوسکا صلہ بڑا ہی اور اسکی پہنچی
معلوم ہوتا ہی کہ خدا یتعالی بڑا حاکم ہی اور ہر چیز کا خالق ہے ——— جب آنحضرت مکہ اور
مدینہ مین اپنی حکومت قایم کر رہی تھی اوسی زمانہ مین آپ نی یہہ بھی ارادہ کیا کہ اس انقلاب
مذہبی کو قرب و جوار کی بادشاہون مین بھی پہلائین آپنے بوسی کی حاکم پاس جو دمشق کے
قریب واقع ہی ایک قاصد بھیجا مگر اس قاصد کو ایک عرب کے عیسائی امیر نی جسکا شرحبیل نام تھا

تمام ہوا

کھیل دی اوسوقت آنحضرت فرمزی پوشاک پہنی ہوئی العقوی اونٹ پر سوار
بسمدہ سرت بنیاطہ داخل تہر ہوئی — ابوسفیان آپکی سامنی گرفتار ہوکر آیا
اور اسلام کی وعدہ پر جان بخشی پائی — بعدازان آنحضرت کعبہ کی بتون کو توڑنے
ہنہ ہی کرانی چلی اور سات دفعہ گرد پھر کر کلمہ کو باآواز بلند مشتہر کیا — خداوا حد
ہی ا خدا اور محمد اوس کا رسول ہی بعدازان آپ چاہ زمزم پر تشریف لیگئی اور پانی نوش
فرمایا یہہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجر کو دکہایا تہا اسکی بعد آپنی
مجمع مین قران شریف کی اٹہائیسوین سورت پڑہی — جب آنحضرت
نی موذن کو اول اذان دیتی سنا اور جبکہ ٹوٹی ہوئی بتون کی ٹکری یہان سے
اوٹہہ گئی تمام آدمیون نی آپ کو گہیر لیا آپ نی پوچہا تم مجہہ سی کیا چاہتے
ہو حضرار ہا آدمیون نی بہت عجز و انکسار سی عرض کیا کہ آپ ہماری اسطرح پرورش
فرماتی ہین جیسی باپ اپنی بیٹی کی آپ نی فرمایا جاؤ جاؤ اللہ تمہین برکت دی
اس عرصہ مین — ہوازن اور قریش کی قومون نی ایلق کو اپنا حاکم بنایا اور
اپنی بتون کی لوٹ نی سی ناراض ہوکر مسلح ہوئی اور مکہ سی تین میل کی فاصلہ پر
حنین کی گہاٹی مین جا پڑی بارہ ہزار آدمی اون ہی مقابلہ کیو اسطلی گئی اور اونمین دو
ہزار نو مسلم اہل مکہ بہی شامل تہی ان لوگون نی خیال کیا دشمن ہمسی تعداد مین بہت کم
ہین ہمارے بہت جلدی فتح ہوجائیگی مگر مخالفین نی ہزارہا برچہیان لیکر حملہ کیا مسلمان اونکے
دفعتًا حملہ کرنیسی گہبرا اوٹہی اور بہاگنی پر مستعد ہوئی اسوقت صرف خدا کی نام لیتی یا فرشتونکے

۱۲ حنین

پچاس زخم کہا کر شہید ہوی بعد اسکی عبد اللہ سردار ہوی آپ نی باواز بلند فرمایا کہ
پیش قدمی کرو فتح یا جنت ہماری ہی واسطی ہمارے ایک یونانی کی نیزہ نی اس امر کا فیصلہ کر دیا
یعنی آپ شہید ہوگئی مگر خالد نو مسلم نی اوس علم کو اپنی ہاتہہ مین لی لیا اپکی ہاتہہ مین نو تلوارین
ٹوٹین اور آپکی جسارت کی سبب سے تمام عیسایئون کے فوجین مغلوب ہوگئین آخرکار اہل
اسلام فتحیاب ہوی اور آنحضرت نی خالد کو جنکی بہادر اور دلیری مین یہہ فتح حاصل ہوئی
تہی لقب سیف اللہ عنایت فرمایا قوم قریش نی عہد شکنی کی اور عہد نامہ مذکورہ اصد
سی منحرف ہوئی اونہون نی آنحضرت کی دشمنون کو مدد دی لہذا اونکا مطیع اور منقاد
کرنا بہت ضرور ہوا آپ نی طیاری جنگ کی اور دس ہزار آدمی لیکر مدینہ سی کوچ کیا اگر
ایک شخص کے شرارت سی اس لڑائی کی فتح مین کچہہ کچہہ فتور واقع ہوئی حلب نے نامہ
نامے لونڈیکی ہاتہہ اہل مکہ کو ایک خط بہیجا اور اس خط مین آنحضرت کی حملہ اور نیت
کی خبر لکہی حضرت علی کو اس معاملہ کی عین وقت پر اطلاع ہوئی اور آپ اپنی مرکب پر سوار
ہوئی اور اوس لونڈیکو جا پکڑا اوس نے دلیرانہ انکار کیا کہ میری پاس کوئی خط نہین ہے اور
تلاشی کی وقت بہی خط نہ نکلا حضرت علی اس فریب دہی سی خفا ہوئے اور تلوار کہینچی جب
آپ اوسکی سر پر تلوار لیگئے وہ خوف سی کانپنی لگی اور اوس نے اپنا جوڑا کہولا اوس مین سے
ایک خط نکلا جس مین یہہ الفاظ تہی حلب بن بطن کے طرف سی اہل مکہ کو معلوم ہو کہ رسول خدا
تمپر حملہ کرنیکی طیاری کر رہی ہین تم بہی مسلح اور مستعد ہو آنحضرت نی اس حملہ مین ایسی جلدی
کہ قریش کو آپکی آمد کی خبر بہی نہوئی اور آپ مکہ کی قریب پہونچگئے اہل شہر نی بی عذر دروازہ

کہولکر

فتحون کا ذکر سنا اسکی مونہہ مین پانی بھر آیا اور پھر کافر ہوگیا اسی بنا پر آنحضرت کا سا اقتدار
حاصل کرنیکی واسطے رائی صائب اور نیک نیتی ہی ضروری اور آنحضرت کو اس مضمون کا
خط لکھا مسیلمہ خدا کی نبی کیطرف سی محمد رسول اللہ کو معلوم ہو کہ آدہی دنیا آپ کی اور آدہی
میری آنحضرت نے یہہ جواب لکھا محمد رسول اللہ کیطرف سی مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین خدا
کی ملک ہے اسکی میراث اللہ جسی چاہتا ہی اوسی دیتا ہی عاقبت کی خوبی پرہیزگارون کی ساتھ ہی
یمن کو بھیجی گئی کہ وہان اشاعت اسلام کرین کہتی ہین کہ ہمدم کی تمام قوم ایک دن مین ایمان
لی آئی اور تمام ضلع اونہین دیکھکر مسلمان ہوگیا صرف نجرام کی باشندہ ایمان نہ لائی یہہ
لوگ عیسائی تہی انہون نی جزیہ دینا قبول کیا آنحضرت نی دوسری سال انتقال فرمایا اس
طرح سی آنحضرت کی زمانہ حیات مین تمام عرب مین اسلام کی بنیاد قایم ہوئی اور بت پرستی
بالکل معدوم ہوگئی اس کامیابی کو ہم صرف اونکی رای صائب ہی کیطرف منسوب نہین کرسکتی
یہہ بات بہی خیال کرسکتی ہین کہ فتح نصیب تہی اور آخرکار ہم یہہ بہی کہہ سکتی ہین کہ اونکی مذہب کے
تہذیب گو وہ حال کی عیسا کیون نکو کیونکی معلوم ہو جب ہم اوی زمانہ کی اہل عرب کے راہ و رسم کی
مقابلہ کرین سراسر تہذیب معلوم ہوتی ہی سوای اسکی اسباب کا بہی خیال کرنا چاہئی کہ آپ نی یہہ
قانون جاری کیا کہ کوئی شخص قاضی کی تحقیقات اور منظوری کی بغیر عہدہ نہ لی سکی آپ نے
قانون کی جاری کرنی مین بڑی جرأت کی اور یہہ بات تعریف کے قابل ہی اس قانون سی
اونکی غرض یہہ تہی اوس کینہ سوزی کا انسداد کرون جو خانہ جنگیون کے سبب ایک عرصہ دراز
سی پیدا ہوگئی ہی جیسی تمام عرب مسلمان ہوئی ویسی ہی وہ صاف باطن بہی تہی چونکہ اب وہان جرأت

مدد سی کام نچلتا تہا کوئی اور چیز ہی درکار تہی یعنی ایک چالاک اور عقلمند سردار کی ضرورت
تہی اسواسطی آنحضرت نی اپنی کو اوس مقام پر پہونچایا جہان سخت مقابلہ ہو رہا تہا اور آپنے
شجاعت فطری سی فوج کو شکست سی بازرکہا آخر کار دشمن کو شکست ہوئی جب آنحضرت
نی ان لوگون کا بہت دور تک تعاقب کیا قوم ہوازن ناچار فرمان بردار ہوگئی اور
ایلچی سب سی پہلی ایمان لایا چہہ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑی چار ہزار اشرفیان اور بیشمار
روپی آنحضرت کی ہاتہہ آئی یہہ غنیمت تقسیم ہونی ہی کو تہی کہ ان قومون کی قاصد پہونچے
انہون نی بہت گریہ وزاری کی اور آنحضرت سی عرض کیا کہ آپنی قومونکی خانہ بربادی پر کسی
یہہ بات سنکر آنحضرت نی اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اون سی یہہ چند کلمات فرمائی اے مسلمانو
تمہاری بہائی تمہاری پاس آئی ہین اور توبہ کرتی ہین وہ مجہسی درخواست کرتی ہین کہ مین
اونکی مان اور باپ اور بچون کو آزاد کردون اور اون کا مال اونہین واپس دون ہین اوسکے
درخواست نامنظور نہین کرسکتا اگر تم اسبات پر راضی ہوجاؤگی تو مین بہت خوش ہونگا
لیکن اگر کوئی یہہ خیال کری کہ ہمارا اس معاملہ مین نقصان ہے اوسی چاہئی کہ بول اوٹہی مین اقرار
کرتا ہون کہ دوسری لڑائی مین اسکا عوض اوتاردون گا اور اللہ تعالی ہمین اس سی زیادہ
غنیمت دیگا آنحضرت کی ختم کلام کی بعد کسی نی بہی کچہہ شکایت نکی تمام غنیمت واپس دیگئی
سب قیدی آزاد کیگئی اور لوٹ اور ظلم کی جگہہ انصاف اور حق پرستی قایم ہوگئی
اس زمانہ مین عرب کی بادشاہ اسلام قبول کرنیکو بکثرت آئی اور انمین مسیلمہ نامی بادشاہ یمامہ
بہی آیا یہہ شخص صرف مکار اور بلند نظر تہا جب یہہ اپنی ملک کو واپس گیا اور آنحضرت کی

اور ہمیشہ مغلوب قومونکی مذہب کا لحاظ رکھا اونکو مذہب اسلام سے بیزار نہین کیا صرف
وعظ اور نصیحت ہی فرمائی اور اس مدعی سے آپ نے ان آیتون پر جو قرآن شریف مین ہے
ہین عمل کیا وہ آیات یہہ ہین ۔۔۔ لکی امہ یونسی کہو کہ تم ایمان لاؤ صاحب بصیرت
ہوجاؤ گی ۔ اگر وہ منحرف ہین تو تمکو حکم ہی کہ تم وعظ کرو خدا تعالی اپنی باتونکو بزرگی دینے
خوب جانتا ہی ۔ آنحضرت کی اس سبب سی اور بھی فتح ہوئی کہ آپ نے ایسا نیونہ بہت کم
کیا اور اون سے بہت قلیل جزیہ لیا جب آپ مدینہ کو واپس آئے تو تمام اہل شام آپکی رحم اور
صفات حمیدہ کی ثنا خوان تہی اس زمانہ مین ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسی ہر ایک متعصب
اور غیر متعصب کو صاف ظاہر ہوجائیگا کہ آنحضرت غیبی اور دعا بازنہ تہی یہہ صرف متخاصمین کے
بہتان ہین آپکا ایک صاحبزادہ تہا اور انکا نام ابراہیم تہا یہہ لڑکا یا ریہ قبطیہ نامی حرم سی پیدا
ہوا تہا جب آپ ایکسٹھ برس کے ہوئی تو اس صاحبزادہ کی عمر سترہ مہینہ کی عمر مین انتقال کیا البتہ
آنحضرت کو بہت رنج ہوا اور بقائی نسل و نام کی امید رہجاتی ہی جسوقت اس صاحبزادہ کا انتقال
ہوا اوسی لمحہ کسوف آفتاب ہوا عوام الناس نے یہہ خیال کیا کہ آسمانون نے بہی آپکی صاحبزادہ
کا ماتم کیا مگر آپ نے اون کے اس بیہودہ اعتقاد یکو رفع کیا اور ان تمام جہلا کو اپنی پاس بلایا اور اونکی خوشامد
پر متوجہ ہوکر فرمایا ای ہم وطنو آفتاب اور ستارے اللہ تعالی کی مخلوق ہین انکو کسی آدمی کے پیدایش
یا موت سے گہن وغیرہ نہین لگ سکتا اسوقت سی آنحضرت اون لوگونکی تعلیم اور یقین مین مصروف
ہوئی جو مدینہ مین قران شریف کے زیادت کرتی آتی تہی اور اوس سلطنت کی اعداد اور قوانین ایجاد ہوئے
لگی جو زمین کے نہایت عمدہ نصف حصہ پر قایم ہونیکو تہی چونکہ آنحضرت یہہ چاہتی تہی کہ میرا ملک رسوم مذہبی کی بہت عظمت

۱ دوسری اور تیسری ہجری مین
۲ سورہ بقرہ و سورہ مائدہ و سورہ انعام و سورہ توبہ
۳ دسویں ہجری مین
۴ ذوالقعدہ
۵ رسالہ مرسلہ
۶ حجۃ الوداع ۱۲ سنہ ۱۲

اسلامی پیدا ہوگئی - ہذا اونکی اور تمام قومین ایک ہی طرف متوجہ ہوگئین ہر مسلمان
کی ہمیشہ دل سی خواہش یہہ ہی کہ یا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور بزرگی بیان کرتے
ہوئی شہید ہون اور یا فتح کرین ـــــ حکومت اور غنیمت اور شان و شوکت اور حشمت
کی امیدون نے اون کی صرارت اسلامی کو ترقی دی تہی جب تمام ملک عرب سی بت
پرستی معدوم ہوگئی اور سب نے آنحضرت کا یہہ کلمہ کہ خدا احدی اور محمد اوس کے نبی
ہین پڑہا تب آنحضرت نی شام کی فتح کرنیکی فکر کی اور یہہ چاہا کہ اس ملک کو اہل
یونان سی چہین لون اور اوسمین اسلام قایم کرون سنہ ۳۹ عیسوی مین آپ نی اس
ارادہ کو ظاہر کیا اور اپنی ارادہ کی پورا کرنی مین تساہل کرکی وقت ضائع نکیا آپ نے
اس مہم کو اوسوقت شروع کیا جب پہل پک گئی اور فصلین تیار ہوگئین اور گرمی
کی دن آگئی اب لوگ آنحضرت کی حکم کی نہایت فرمانبرداری کرنی لگی کیونکہ آپ کا حکم
خدا کیطرف کا حکم خیال کیا جاتا تہا ـــــ اس زمانہ مین آپ دس ہزار سوار اور بیس
ہزار پیدل مسلح و مرتب کرکی مدینہ سی روانہ ہوئی مگر سفر مین ایسی مصیبتین پیش آئین
جو بدفالیون سے بڑہ کر تہین آخر کار یہہ فوج بہت تکلیفین اور مصیبتین اوٹہاکر شام
مین پہونچی مگر یہان کے لوگون نی کچہہ سخت مقابلہ نہین کیا چند خفیف محاربون کے
بعد تمام بادشاہان شام مطیع الاسلام ہوگئی ملک شام اس زمانہ مین چہوٹی چہوٹی
ریاستون پر منقسم تہا اپکی مہمات کی شہرتون نی اون کو دل شکستہ کردیا اور یہہ تمام
لوگ اپکی فوج مین آئی اور آنحضرت کے قدمبوسی سے مشرف ہوئی آنحضرت نے خبریہ اور بغل بہا لیا

ذکر غزوہ تبوک جو سنہ ۹ ہجری مین واقع ہوا ۱۲

اور

اور رای درست نہی اسی تکلیف کی ہنگام مین آپ نی تمام کی دوسری مہم کا تمام
انتظام فرمایا اسلام کی جہنڈی کو معاذ کی اور اوسی حضرت عمر کی حوالہ کیا آپ کو اونکے
وفاداری پر کامل اعتماد تہا اور فوج کا سردار بنایا اپنی ذات کے تین دن پہلی تک آپ
صروقت کی نماز پڑہایا کئی مگر جب آپ ایسی نقیہ ہوگئی کہ حجرہ مین سے باہر نہ آسکے فادمون کی کندہون
پر ہاتہ رکہکر آتی اور تب بہی پیر نہ ٹکتا تہا آپنے اپنی وفادار دوست ابوبکر کو حکم کیا کہ تم
نماز پڑہاو اوس نماز ختم ہونیکی بعد کہ جسکی بعد پہر آپ باہر نہ آسکی آپ نی حاضرین کو تعلیم و
تلقین فرمائی اور نہایت عجز و انکسار و وصاف باطنی سی یہہ فرمایا کہ ای بہائیو اور ای
اوسیو اگر مینی تم مین سی کسی کو ناحق ایذا رسانی کی ہو یا مارا ہو تو میری پیٹ حاضر ہی
تم اوسکا وصول لیلو اگر مینی کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اوسی چاہئی کہ اس مجمع مین میرے
خطا کو ظاہر کرے اگر مینی کسیکا ایک حبہ بہی لیا ہو تو وہ مجہسی نفع اور زر اصل دونون لیلی
حاضرین مین سی ایک شخص نی کہا کہ ای حضرت میری آپ پر تین درہم لینی ہین آنحضرت نے
اوسکا قرض اوسی وقت ادا کیا اور یہہ فرمایا مین اس دنیا کی شرمندگی کو عاقبت کے
شرمندگی اوٹہانیکی سا سنی کچہہ حقیقت نہین سمجہتا حضرت فاطمہ آپکی بستر پاس بیٹہنی کو اکثر
آتی تہین آپنی فرمایا کہ ای بیٹی تم کیون رو تی ہو کیا تم اسبات سی راضی نہین ہو کہ زمین اور آسمان
دونون پر تم سب عورتون کی سردار ہو بعد اسکی آپنی اپنی سب غلامون کو آزاد کر دیا آپکی
اور رشتہ دار نہایت گریہ وزاری کرنی لگی اور اونہون نی لگی پلنگ کو گہیر لیا اور رونے
لگی آپنے فرمایا کہ اب مین تمہین بتائی دیتا ہون جو تم میری وفات کے بعد کرنا پہلی تم میرے

وبزرگ کرین آپ نی مشتہر کیا کہ مین مکہ کی زیارت کو جاتا ہون اور آپنی یہہ حج نہایت
شوکت و تکلف سے کیا گو بآپکو یہہ معلوم ہوگیا تہا کہ یہہ آخری حج ہی رسوم حج کا اس
جگہہ مختصر بیان لکہا جاتا ہے یہہ قواعد ہین جنکی ایران مکہ ابتک پیروی کرتی ہین پہلی آپنے
مقرری غسل اور وضو کیا پہر آپ احلاص بنواکر خانہ کعبہ کیطرف گئی حجر اسود کو بوسہ دیا اور
کعبہ کے سات طواف کئی پہر آپ شہر سے باہر آئی اور آہستہ آہستہ سنجید گی سے چیل صفا کیطرف
روانہ ہوئی جب آپ یہان پہونچی تو کعبہ کیطرف منہہ کرکے کہڑی ہوئی اور یہہ دعا باواز
بلند پڑہی خدا بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہے طاقت
و شوکت ضرور اوس مین ہی اوس کا نام تعریف کے لایق ہی اور اوس کے سوا کوئی اور خدا نہین ہے
کوہ صفا سے پہر آپ مروہ مین اور مقدس مقامون مین آئی اور یہہ ہی دعا پڑہی بعد ازان
آپنے تریسٹہ اونٹ قربانی کی اور اسیقدر بردہ آزاد کئی کیونکہ آپکی عمر تریسٹہ برس کے
تہی اب آنحضرت مدینہ کو واپس گئے اور زمانہ وفات قریب آیا ہزار ہا ارادہ دلکی دل ہی مین
رہی اور پورے نہونے پائی مدینہ مین پہونچنے کی تہوڑی عرصہ بعد بدنی بیمار آنی لگا آپکو یقین ہوگیا
کہ اگر یہہ بیمار ہلاک نہین ہی تو خوف ناک بیشک ہی جن لوگون سے آپکو نہایت محبت تہی
آپنی اونسے فرمایا کہ تم یہہ ہی کرو ہمیشہ بیٹہی رہا کرو آپ نی اپنی وفات کی جگہہ کیواسطے
حضرت عائشہ کا حجرہ پسند کیا آپکو جانکنی بہت دیر تک رہی اور بہت تکلیف رہی غشی کی عالم
مین آپ یہہ بار بار فرمایا کرتی تہی کہ یہہ اوسی یہودی عورت کا زہر ہی جو مجہی قتل کر رہا ہی
میری نلی ہر آہستہ آہستہ ٹوٹی جاتی ہی مگر باوجود اس تکلیف کی بہی آپکی ہوش و حواس قایم تہے

۵۱ ذی قعدہ ۱۰ سنہ
۵۲ سنہ ۱۲ ق

اسمیری دوست جبرئیل مین تیرے ساتھہ آسمان پر چلتا ہون پھر آپنے پانی اوس پر
پر انتقال فرمایا جو حجرہ مین بچھا ہوا تھا — آنحضرت نے تیرہوین[۱] ربیع الاول کو انتقال
فرمایا ہجرت کی گیارہوین سنہ کی پہلے تاریخ تھی اور یہہ تاریخ اٹھوین جون سنہ[۳۲]
عیسوی کی مطابق ہی آپکا سن شریف تریسٹھہ سال کا تھا صرف تیئیس[۲۳] سال ہی
آپنی نبوت اختیار کی تھی آپ مدینہ مین دفن ہوئی ہین مکہ مین نہین ہوئی لوگ[۳۳]
جو یہہ بیہودہ گوئی کرتی ہین کہ آپکا تابوت زمین ہی معلق ہی اور اسکا باعث یہہ ہی کہ[۳۴]
صندوق آہنی ہی اور آپکے روضہ کی چھت سنگ مقناطیس کے بنی ہوئی ہی یہہ
باتین بالکل بیہودہ[۳۵] اور بی اصل محض ہین بلکہ آپ حقیقت مین زمین مین دفن ہوئی ہین
اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپکی دست چپ کیطرف مدفون ہوئی ہین آنحضرت
کی وفات سی لوگون کو بڑا خوف ہوا لوگ ہر جگہہ پوچھنی لگی کہ کیا یہہ مذہب آپکی
وفا کی بعد بھی باقی رہیگا حضرت عمر نی فرمایا کہ آنحضرت کی وفات ناممکن ہے اور حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح آپکی روح مبارک صرف ایک لمحہ کیواسطی غیب
حاضر ہوئی ہی وہ ابھی تم سب کی سامنی واپس آئی ہی لوگ صرف اسباتکی منتظر
تھی کہ حضرت ابوبکر بھی اس بات کی تصدیق کرین جو حضرت عمر تلوار کی زور سی یقین
کرانا چاہتی ہین حضرت ابوبکر نی پوچھا ای عمر یہہ تم خدا کا حال بیان کرتے
ہو یا حضرت کا خدا فانی نہین ہی آنحضرت ہمین مین کی ایک آدمی تھی
جسطرح ہم سب انتقال کرین گی اسیطرح وہ بھی وفات پا گئے

[۱] ۱۱ ربیع الاول سنہ ۶۳۲ عیسوی
[۲] سنہ ۶۳۲ عیسوی
[۳] سال کا حساب قمری حساب سی ہی
[۳۳] ۲۴ سال مکہ مین رہے
[۳۴] جو لوگ کہتی ہین کہ حضرت کی جسد مبارک
[۳۵] یہہ باتین بالکل جھوٹ اور بی اصل ہین

لاش کو غسل دینا ہر اونکی کفنانا اور بعد ازان ایک صندوق مین بند کرنا اور قبر
کنارے پر رکھنا اور تیسرے جگہ کھودنا جہان مین اسوقت لیٹا ہون جب تم ان
سب باتون سے فارغ ہو تو حجرہ سے باہر ہو جانا تھوڑی سی توقف کی بعد آپنے فرمایا
کہ پہلے میرا وفادار دوست جبرئیل میری نماز پڑھیگا اور اون کے ساتھہ اسرافیل و میکائیل
بھی ہونگے جب یہہ فرشتے نماز پڑھ کی چلے جائینگے اون کی بعد عزرائیل اور اونکی ہمراہ
نماز پڑھینگے جب وہ سب رخصت ہو جائین تو تم لوگ گروہ گروہ آنا اور میرے
نماز پڑھنا اور میری واسطے دعائے مغفرت کرنا میری اہل بیت کو چاہئے کہ وہ میرے
تعزاداری کرین تاکہ اور مسلمانون مین بھی یہہ رسم جاری ہو جائے مین دلسی چاہتا ہون
کہ میری اہل بیت گریہ وزاری اور واویلا نا کرین تاکہ مجھی تکلیف نہو اسکی بعد آنحضرت
چند لحظہ بی ہوش رہی بعد ازان پھر آپکو ہوش آیا اور فرمایا کہ مین اسوقت ایک کتاب
لکھوانا چاہتا ہون جو تمہین آیندہ کو غلطی سے بچائیگی حضرت عمر نی آپکو قرآن کہولکر دکھایا
اور باواز بلند عرض کی کہ وہ کتاب لکھی جا چکی اسکی بعد تمام آدمی حجرہ سے باہر چلے آئے
اور صرف حضرت عایشہ رہ گئین وفات دن آپ نی اپنی دونو ہاتھہ پانی مین بھگوئی اور
باواز بلند فرمایا ای خدا میری دلکو تقویت دی کہ مین موتکی خوف سی گھبراؤن پھر
آپ بیہوش ہو گئی حضرت عایشہ کا قول ہے کہ آپکا سر مبارک میرے گود مین تھا اپنی یکایک آنکھین کھول دین اور حجرہ کی چھت کو دیکھنی لگی اور
تر کھڑا کر زبان سی یہہ الفاظ فرمائی مگر وہ سمجھہ مین نا آئی تھی — وہ یہہ تھی اے خدا میرے گناہ معاف کر

میری

تہی اور طرفہ یہہ ہی کہ ذلیل سی ذلیل معتقد کی سمجھہ کی موافق ہی بات کرتی تہی آپکی
فصاحت اور بلاغت مین ایک سادگی تہی اور آپ کی چہرہ مین حسن اور دبدبہ
دونون پائی جاتی تہی اسی وجہہ سی لوگ آپسی محبت رکہتی تہی اور آپکی عظمت
کرتی تہی اور آپ مین اسطرح کی عقل تہی کہ خواندہ اور ناخواندہ دونون کو سمجہا لیتی
تہی آپکو اپنی رشتہ دارون اور دوستون سی بہی بہت محبت تہی اور جبکہ آپ اپنے
خانگی امور مین مصروف ہوتی تہی جب بہی آپ کوئی ایسی حرکت نکرتی تہی جو بی کے
شان کیخلاف ہو باوجود اس شان و شوکت کی آپ اسقدر سادہ وضع تہی کہ آپ
نہایت ذلیل کامونکی کرنیکو بہی کچہہ کسر شان نہ سمجہتی تہی ان باتون کا تعجب اسجگہہ
صرور تہی خالی نہین ہے باوصف اسکی کہ آپ تمام ملک عرب کی مالک تہی آپ اپنی حیوانات
خود گاٹہا کرتی تہی اور پرانی کپڑون کو پیوند کرلیتی تہی بہیڑون کا دودہ اپنی ہاتہہ سی دوہتی
تہی آپ خود آگ روشن کرتی تہی اور آپ ہی راکہہ بہی پہینک آتی تہی آپ کی روزمرہ
کی خوراک کہجورین اور پانی تہا اور تکلف کے خوراک شہد اور دودہ تہا جب آپ سفر
کرتی تو تمام ہمراہیون کو اپنی خوراک مین سی بانٹ کر کہلاتی تہی آپکی نصیحت کی درستی
آپکی وفات کیوقت ان باتون سی خوب ظاہر ہوگئی جو آپنی اپنی وفات کی وقت
کین تہین ـــــ ٹامس کارلایل صاحب نے جو آپکا ذکر لکہا ہی وہ ایسا عجیب ہے
اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا ہی کہ ہم اوسی اسجگہہ بغیر لکہی نہین رہ سکتے
اوس کا قول ہی کہ اس صحرا نشین شخص مین صرف سیر چشمی اور صاف باطنی اور بلند

حضرت ابوبکر کو تاہم اس بلوے کی فرو کرنے مین کچھہ دقت پیش آئی مگر آخر کار آپ نے
قران شریف کی وہ آیتین پڑہین جس مین آنحضرت فرماتی ہین کہ مین فانی ہون اور سب کے
بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور حضرت علی جانشین ہوئی اور خلفا
کہلائی — ہمکو اس جگہہ یہہ بھی بیان کرنا چاہئی کہ جیسی فتوحات آنحضرت کو
حاصل ہوئین اور آپ ہر جگہہ مظفر اور منصور رہی اوسیطرح آپکی خلفا بھی کامیاب
ہوئی اور انہون نی ایک بڑی وسیع سلطنت قایم کی اس سلطنت مین ایشیا
اور افریقہ اور یورپ کی حصی شامل تہی حضرت عمر اور خالد اور سرداون کی فتح پر فتح
نصیب ہوئی ملک فارس اور فلسطین اور شام اور مصر تمام انکی فرمان بردار
ہوگئی بارہ برس کی عرصہ مین انہون نی چھتیس ہزار شہر اور قصبہ اور قلعہ فتح
کئی اور چار ہزار مندر اور گرجا غارت کئی اور چودہ سو مسجدین آنحضرت کی مذہب کے
موافق تعمیر کین ان لوگون نی اوس وقت تک قناعت نکی کہ جبتک اہل حبش
اور افریقہ کو اسکندریہ ہی لیکر — تین جی پر تک فتح نکر لیا اور اکثر ملک ہسپانیہ
کی بہی اپنی عملداری مین شامل کرلئی عربکی مورخ عبداللہ کی نماجہزادی کی حسن ذاتی
اور فطری صفات کی بہت تعریف کرتی ہین اون کا بیان ہی کہ آپ امراسی خلق
سی پیش آتی تہی اور عربا کی نہایت خاطرداری کرتی تہی گستاخ اور بیہودہ لوگونسی
احتراز کرتی تہی آپ مین حکومت اور فصاحت دونون صفتین تہین اگرچہ آپ
امی محض تہی لیکن بڑے تجربہ کار تہی اور آپ دشمنون کی اعتراض کو بایکیان خوب سمجہتی

وبادشاہان شام ومصر وسوریہ[۵۴] کو مغلوب کیا اور فتحون کو ایٹ لاٹک سی بحیرہ[۵۵]
خضر اور اوکسس[۵۶] تک پہلایا اگرچہ جیسی ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہی مگر
یہہ مذہب سوا اسپانیہ[۵۷] کی اور سب جگہہ اوسیطرح رایج ہی برخلاف اسکی اسلام ایک شمالی
ایشیا اور وسطی افریقہ اور اون ملکونمین جو بحیرہ[۵۸] خضر کی گرد ہین شایع ہوتا جاتا ہی آنحضرت
ایسی شخص ہوئی کہ جنکی حرارت اسلام اور متانت رای نی ایک ایسا مذہب نکالا جس نے
تمام زردشت کی یک چند لوئی ہوئی محفلین بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب
برہمنی کو مغلوب کیا اسکی بعد دریای گنگ کی پار بودہی مذہب کو جو برہمنی مذہب سے بھی زیادہ
رایج تہا بالکل غارت کردیا اور مذہب عیسائی سی بھی اوسکی قدیم ملک چہین لئی اور
رفتہ رفتہ اوسی اوسکی مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سی لیکر آبنای جبرالٹر[۵۹] تک
سی نکالدیا یورپ کی مغربی حد پر حملہ کیا اسپانیہ کا بہی بہت سا حصہ دبالیا اور سوایٔرکی جلدون
تک بڑہ گیا اور اس سبب سی قدیم سلطنت[۶۰] روم نہایت خایف ہوئی اور آخر کار
وہ قسطنطنیہ[۶۱] کی نئی روم مین قایم ہوئے ——— ترجمہ اشعار
عربی از قصیدہ بردہ[۶۲] مصنفہ شرف الدین بوصیری در
تعریف جناب رسول خدا صلعم آنحضرت انسان اور جنات دونون کے
بادشاہ ہین ——— اسیطرح وہ اہل عرب کی اور اہل عجم کی شہنشاہ ہین ———
وہ ہماری نبی ہین انہون نی ہمین حکم کیا ہی کہ یہہ کام کرو اور یہہ کام نکرو ———
تمام انسانون مین آنحضرت سب سی زیادہ صادق الکلام

فطرتی ہی تھی بلکہ اور بات بھی تھی آپ نہایت سنجیدہ تھی اور اون مین سی تھی حیا
شعار متانت ہی اور جنکو خدا تعالی نی اپنی ہاتھ سی صاف باطن خلق کیا ہی اور لوگو
قاعدہ ہی کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتی ہین مگر آپ صرف حق پر عمل کر
کرتی تھی مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تھا اور آپ اوس کی خوفون اور شان
وشوکت سی خوب واقف تھی روایات قدیمہ اہل حقیقت اس بات کو آپ سی مخفی نہ
تھین اسطرح کی صاف باطنی فی الحقیقت خدا ہیکی طرف سی محمول ہوسکتی ہی ایسی ا
کی آواز بردہ راست خدا ہی کی آواز ہی آدمی کو اوسکی تعمیل کی بغیر بن نہین آتی اور
تمام چیزین اوسکی مقابل مین بی اصل محض ہین قدیم سی آنحضرت کی دلمین ہر سفر مین اور
ہر جگہ پر ازنا خیالات رہتی تھے آپ سوال کیا کرتی تھی کہ مین کیا ہون اور یہہ لا انتہا چیز جسی
لوگ دنیا کہتی ہین اور جس مین رہتا ہون کیا ہی زندگی کیا ہی اور موت کیا ہی مجھی کس
بات کا یقین کرنا چاہئی اور کیا کرنا چاہئی ـــــ جبل حرا اور جبل سینا کی خوفناک تیلی
اور صحرائی کی تنہائی اور ریت نی اس سوال کا جواب ندیا اور آسمان نی بھی جو مع
اپنی ثوابت وسیار کی گردش کرتا ہی اسکا ہرگز جواب نہ دیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالی
کی الہام کو جو اوسمین تھا جواب دینا پڑا آنحضرت نی پہلی اپنی نبوت اپنی خاندان کی دلونمین
بٹھائی باوصفیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تھی مگر اپنی ملک مین تمام مجنون اور
برہنہ اور بھوکی قومون کو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کی سامنے
نی خصلتین اور صفتین پیدا کین جس سے کم عرصہ مین اس مذہب نی شہنشاہ قسطنطنیا

کوئی یہہ چاہی کہ آپکی اوصاف باطنی کو سمجھہ جاؤن تو یہہ مقصد بیہودہ ہی [۴۹] اسکی
مثل ایسی ہے کہ جب آدمی آفتاب کو دور سی کھڑا ہوکر دیکھتا ہی تو اوسکا اصلی عرض وطول
نہین معلوم ہوسکتا اور جب قریب سی دیکھنی کا قصد کرتا ہی تو تظر خیرگی کرتی ہی [۵۰]
کیونکہ ممکن ہے کہ انسان جو سراسر مدہوشی اور خیالات بیہودہ مین مصروف ہی خدا کی نبی کے
ماہیت اس دنیا مین جان سکی [۵۱] جو کچھہ ہم جانتے ہین وہ یہہ ہی کہ آپ آدمی ہین اور خدا کے
تمام مخلوق مین افضل ہین [۵۲] آپکا وہ چہرہ مبارک صفت وثنا کی قابل ہی جس کے
حسن کو نیکیون نی اور بھی ترقی دی ہے — آپکا حسن دلفریب مگر آپکی اصلی اوصاف یہہ تھے
کہ آپکی خط وخال سی ہر دل عزیز ہونا اور صاف باطنی ظاہر تھے [۵۵] فی الحقیقت آپکی ذاتمین
بہار کیسی پھولون کا حسن وتراکت اور چاند کیسی شوکت تھے — آپکی فیاضی سمندر کی طرح
وسیع تھی اور آپکی آزادی زمانہ کیطرح دیرپا اور طویل [۵۶] آپکی چہرہ مین ایسا دبدبہ ہی
کہ آپکی حضور مین اگرچہ آپ تنہا ہون آدمیکا ایسا حال ہوتا ہی جیسی آدمی ایک بڑی فوج کے
مقابل ہو یا فتح کرنیوالی گروہ مین ہو [۵۸] — وہ خاک جو آپکی استخوان کو ڈھکتی ہی وہ
عطر اور عنبر سی بھی زیادہ خوشبودار ہی — وہ لوگ بڑی خوش نصیب ہین جو اوس
خوشبو کو سونگتی ہین اور اوس سرزمین کو اپنی بوسون سی تر کرتی ہین [۸۸] اب مین اس
مقام پر آنحضرت کی احادیث کا ذکر کرتا ہون — جیسی کہ تنہا جنگل مین کوئی آدمی رحم سے
سی اونچی مقام پر شب تاریک مین آگ اس مراد سی روشن کری کہ مسافر لوگ اوسکو دیکھکر
یہان آوین اور آرام پاوین اسطرح سی آپکی احادیث درخشان ہین اور گنہگار مخلوق کی تاریکی

ہین خواہ آپ اقرار کرین خواہ انکار آپ خدا کی دوست ہین ۳۶ آپ ہی کے
شفاعت پر ہمارے ہر ایک امید موقوف ہی — صرف آپکی ہی سبب سے ہم بڑی بڑی
خوفون سے نجات پائینگے ۳۷ آپ ہی نی انسان کو اللہ تعالی واحد اور صادق کی پرستش
سکھائی — جو کوئی آپکا دامن مضبوط پکڑیگا گویا اوس نی ایک لنگر پکڑ لیا ہی کہ نہ
ٹوٹی گا ۳۸ تمام اور نبیون پر آنحضرت کو بسبب حسن ظاہر اور نیک صفات کے
سبقت ہی — علم اور نیکی مین کوئی آنحضرت کا نظیر نہین ہی ۳۹ اس خدا کے
نبی کی دریائے حلم سی ہر ایک فی روح ایک گھونٹ مانگتا ہی اور اوسکی نیکیون کے ابر سے
ایک قطرہ ۴۰ آنحضرت کی مقابل مین ہر ایک کا درجہ مقرر ہی جیسی نقطہ کو نقطہ
سی نسبت ہو — وہی اوسکی علم اور نیکی کو اوسکی علم اور نیکی سی نسبت ہی ۴۱ وہ
آپ ہی ہین جو کامل اور ذی قدر ہین — اور جن مین ظاہری اور باطنی دونون
طرحکی اوصاف مجتمع ہین ۴۲ خالق ارواح نی آپکو اپنا دوست بنانی کی لئے
پسند کیا کوئی دنیوی مخلوق مین سی اسقدر بلند نظری نہین کرسکتا کہ وہ آپکی ہمثیل
اور لاانتہا نیکیون کے نظیر ہونیکا ارادہ کری — صرف آپ ہی کی ذات ہمہ تن عدیم
ہی ۴۳ اگر عیسائی اپنی نبی کی شان و شوکت اپنی طرف بہبود دیگے اور مسیحی سی منسوب
کرین تو کرین مگر تو سوا ذات خدا کی بی محابا اس نبی کی تعریف کر ۴۴ اپکی نہایت
دلیری کی تعریف کر آپکی اعلی درجہ کے لیاقت کا مدح خوان ہو ۴۵ نبی کی عمدہ گی
لاانتہا ہی — میری پاس اسقدر الفاظ نہین کہ مین آپکی ثنا خوانی کرون ۴۶ اگر

خوفناک دشمنین مدد کریگا — جبدان خدا تعالی خود مقسم بنکر ظاہر ہوگا تو تیرے
شوکت مین کچھہ داغ نہ لگیگا ۱۵۴ فی الحقیقت یہہ دنیا اور عقبی دونون خدا تعالی کی مخلوق
ہین اور ہر ایک حکم جو خدا تعالی نی اپنی بی زوال قلم سی اپنی لوح محفوظ پر لکھا ہے اوسکا تجھی علم ہے

## حصہ دویم ذکر قرآن شریف

قرآن ایک عربی لفظ ہی اور لفظ قرا (اوس مردی نی پڑہا) اسی مشتق ہی اسکی اصل معنی پڑہنا
یا پڑہنی کی قابل چیز کی ہین — قرآن شریف کے اور بہی نام ہین اور وہ یہہ ہین الکتاب
(کتاب خاص) وکتاب اللہ (یعنی خدا کی کتاب) وکتاب عتیق (کتاب بیش بہا) وکلام
شریف (لفظ مقدس) ومصحف (مجموعہ قوانین اعظم) والفرقان (وہ چیز جسنی حق وباطل
مین فرق کیا) وتنزیل (وہ چیز جو آسمان سی اوتری) قرآن شریف کو مسلمان صرف خدا
ہیکی طرفسی نہین جانتی بلکہ بی زوال اور غیر مخلوق بہی جانتی ہین بعضون کی رائی ہی
کہ وہ خدا کی ذات مین شامل ہی اور یہی باعث تہا کہ خدا تعالی نی آنحضرت کا یہہ معجزہ کیا
کہ قرآن شریف کی عبارت بی نظیر اور مقنع الجواب ہی اس بات کا قرآن مین بہی ذکر
ہی — قرآن کی پہلی نقل لوح محفوظ سی کی گئی ہی یہہ لوح نہایت وسیع
ہی اور خدا تعالی کی تخت کے قریب ہی اور اسپر خدا تعالی کی گذشتہ اور حال اور
آیندہ کی سب حکم لکہی ہین مسلمانون کا یہہ بہی اعتقاد ہی کہ سب چیزون سی پہلے
اللہ تعالی نی اس لوح کو بنایا اور بعد اوس کے اپنا حکم خلق کیا وہ کہتی ہین کہ یہہ لوح بے
جوڑہی اور ایک جوہر کی بنی ہوئی ہی اور قلم صرف ایک موتی کی بنی ہوئی ہی جسکے شگاف سی وہ نور گرتا ہی جو خدا تعالی کو

کو منور کرتی ہین ۹۸ یہہ صرف خدا کا رحم ہی کہ اوسنی ان احادیث کو آنحضرت سے
لکھوایا اور بڑی قطع پر ظاہر ہوئین ۹۹ مگر چونکہ یہہ احادیث خدائی لایزال کیطرف
سی ہین لہذا وہ بھی بی زوال ۹۲ ہم اونکی واسطی کوئی زمانہ مقرر نہین کرسکتی کہ کب
وہ ظاہر ہوئین ۹۳ ہمین اونہی سی یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوس آخر خوفناک دنمین
جو روز حضرا ہی کیا معاملہ پیش آئیگا ۹۴ اونہی سی ہمین یہہ بات معلوم ہوئی کہ زمانہ
عاد اور ارتمین کیا واردات ہوئی ۹۵ تو ای شخص جسی یہہ خوشی حاصل ہی خوش
ہو کیونکہ تو نی وہ لنگر پکڑ لیا ہی جو خدا تعالی ہی خبردار اوسی چھوڑنا نہین اگر تو یہہ ۱۰۰
چاہتا ہے کہ مین اس کتاب مین کوئی ایسی چیز پڑھون کہ جس کے ذریعہ سی مجھی دوزخ کے
آنچ سی نجات ہو ۱۰۱ تو بی شبہہ اس آسمانی کتاب کے فرحت بخش معانی تجھی دوزخ کے
آنچ کی گرمی سی نجات دینگی ۱۰۲ جیسا کہ پل صراط سیدہا ہی ویسی ہی وہ ترازو
سیدہی ہی ۱۰۳ جہان تمام مخلوقات کے اعمال تولین گے ۱۰۳ یہہ آنحضرت کی خالص حدیثین
ہین جو آدمیون مین حق و انصاف کا چشمہ ہین ۱۰۴ اگر حاسد لوگ باوصف علم و عقل
کی اپنی حسدی دیوانہ ہنکر انکی قدر نکرین تو کچھہ عجب نہین ہی ۱۰۴ کیا ای نبی تو نہین
دیکھتا کہ وہ نگہہ چوندھاپی کی سبب سی ضعف بصارت ہو جاتی ہی اوسی آفتابکی روشنی
دھوندلی معلوم ہوتی ہی ۱۰۴ اور بیمار آدمیکی منہ کو آب شیرین اور صاف کی قدر نہین
ہوتی ۱۰۴ ای شخص تو جو تمام مخلوقات کا خلاصہ ہے ۱۰۴ تیری سوا مین کس پاس اوس
خوفناک [illegible] پناہ کو جاسکتا ہون ۱۰۴ ای خدا کی نبی اگر تو میری اوس

خوفناک

صندوق مین رکھدیا اسکا کچھہ خیال نرہا کہ کون سی پہلی اوتری ہی اور کون سی پیچھی
اسی سبب سے اکثر آیتون کی وقت نزول تحقیق معلوم نہین ـــــ قرآن شریف ایک
سو چودہ غیر مساوی حصون مین منقسم ہی اور ان حصونکو سورتین کہتی ہین ـــــ
عرب لوگ واحد کو سُورت اور جمع کو سور کہتی ہین ـــــ قلمی نسخون مین اسی
سورتون پر اعداد شماری مین لکھتی ہین ہر ایک سورتکا علیحدہ نام مقرر ہی کبھی
تو یہہ نام اوس شخص کی نام پر ہوتا ہی جسکا ذکر سورت مین ہوا اور کبھی اوس مضمون پر ہوتا ہے
جس مضمونکا سورت مین ذکر ہو ـــــ مگر اکثر نام سورت کی اول لفظ سی لیا جاتا ہے
بعضی سورتون کی دو یا زیادہ نام بسبب لفظون کی فرق کے کوئی کوئی کہتی ہین کہ بعضی ان سورتون
مین سے مکہ مین نازل ہوئین اور بعضی مدینہ مین مگر یہہ اختلاف نزول کچھہ سورتکی نام مین
داخل نہین ہے ہر ایک سورت اور چھوٹی چھوٹی غیر مساوی حصون مین منقسم ہی
جنہین درس یا عربی زبان مین آیت (نشانی یا معجزہ کہتی ہین) نوین سورت کے
سوا ہر ایک سورتکی نام کی بعد یہہ سنجیدہ فقرہ جسی مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکھا ہوتا ہے
ـــــ قرآن شریف کو اہل اسلام معجزہ اعظم مانتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسا ہی عجب ہے
جیسا مردہ کو زندہ کرنا اون کا قول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ
السلام کی معجزہ عارضی اور چند روزہ تہی مگر آنحضرت کا معجزہ پائیدار اور بی زوال ہے
اور اسی سبب سے زمانہ سابق کی تمام معجزون پر سبقت رکھتا ہی ـــــ قرآن بہ لحاظ
علم ادب کے اہل مشرق کی ایک بڑی شاعرانہ تصنیف معلوم ہوتا ہی اوس کا اکثر حصہ

یا فرشتون کو جو اوسکی حکم کی موافق آدمیون کی اعمال لکھنی مین سیاہی کا کام دیتا ہی
اللہ تعالی نی لوح محفوظ سی قرآن کی کاغذ پر نقل لے اور یہہ نقل ایک جلد مین تھے خدا تعالی نے
اس نقل کو حضرت جبرئیل کی ماتہہ رمضان کی مہینی مین شب قدر کو اول آسمان پر بہیجا
یہان سی حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو پارہ پارہ کرکی کچہہ حصہ مکہ مین اور کچہہ مدینہ مین مختلف
اوقات مین جس کا جب موقع ہوا تیئیس برسکی عرصہ مین پہونچایا ـــــ اور آپکو یہہ بہی
تسلی دی کہ مین اصل قرآن کو مجلد اور جواہرات جنت سی آراستہ کیا ہوا ہر سال ایک
دفعہ ضرور دکہایا کرون گا ـــــ حضرت کی عمر کی آخری سال مین حضرت جبرئیل نے
اس قرآن شریف کی آپکو دو دفعہ زیارت کرائی ـــــ کہتی ہین کہ وہ بہت کم سورتین
ہین جو آسمان سی کامل نازل ہوئین اکثر سورتین ٹکڑی ٹکڑی ہوکر اوتری ہین اور اونکو آنحضرت
کی منشی نی وقتاً فوقتاً فلان سورت مین لکہہ لیا ـــــ یہان تک کہ حضرت جبرئیل کے
ہدایت سی وہ پوری ہوگئین اس بات پر سبکو اتفاق ہی کہ جہیانوین سورت کی یہہ پانچ
آیتین سب سی پہلی نازل ہوئین ـــــ وہ آیتین یہہ ہین ـــــ تو اپنی خالق کا نام
لیکر پڑہہ جس نی آدمیکو خون کی چند لختون سی بنایا تو پڑہہ کیونکہ خدا تعالے نہایت فیض
رسان ہے جس نی تجہی قلم کا استعمال سکہایا (تاکہ تو الہام کو لکہی) اور انسان کو وہ بات
سکہائی جو اوسی نہ آتی تہی ـــــ جبکہ یہہ نئی الہام شدہ آیتین آنحضرت نی اپنی منشی کو
لکہواوین تو وہ آیتین آپ نی اپنی معتقدین مین پہلائین ان مین سے چند آدمیون نے انکی یقین
کرلین مگر اکثر نی حفظ کرلیا جب یہہ اصل آیتین واپس آئین تو ان سبکو ملاکر ایک

صندوق

سبکو معدوم کردیا — قرآن شریف کی ماہیت کو کماحقہ سمجھنی کیلئے اس بات کو خیال کرنا
چاہئی کہ جب آنحضرتؐ کا ظہور ہوا اوس زمانہ مین حلاوت لسانی اور عمدگی عبارت کا لوگونکو
بڑا خیال تہا اور شاعری اور فصاحت کی نہایت قدر تہی ایک مسلمان کا قول ہی کہ قرآن کا
معجزہ اوسکی عمدگی عبارت اور موزونی فقرات پر منحصر ہی یہانتک کہ اگر کوئی عجمی ہی کسی شخصکو
قرآن پڑہتی ہوئی سنی تو اوسی فی الفور معلوم ہوجائیگا کہ اسی تمام عربی عبارتون پر فوق ہی اگر
اسمین کسی آیت کو کسی اور نہایت فصیح عبارت مین داخل کردین تو وہ ایسی معلوم ہوتی ہے
جیسی لعل چمکتا ہی اور اوسکی روشنی مثل اوس درخشندہ جوہر کی ہوتی ہی جسکی تابندگی سی آنکہون
کو خیرگی ہو اور اوسکی عبارت ایسی لاجواب ہی کہ تمام علما کو اوسکی زمانہ رواج سی ابتک بے
نہایت حیرت ہے — چونکہ قرآن شریف ایک معجزہ قایم خیال کیا جاتا ہی آنحضرت
ہمیشہ اوس کیطرف اشارہ فرماتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ میری نبوتکا ثبوت اعظم ہے
اور عموماً فصحای عرب کی سامنی جو اوس زمانہ مین اس ملک مین بکثرت تہی اور جنکے
تمام عمر صرف اس بات مین صرف ہوتی تہی کہ ہم ایک دوسری پر عبارت نویسی مین سبقت
لیجائین یہہ دعوی کرتی تہی کہ تم ایسی ایک سورت تو لکہدو جو اسکی مقابل ہو — روایت
ہی کہ لبید ابو ربیہ متوطن یمن جو سبعہ معلقاتکی (چند قصیدی تہی جو کعبہ مین لٹکائی گئی تہی
مصنفین یمن کے ایک مصنف تہی نہایت پرست ہی تہی کہ آنحضرتؐ نے عموماً اپنی شرع
جاری فرمائی سبعہ معلقہ مین سی ایک قصیدہ کا مطلع یہہ ہی تمام تفسیرین جو خدا سی
علاقہ نہین رکہتین بیہودہ ہین اور تمام منافع جو اوس کی طرف سی نہین آتے

قدمای عرب کی مذاق کی موافق مقفی اور مسجع عبارت مین لکھا ہی سب کو اسبات کا
اقرار ہی کہ قرآن قوم قریش کے نہایت فصیح زبان مین لکھا گیا ہی یہہ خاندان تمام اہل
عرب مین سب سے زیادہ اعلیٰ رتبہ اور ذی علم تہا اگرچہ قرآن شریف زمانہ قریش مین لکھا گیا ہے
مگر اسمین کہین کہین اور زبانونکی بہی آمیزش ہی یہہ بات متفق علیہ ہی کہ قرآن شریف عربی
زبانکا مونہہ ہی یعنی جو شخص یہہ قصد کرتا ہی کہ مین عمدہ عربی لکھون تو وہ قرآن کی روش پر
چلتا ہی اور وہ تمام صنایع بدایع اور استعارات سی پر ہی باوصف اسکی کہ قرآن بعض
جائی سی غیر مفہوم ہی اور آورد معلوم ہوتا ہی مگر اکثر جگہہ نہایت زبردستی عبارت اور بلند
خیالی عیان ہے اور یہہ مقولہ بہت ٹہیک ہے کہ قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکی اشکال عبارت
سی پرہنی والا پہلی کہہ جاتا ہی بعد ازان اوسکی محاسن دیکہکر رجوع کرتا ہی اور آخر
غرفیتہ ہو جاتا ہی ـــــ آنحضرت کے زمانہ حیات تک قرآن شریف اوراق منتشر پر لکھا ہوا
تہا حضرت ابوبکر نی جو انکی خلیفہ ہوئی پہلی اس کو ایک جلد مین جمع کیا ـــــ حضرت ابوبکر
نی قرآن شریف کی آیات کو صرف کہجور کی پتون اور جانورون کے کہالون اور بکرون کے شانون
کی ہڈیون ہی پر سی نہین نقل کیا بلکہ حافظون کی زبانی بہی لکھا اور جب یہ قرآن شریف
انجام کو پہونچا تو اوسکو حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ آنحضرت کی پاس اس غرض سے تفویض
کیا کہ اور لوگ اوس سے اپنی مزانونکی تصحیح کیا کرین چونکہ اور تمام جلد ونمین جو اون اضلاع مین منتشر
تہین بہت اختلاف تہا لہذا حضرت عثمان نے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بعد خلیفہ ہوئے تہے
اسمین بہت تدقیق حضرت حفصہ سی قرآن کی کرالین اور وہ قرآن جو اوسکے مطابق نہی اون

سبکو

کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہین ۵۱ وہ تعجب جو اہل عرب کو قرآن کی پڑہنی سی ہوتا ہی وہ
اوسکی عبارت سحر آویز اور اون صنایع اور بدایع اوسکی اون آیتون مقفی اور مسجع
اور موزون کا سبب ہے جس سی آنحضرت نی اپنی شعر کو آراستہ کیا ہی قرآن شریف
کا اختلاف عبارت تحت عجیب ہے کیونکہ بعض اوقات آنحضرت مروجہ چھوڑ دیتی ہین
اور اللہ تعالی کا تخت پر بیٹہا ہونا اور اہل دنیا پر قواعد مقرر کرنے نہایت شان و شوکت دار
آیتو نمین بیان فرماتی ہین آپکی آیتین اوس مقام پر بہت موزون اور موثر ہوجاتی ہین
جیسکہ آپ جنت کی بی زوال خوشیان بیان کرتی ہین اور جب آپ دوزخ کا حال بیان
کرتی ہین تو آپکی آیتین نہایت خوفناک اور جان گزا معلوم ہوتی ہین — قرآن
شریف کی اہل اسلام نہایت تعظیم کرتی ہین جو اونمین بہت با احتیاط ہین وہ بغیر وضو
کبی نہین چھوتی ۵۲ اور اسخیال سی کہ مبادا کوئی غفلت سی اسی چھولی قرآن شریف
پر یا اوسکی جلد پر یہہ آیت لکہدیتی ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی — کوئی اسی نچھوئی مگر وہ
لوگ جو باوضو ہین — وہ اوسی بہت عظمت سی پڑہتی ہین اور کبہی اپنی کمر بند سے
نیچی نہین لیجاتی اور جب اوسی کہولتی ہین تو پہلی بوسہ دیلیتی ہین اور لڑائیون مین بہی
اوسی اپنی ساتہہ رکہتی ہین اپنی جہنڈون پر اوسکی آیتین لکہتی ہین اور اوسی سونی اور
جواہر سی آراستہ کرتی ہین اور قصدا اوسی کبہی کسی کافر کی قبضہ مین نہین دیتی قرآن شریف
اونکی تعلیم کی بنیاد ہی تمام ترکی مکتبون مین اوسی پڑہتی ہین اوسی تمام حفظ کرتی ہین
ہر جگہہ تمام اونکے رسمین اور قانون قرآن شریف ہی پر موقوف ہین اونکی قاضی اوس کے

۵۱ یہ تعجب کفار کو ہوا ہی نہ کہ مسلمانون کو
۵۲ یہودی بہی اپنی کتاب کے اسیقدر عظمت کرتی ہین اور وہ تو نجس اوسی کبہی ہاتہہ نہین لگاتے ۱۲ منہ

لفظون کا سایہ ہین ـــــ چندروز تک کوئی ایسا شاعر نہ ملا جو اوس کی مقابل
مین قصیدہ لکہتا مگر آخرکار قرآن شریف کے سورت موسوم بہ برات[1] دروازہ کعبہ کو
چپکا دیگئی اور بسید پہلی ہے چند آیتین پڑہ کر ایسا متاثر مسند ہوگیا کہ اوس نے اقرار کرلیا
کہ یہہ آیتین بغیر خدا کی الہام کی نہین ہوسکتین ماور اوسی وقت اسلام قبول کرلیا[2]
قرآن شریف کے وہ آیتین جنکی سبب سی یہہ شخص اسلام لایا یہہ ہین ـــــ بیشک یہہ
کتاب حق ہی ـــــ یہہ اون متقیون کیلئی ہدایت ہی جو غیب کا یقین کرتی ہین
اور نماز وقت مقررہ پر پڑہتی ہین اور خیرات اوس مال مین سی دیتی ہین جو ہمنی اونہین
عنایت فرمایا ہی ـــــ اور اوس الہام کا یقین کرتی ہین جو ہمنی تجہپر (ای محمد)
اور تجہسی پہلی نبیون پر کیا ـــــ اور جن کو عقبی کا یقین کامل ہی یقینی یہہ لوگ خدا کی راہ
پر چلتی ہین اور فلاح پائینگی ـــــ اور جب کافرون کا ذکر کرو تو وہ لوگ اوس آدمی کے
مانند ہین جس نے آگ روشن کی اور جب اوس روشنی نے اوسکی گرد کی چیزین روشن ہوگئین تو
اوسنے اپنی آنکہین بند کرلین ـــــ خدا یتعالی اونکی روشنی چہین لیتا ہی اور اونہین اندہیرے مین
چہوڑ دیتا ہی اب وہ نہ دیکہہ سکینگے وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین اسواسطی وہ توبہ
نکرینگی یا وہ ایک آسمان کے بادل کی مانند ہین جسمین تاریکی اور گرج اور چمک ہو اور وہ موت کے
ڈر سی اپنی کانون مین اونگلیان دے لیتی ہین تاکہ وہ گرج نہ سنین ـــــ اللہ تعالی کافرون
پر محیط ہی ـــــ بجلی اونہین اندہا بنانی کی سوا ہر طرح کا صدمہ دیتی ہی اور جبتک وہ
اونہین روشنی دیتی ہی اوس روشنی مین چلتی ہین مگر جب اندہیرا آجاتا ہی تو وہ مضطرب کیطرح

[1] برات یہی سنہ ۹ ہجری مین نازل ہوئی تہی جسمین مشرکین کو
بقرار مسلمانون کو حکم ہوا تہا کہ
سہ ماہ برات کہلا بہیجدی اور
ترجمہ آیات اللہ سورہ برات
کا ہی سنہ ترجمہ
[2] آخرکار یہہ تحریرات کی
بہت کام کرگئی اور وہ یہودی
سنے اسلام کی تائید اور
کا تو انکار ہوا اور قرآن
ترجیح اوپری پر اسکا دل
سنے حضرت محمد صلعم کی
سنا تو اوس کا دل

سرور قلب اور اسکے
سعادت سی کی ایک تقریر
معصوم کی تاثیر اوس کے
حواس کیا اور مطلق
دل پر اسکے
سے
کل ۲۵ آیات

اور بجاست ظاہری پاک کرنی دوم اعضای جسم کو بری کامون اور اور شرارت سی بچانی
سوم نفسانی بری خواہشون اور بدیون سی حفاظت مین رکھنی چہارم اپنی نیالات
کو اون محبتون سی بچاوی جو اونہین خدا کیطرف رجوع ہونی سی باز رکھتی ہین اور ایات
یہہ بھی فرماتی ہین کہ جسم ایک خول ہی اور دل اوسکا گودہ اسی دلیل سی آپ اون لوگون
کی بہت شکایت کرتی ہین جو سوی اعتقادی سی صرف طہارت ظاہری سی پاک رہتے ہین
اور اون لوگونکو برا سمجھتی ہین جو اونکی مانند رسومکے پابند نہین حالانکہ انکی دلونمین غرور اور مکر
اور جہالت بھرا ہوا ہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بعض عیسائی جو مسلمانون پر یہہ الزام
لگاتی ہین کہ مسلمانونکا یہہ مسئلہ ہی کہ صفائی ظاہری اونکو گناہون سے بچاتی ہی یہہ صرف
انکا بہتان اور الزام بیجا ہی —— قرآن شریف مین صرف احکام مذہبی اور تہذیب
اخلاق کا ذکر نہین ہی بلکہ گبس صاحب کا قول ہی کہ اونمین سی گنگا تک قرآن شریف
مجموعہ قوانین بنا جاتا ہی یہہ نہین کہ اوس مین صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور
فوجداری اور اور مضامین بھی اسمین درج ہین —— اور وہ قاعدے جو آدمیونکی اعمال اور مال کے نسبت مقرر
کئے گئے ہین —— وہ خدا تعالے کی بی زوال رضا سی بنائی گئی ہین یا بتبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح
بیان کرسکتے ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہی اس مین قوانین مذہبی
اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزادہی سب موجود ہے

قسم کیسی ہین تمام مسلمانون پر فرض ہے کہ اوسی پڑہین اور اوس سی اپنی زندگی
کا نور اور برکت حاصل کرین اونکی ہان مسجدین جہانکہ تمام قرآن شریف روز پڑہا جاتا ہی
اور تیس قاری سلسلہ وار اوسی ختم کر دیتی ہین بارہ سو برس تک اس کتاب کے آواز لاکہون
آدمیون کے دلون اور کانون مین گونجتی رہی ہی ـــــ ایسی بہی متقی مسلمان ہوئے ہین جنہون
نی اپنی زندگی مین ستر ہزار مرتبہ قرآن کو تمام وکمال پڑہا ہی ـــــ قرآن شریف مین اکثر
جائی حکم ہی کہ ایک خدا کی پرستش کرو اوسکی مرضی پر شاکر رہو اور اوسکی حکم کی تعمیل بخوبی
کرو لیکن دونیا مین کرو ہر بات مین اعتدال رکہو اور خدا کی راہ مین جان دو اور اسلام کے
رواج دینیکی سوا وہ فرض جسکا قرآن شریف مین انسان پر حکم ہی وہ نمازین ہین جو خانہ کعبہ کے
طرف پانچ وقتون مین پڑہی جاتی ہین رمضان شریف مین روزی رکہنی بہی حکم ہی اور ادائے
زکوٰۃ بہی فرض ہے اسمین آدمی کو اپنی مال کا چالیسوان حصہ غربا کو دینا پڑتا ہی اور یہانتک
کہ اگر دشمن یا جریدہ بہی ہو کہ ہو تو اوسکو بہی اس مال مین سی دینا چاہئی ان تینون فرضون
مین سی آنحضرت نماز کو اسقدر ضرور سمجہتی تہی کہ وہ اکثر فرمایا کرتی تہی کہ نماز ستون اسلام اور
کلید جنت ہی اور یہہ بہی ارشاد کرتی تہی کہ وہ مذہب کچہ نہین جسمین نماز نہو غسل اور طہارت نماز
کا پہلا رکن ہی سال صاحب نے اپنی کتاب موسوم بہ پری لمنری ورژمشن کے صفحہ ۱۳۸ مین لکہتی
ہین کہ آنحضرت نی اس خیال سی طہارت اور نماز کو جنت کی کنجی اور نصف ایمان کہا کہ اونکو
یہہ منظور تہا کہ میری امتی نماز اور صفائی کی بہت پابند رہین اس حکم کی بخوبی سمجہا نیکی حضرت
الغرالی نی طہارت کے چار درجی مقرر کئی ہین اول یہہ ہے کہ پہلی اپنی جسم کو تمام آلودگی اور علامت

اور

قانون کی موافق پادریون کی اعزاز و اکرام کی بالکل اصل نہتی اونکو حکم تہا کہ وہ ایک
دوسرکو بہائی کہین حضرت عیسی علیہ السلام نی اونکو منع کیا ہی کہ وہ اپنی ہم مذہبونکو
آقا اور باپ کہنی سی باز آئین کیونکہ آقا حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور صرف خدا باپ
ہی ——— لہذا اسلام مین پادری بالکل نہین ہین جو لوگ کہ قانون شرع سی
واقف ہین وہی علمای امت کی ہین اور وہ قانون شرع قرآن شریف ہے مسلمانونکے
مذہب مین یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنی علمای مذہب کو اپنی مال کا دسوان حصہ ضرور
دین اور وہ اس سال سی اپنی زندگی بسر کرین اونکی خدمتین پادریونکی سی نہین ہین بلکہ
حاکمون اور منصفون کی سی ہین نہ اونکی گذران لسد کی آمد پر منحصر ہی نہ وہ یکی پر اور نہ وظائف
ریاست پر وہ اپنا گذارہ مقدمات منازع فیہ کی آمدسی جو ڈہائی روپیہ سیکڑہ مقرر ہی اور
اون زمینون کے محاصل سی جو مسجدونکی واسطی مقرر کی گئی ہین کرتی ہین حقیقت مین مفتیان
شرع انگلستان کے پادریون ہی حکومت مین کم نہین ہین مگر یہہ فرق ہی کہ اون مین آپس
مین اختلاف لفظی نہین آنحضرت کی مسائل مین ابہام بالکل نتہا قرآن سی خوب ظاہر ہے
کہ آنحضرت بڑی موحد تہی آپ نی بتون اور آدمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش
کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہہ اس وجہہ سی کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب
لازم ہی اور جس چیز مین کہ خراب ہونی کا مادہ ہی اوسکو زوال ضرور ہی ——— آنحضرت
خدای یکتا کی پرستش کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اوسکی کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہہ اور نہ
اوسکی اولادی اور نہ مثل وہ ہماری دل کی پوشیدہ بھیدسی واقف ہی قدیم ہی حادث نہین

۷ یہودی اور عیسائی اپنی اپنی کتابون
کو خدا کی کتاب بتاتے ہین اور اپنی
کتابون کی موافق عمل کرتے ہین
۸ یعنی مال
۹ سے تشریح
۱۰ مسلمانون کا کلیہ
قول ہر کہ نہین ہے اسکی صورت
۱۱ سے احسان کا کیا اور کیا فائدہ
۱۲ اس کی تشریح ہے
اسی کی تشریح ہے
۱۲ کہ آدمی
صدا اپنی کی اور کی
صورت بچوڑنے کی
۱۲ اور اور اول
چوکہ وقت صلوٰۃ
۱۲ ترجمہ
۱۲ یعنی سورہ
بقرہ و سورہ
عمران و سورہ
نساء ترجمہ
۱۲ ۱۲
۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲

اور شرائع دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہی ـــــ لہذا قران شریف اصل
مین انجیل سی بالکل مختلف ہی جس مین کہ کون صاحب کے رای کی موافق مسائل مذہبی
نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین کہ جسی خدا کی یاد اور تہذیب
نفسی ہو موجود ہین مگر ان حکایات مین کچھ ربط ظاہری نہین معلوم ہوتا قرآن شریف
اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہین ہی بلکہ اوسمین
نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنتین قایم ہین اسی مین سی ہر ایک قانون
ملکی اخذ کیا جاتا ہی اور اسیکی موافق ہر ایک مکرار مالی و ملکی فیصل ہوتی ہی ـــ آنحضرت
نی اسواسطی کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جسکی ذریعہ سی علمای امت کو عوام پر بہت اقتدار
حاصل ہوا پسکو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بہی عیسائی پادریون کے طرح اپنی ہم مذہبون
اور اونکی سلطنتون کو خراب کردین اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد
رہی تاکہ وہ آپ اپنا ہادی بنی اس امر مین اپنی بڑی عقلمندی کی اور بالکل حضرت عیسی
علیہ السلام کی جنکو خدا تعالی کیطرف سی الہام ہوا تہا پیروی کی کیونکہ حضرت عیسی
علیہ السلام نی جو مذہب بنا کیا تہا اوسمین صرف خدا تعالی کی پرستش اور نہ پادریون
اور نہ ظاہر کی رسمون کا حکم تہا اور عبادت روحانی اور خدا تعالی کیسی کام کرنی کے
ہدایت تھے رمنان صاحب کا قول ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام مین بالکل پادری پن نہتہا
اور آپسی زیادہ کوئی اون رسمون کا دشمن نہتہا جو مذہب کے تایید کی بہانہ اوس کے
ہیئت اصلی بالکل خراب کردیتی ہین اس سبب سی فرقہ مسیحی عیسائی کو گون مین اون کے

قانون



جواب مضمون
در باب ربط
علم و مذہب
دیکھو نور فرقان
۱۲ ۳

اہتمین ہمنی کے
ہلہ ہلکو متمسک
انگلستان مین ہم
قانون حکایتہا
یا دیومالی سوا
کوئی اور دخل
کو پذیرہ سکتا
تہا اور یہاں کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

روسی اپنی کو برخلاف خوش عقیدہ عیسائیونکی موحد کہتی ہین اور عیسائیونکو مشرک کہتی ہین
کیونکہ آنحضرت کی قول کی موافق عیسائی لوگ خدا یتعالی کی سوا اور کو بھی پرستش مین شامل کرتے ہین
ماہین چنانچہ آنحضرت فرماتی ہین (سورت ہویم) ای اہل الکتاب یعنی ای یہودیون اور عیسائیون
تم اپنی پرستش مین حدسی زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا یتعالی کا ذکر کرو تو ایسی بات نکہو جو
حق کے خلاف ہو عیسی مسیح ابن حضرت مریم علیہ السلام صرف خدا یتعالی کی نبی ہین تم صرف
خدا یتعالی اور اوسکی نبیونکا یقین کرو اور مسئلہ تثلیث کا ذکر نکرو تم اپنی تقریر کو حدسی زیادہ نبڑہنے دو
خدا یتعالی واحد ہے تمام تعریف اوسیکو سزاوار ہے اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی قرآن شریف کے
دوسرے غرض یہہ ہی کہ وہ اون تین مذہبون کو جو اوس مانمین رایج تہی ایک مذہب بنانے
اور اونکو خدا یتعالی کی پرستش اور علم سکہانی اوسمین چند قوانین اور رسمین ہین کہ جنمین
سی بعض قدیم اور بعض جدید ہین اور ان رسمون اور قانون سی غرض یہہ ہے کہ دینوی اور دینی انتظام کے
اور منرا کی خوشی سب اور مذہب کے آدمیونکو آنحضرت تکا فرمان بردار بناوے اور اونکو یہہ یقین کراوے کی آنحضرت نے
اور خدا یتعالی کی رسول ہین جو فصایح اور اقرارون اور اگلی زمانکی منرا ونکی ذکر کرنی کی بعد بیان ہے کہ آنحضرت خدا یتعالی
کی مذہب کو زمین پر پہلا نیکی واسطے بھیجی گئی ہین اور اوسی واسطے دنیا مین آئی ہین کہ دینی اور دینوی امورمین اونکے معلم رہنما
کی جاہین لہذا قرآن شریف کا بڑا مسئلہ خدا یتعالی کی وحدانیت ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ میری رسالت کے اصل غرض یہہ ہے
کہ خدا یتعالی کی وحدانیت کو پھر قایم کروان امور یہی ارشاد فرماتی ہے کہ صحیح مذہب ایک ہی ہے زیادہ نہین ہو سکتا اور اگرچہ بعض قوانین
اور رسمین خدا یتعالی کی ہدایت کے موافق تبدیل ہوجاتی ہین مگر اونکی اصل کبھی نہین بدلتی کیونکہ وہ ہمیشہ [illegible] اور جب سے
مذہب حق کی اصول مین فرق آگیا خدا یتعالی اوسی وقت کسی رسول کو بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگون کو یہہ مذہب تلقین کرین ان سب

ہی اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہی — ان مضامین کو آنحضرت نی اپنی زبانسی
دوسری اور ستادن اور انھاون سین سورتون مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آیتون
پر کامل عقیدہ رکھتی ہین اور مفسرین قرآن نے انکی اسطرح تفسیر کیہی جسمین ریاضی کی حد و دود
بیان کیے جاتی ہین ایک موحد حکیم ہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی ہوسکتا ہی تمام
مخلوقات دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اوس کا قانون ہر ایک آدمی کے
دلمین موجود ہی ہر ایک نے مادہ کی بنیونکا اصلی یا ظاہری ارادہ یہہ ہوتا آیا ہی کہ ہم آدمیون کو
یہہ سکھائین کہ خدا تعالی اونکا خالق ہی اور اونکی دلمین اوسکا قانون موجود ہی چونکہ
آنحضرت بہت صاف باطن تہی لہذا آنہی اپنی متقدمین نبیون کی تعظیم کا ہی حکم کیا جیسا اپنے
واسطی کیا تہا اور یہہ فرمایا کہ وحی حضرت آدم سی شروع ہوئی اور قرآن شریف کے رواج
پر ختم ہوئی آنحضرت نی مسلمانون کو تلقین فرمایا ہی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نہایت
عظمت کرین رسالتون اور دسمین سورتین دیکھو — اور رومن کیتہلک مذہب کے
عیسائیون نے قرآن شریف سی ایک عمدہ خیال لیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ دوسرے
تین جیسا انہی پہلی بیان کیا قرآن شریف کا سب مین بڑا مضمون خدا تعالی کی وحدانیت
اور آنحضرت کی رسالت ہی وہ اپنی تئین نبی اور خدا کا رسول سمجہتی ہین آپ فرماتی ہین
کہ چونکہ عیسائیون نی غلطی سی مسایل وحدانیت اور رسالت کو خراب کردیا اوسمین
مسئلہ تثلیث داخل کردیا خدا تعالی نی یہہ نہ چاہا کہ وہ اپنی سچی مسئلون کو بغیر گواہی کے چہوڑی لہذا
اوسنی اپنی نبی کو بہیجا کہ وہ اونہین دوبارہ قایم کردی یہی دلیل ہی کہ مسلمان لوگ قرآن شریف کے

رحمن اور رحیم ہی (سورتین ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ و ۴۰) اور اون لوگون کی حفاظت
کرتا ہی جو ناشکری نہین کرتی (سورتین ۲۴ و ۹ و ۴۶) اور گنہگارون کی خطا معاف
کردیتا ہی بشرطیکہ وہ توبہ کرین (سورتین ۲۵ و ۱۰) خدا تعالی قیامت کے دن حاکم
اعلی ہوگا (سورتین ۲ و ۱۴ و ۱۶ و ۷ و ۱۸ و ۲۲) وہ ہر آدمی کو اوسکی اعمال کی موافق
جزا دیگا (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۱۰ و ۲۸ یعنی نیکون کو اور اون لوگون کو جو جہاد مین
شہادت حاصل کرین (سورت ۲۲) اور جنت کی بی زوال خوشی کا بیان ہی جسکی
عمدہ ذکر کو ہم کہہ سکتی ہین کہ وہ نہایت بلند خیال شاعرونکی نازک خیالات کی موافق
ہی (سورتین ۴ و ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ و ۳۲ و ۳۵) اور خصوصًا گنہگارون کی بی
زوال سزا کا ذکر جو اونہین دوزخ مین دیجاویگی اور جو اندازہ قیاس سے باہر ہی (سورتین
۲۷ و ۳۸ و ۴۵ و ۲۵ و ۵۵ و ۱۶ و ۶۷ و ۶۸) قرآن مین خدا تعالی کی ہستی کی
ساتھہ اوسکے رزاقی (سورتین ۱۵ و ۱۶ و ۲۳ و ۲۹ و ۳۲) اور کاتب تقدیر ہونا
(سورتین ۱۳ و ۱۴) بہی لکہا ہی ——— قرآن شریف مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے
فرشتے پیدا کیے ہین ——— (سورتین ۲ و ۷ و ۹) مگر اوسمین ممانعت ہی کہ فرشتون اور
بتون کی پرستش نکرنی چاہئی (سورت ۳) ہر آدمی پر دو فرشتے معین ہین اور وہ
اوسکی اعمال کو دیکہتے ہین (سورت ۵۰) شیاطین انسان کی دشمن ہین — (سورتین
۳۵ و ۳۶ و ۳۸) مسلمانون کو چاہئی کہ وہ نیک اور بد جنکی ہستی اور مختلف درجہ کے
فرشتون اور شیاطینون کا یقین کرین (سورتین ۲۶ و ۵۰) اور سب سے زیادہ بات یہہ ہے

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری ظہور تک سب مین زیادہ بزرگ رہے
— آنحضرت نے کبھی یہہ نہین مشہور کیا کہ مین ایک نئی مذہب کا موجد ہون بلکہ برخلاف
اوسکی یہہ فرمایا (سورتین ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۶ وغیرہ کہ میرا مذہب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مذہب ہے جو مجھی حضرت جبرئیل نے بتایا (سورت ۴۲) قرآن شریف کی اصل غرض یہہ ہے
کہ کتب آسمانی کی تصحیح کری جنمین آنحضرت فرماتی تہی کہ یہودیون اور عیسائیون نے
تحریف کردی ہی خصوصًا اوس مقام پر جہان سے رسالت کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و
۱۰۶ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۳۷) روایت ہے کہ قرآن کو جبرئیل آنحضرت کی پاس لائی اور یہہ
قرآن اوس دبنہ کی کہال پر لکہا ہوا تہا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیٹی
حضرت اسحق کی جگہہ قربانی کیا تہا اور یہہ قرآن شریف مطلا اور مرصع تہا مگر ایک اور
ترجمہ کی موافق جیسی اکثر عیسائی مانتی ہین آنحضرت نے قرآن شریف کو ایک فارس کے
یہودی آقا درده ابن نوال اور ایک عیسائی پادری کی مدد سی جو عبد القیسی کے
نسطوریین عباد شخانہ کا پادری تہا بصرہ مین جو ملک شام مین واقع ہی تصنیف کیا یہہ
رای بہت قدیم ہی کیونکہ ہم دیکہتی ہین کہ آنحضرت خود اس بات کا ابطال کرتی ہین (
(سورتین ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۵ م قرآن شریف مین ایک صاف طور پر خدا تعالی کے
ہستی کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۵۵ و ۶۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۳۴ و ۳۷ و ۳۹ و ۴۰ و
۴۲ و ۵۹ م) اوس مین لکہا ہی کہ خدا تعالی قدیم اور غیر مخلوق ہی اور اولاد نہین رکہتا
اور وہ نظر نہین رکہتا (سورت ۱۱۲) اور وہ تمام چیزون کا خالق ہی (سورتین ۱۶ و ۱۷

۱ جو زندہ کو چہوڑ کے
کہ ہر سورہ کو پڑہن
اعلاء کی حریف
ی قرآن مجید
مین دیکہیئے
اقرء قرآن ۱۲
ترجمہ ۲ ۱۲
یہہ روایت بالکل
متعصبین اور
منکرین اسلام
کی بنائی ہوئی ہے
ترجمہ ۳ ۱۲
نسطوریہ ایک
فرقہ ہی نصاریٰ
ثالثہ نصاریٰ
کا اور یہ کہ
وہ کافر ہیں ۱۲
اور ملائکہ
ترجمہ ۱۲

بھی ہین اور یہی حال یہودیون کی پنٹاٹک یعنی توریت کی پانچ پہلی حصونکا ہی قرآن
شریف مین چار ہی زیادہ نکل کرنیکی حماقت ہی (سورت ۴) اور چور سوم نکاح مین چار سے
اونکا حکم ہی (سورتین ۲ و ۶) اور معاملات زناشوی کی تعلیم ہی (سورت ۴) اور دودھ پلانی کی
واسطے مدت مقرر کی گئی ہین (سورت ۲) اور بیوہ ہونیکی واسطے بھی مدت ہے (سورت ۲)
اور جہیز اور مہر کا بھی ذکر ہی (سورتین ۲ و ۴) اور یہہ بھی لکھا ہی کہ طلاق کسطرح ہونا چاہی
(سورتین ۲ و ۴ و ۶۵) آنحضرت نی وراثتون اور وصیتون اور یتیمون کی حفاظت حال سے
بھی غفلت نہین کی اونکا سورہ مذکورۃ الصدر مین ذکر ہی قرآن شریف مین جھوٹی گواہی
سزا دہی کا بھی حکم ہی (سورتین ۵ و ۹) اور فریبی قاضیونکی (سورت ۵) اور اس مین کہ
(سورت ۴) چوری (سورت ۵) قتل النسآن (سورتین ۲ و ۴ و ۶ و ۲۵) قتل اطفال (سورتین
۶ و ۱۷) حرام کاری رشتہ دارون سے (سورت ۴) بی حیائی اور زنا کرنیکی واسطے سزا مقرر ہے
(سورتین ۴ و ۹ و ۲۴ و ۲۵) یہان فقط یہہ ہی نہین معلوم ہوتا کہ آنحضرت نبی ہی تھے بلکہ وہ
مقنن اور شارع بھی تھے اپنی اپنی اون قوانین کو جنتک وحی نہین دیا جنتک کہ ہجرت
نہ کرلی اور آپ کا مذہب اچھی طرح پھیل نہین گیا بلکہ بعض قوانین تو جب جاری کیے
کہ جب آپ نی مکہ فتح کرلیا — مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتی ہین کہ عیسائیون نے
اپنی انجیل کے کبھی ایسی تعظیم ہوتی ہوئی نہین دیکھی مسلمان خیال کرتی ہین کہ قرآن شریف
مجموعہ قوانین مدنی او مالی اور ملکی اونکا یقین امور مندرجہ ذیل پر مبنی ہے
اور ان باتون کا قرآن مین ذکر ہے مذہب اسلام

کہ آنحضرت کی رسالت کا یقین کرین مگر یہہ سمجھین کہ آپ مبشر نہین ہین (سورتین ۷ و ۱۹
عبث جسقدر بی انصافی قرآن شریف کی تہذیب کے اعتراض کرنین کرتی ہین اور جسقدر بی انصافی
سی اوسکی مسئلون پر اعتراض کرتی ہین قرآن شریف مین شراب خواری اور ہر ایک قسم کی افراط
(سورتین ۴ و ۷ ۱) اور سود خواری (سورت ۲) طمع اور غرور (سورتین ۴ و ۷ ۱ و ۱۸) غیبت
اور بہتان (سورت ۱۰۴) حرص (سورتین ۴ و ۳۳) مکر (سورتین ۴ و ۶۳) دنیوی مال
و منال کی خواہش (سورتین ۱۰۰ و ۱۰۲) کرنیکی ممانعت ہے برخلاف اسکی اوسمین حکم ہی کہ خیرات
کرو (سورتین ۲ ۳۰ و ۳۰ و ۵۰ و ۵۷ و ۹۰) اور اپنی ماں باپکی عظمت کرو (سورتین ۴
و ۷ ۱ و ۲۹ و ۴ ۱) خدا کا شکر (سورت ۵) وعدہ وفا کرو (سورتین ۵ و ۱۶) صاف باطنی
اختیار کرو (سورتین ۹ و ۷ ۱ و ۲۳ و ۸۳) انصاف کرو (سورتین ۵ و ۶) اور یتیمون کے
حق رسانی کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) اور بغیر لحاظ مراتب آدمیون کے (سورت ۸۰) اونکی بات
خلق و حیا سی پیش آؤ (سورتین ۴ ۲ و ۲۵) قیدیون کو روپیہ لیکر آزاد کرو (سورتین ۱۳
و ۹۰) صبر کرو (سورتین ۳ ۴۶ و ۳ ۴۷) خدا کی فرمانبرداری کرو (سورت ۳) خلقت
کی خیرخواہی کرو (سورت ۲۸) ـــــ گنہگارون کی خطا معاف کرو
سورتین ۳ و ۱۶ و ۲۴ و ۴۳) بدی کی عیوض نیکی کرو (سورت ۲۳)
اور نیک راہ اس واسطہ اختیار کرو کہ خدا تمسی راضی ہو نہ اسواسطی

بات نہ واقع ہوگی کہ جس سی ملتی آجائی ——— وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے
بنا ڈالی ہی اوس مین کمال وحدانیت ہی اور اوس مین خدا تعالی کا مضمون سمجھنی مین
کچھہ دقت اور ابہام نہین ہے ——— اہل اسلام کی تردیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہی کہ وہ ہر
مقام پر موجود ہی اور اوسیکی حکم سی تمام عالم کا انتظام قایم ہی بلکہ اوسکی حکما کی مانند یہہ
رائی نہین ہی کہ وہ صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سی عالم کا انتظام کرتا ہے
مگر آپ سب چیزون سی علیحدہ ہی سوا اسکی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکی اصول مین
سب کو اتفاق اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہی جو زبردستی مان لینی پڑی اور سمجھہ
مین نہ آئی اس مذہب مین آدمیون کی خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر
قناعت کرنی پڑتی ہی اگرچہ حرارت اسلامی نی اوسکو اکثر جگہہ مختلط کردیا ہی القصہ یہہ
ایک ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقایق حکمیہ اور راہبون کے تجرید اور تعذیب نفس بالکل نہین ہی اور خیال کرنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی ماہیت اشیا اور اوس زمانہ کی قومون کی حالت پر خوب
غور کرکی یہہ مذہب ایجاد کیا ہی ایسی مسایل نکالین ہین جو خلاف عقل نہین سوا بسطی کہ تعجب
کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نی اہل کعبہ کی بت پرستی اور سابیتونکی پرستش اجرام
فلکی اور زردشتیونکی آتشکدون کا استیصال تامہ کردیا ——— اب ہم اسلام کی اون
چند عقاید کا مختصر حال لکھتی ہین جو قرآن شریف کے احکام پر مبنی ہین ——— اسلام نے
کسی غیر مذہب مسایل پر کہین دست اندازی نہین کی غیر مذہب والون کو تکلیف دی اور

دو حصون پر منقسم ہی ایک کو ایمان[۱] اور دوسری کو دین کہتی ہین ایمان خدا
اور اوسکی فرشتون اور اوسکی وحی اور اوسکی نبی اور قیامت کی دن اور خدا کی
حکمون کی یقین کا نام ہی دین[۲] مین نماز اور وضو اور زکوۃ اور روزہ اور حج[۳]
شامل ہی تاکہ اسلام اور مذہب عیسائی مین اسی طرح فرق معلوم ہو اس بات کا خیال
رکھنا چاہی کہ اہل اسلام ایسی مسئلون کی پیروی کرتی ہین جنکی موافق دین[۴] اور معاملات
باہمی مین فرق ہی برخلاف اسکی عیسائی لوگ ایسی مذہب کی پیرو ہین جس مین
کچھہ احادیث وغیرہ پر عمل کرنا نہین پڑتا بلکہ اونکی معاملات دینی اور دنیوی اور
مالی اور ملکی اور سب باہمی ایکطرح کی ہوتی ہین اہل اسلام کی واسطی حب الوطن اور
روایات قدیمہ اور شرع اور قانون ملکی اور حقوق باہمی یہہ سب ایک لفظ اسلام
مین شامل ہین منجملہ محاسن اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا چاہیے
دو بیان نہایت عمدہ ہین اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس مین خدا تعالی کا ذکر ہی
اور جسکی سنی سی آدمی کی دل پر ایکطرح کا اثر پیدا ہوتا ہی اور خوف آتا ہی اور جس عبارت
مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہی جو انسان
کی واسطی مختص ہین دوسری تمام قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتی ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین بحقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہی کہ اوس
مین ذرا سی بھی حرف گیری ناممکن ہی اور اگر ہم اوسی اولسی آخر تک پڑہین تو کہین ایسے

[۱] یعنی یقین
[۲] ۱۲ ۳۴ ۱۲
[۳] رکن اسلام اول
[۴] مسئلہ ۱۲
[۵] مکہ کی زیارت قدیم طاقت کی موافق مقرر کی گئی تاکہ اوسکی حرارت مذہبی تازہ ہو قرآنی اور اوسکی عقاید کیسلیے ہین
[۶] ۱۲ ۱۲ ۱۲

لرنی ہین کہ خصتہ ہی نہایت ضروری ہی یہ غلطی ہی — فی الحال یہہ امر بخوبی دریافت
کرنا ممکن ہے کہ اسقدر آدمیون نے کیون اسلام قبول کرلیا مگر یہہ ہوسکتا ہی کہ ہم بعض
بڑی بڑی سبب اس جگہہ لکھین — اول سبب تو یہہ ہی کہ تمام قرآن شریف خدا تعالیٰ
کی بیان اور ایسی سنجیدہ فصاحت سے پڑہی کہ جنکی ہر چیز ہی عمدہ آدمی کی دل پر ایک خاص
طرح کا اثر ہوتا ہی مگر عرب اوسی ان لوگون سے پڑہا جو اپنی اہل شہر یہودیون اور عیسائیون کے ربط ضبط
کی سبب سے اپنی قدیم سوء اعتقادیون اور بت پرستی سی متنفر ہی تو اونہین اور بھی اپنی مذہب
کی پی بنیادی ثابت ہوگئی — دویم یہہ کہ اس مذہب مین تمام اون مذاہب کے عمدہ عمدہ مسئلے
اور رسوم اور روایتین چنکر رکہی گئی ہین جو اس زمانہ مین عرب مین رایج تہی — سوم
قرآن شریف ایسی جامع کتاب ہے کہ اسمین معاملات دینی و دنیوی سب موجود ہین —
بعض مورخ یہہ کہتی ہین کہ ان عیسیون کی سوا لوگون کی زیادہ تر اسلام قبول کرنیکا یہہ باعث
تہا کہ آنحضرت نی اس مذہب مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی اجازت دی ہی — مگر یہہ متعصب
اور اہل انصاف اسی مثال سے سمجہتی ہین کیونکہ یہہ بات ثابت ہوجائیگی کہ آنحضرت کبھی اس قید
کی ترغیب پر اپنی مذہب کے رواج دہی کیو اسطی اعتماد نہین کیا — ہمین یہہ نہین چاہئی
کہ ہم اس معاملہ مین عیسائیونکی زہد و تقوی یا اہل یورپ کے رسم و رواج کو دیکہکر رائی لگائین جب اہل عرب
مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا رواج قدیم سی چلا آتا تہا اگر آنحضرت نی بہی اس امر کا حکم دیا تو اس سے
اونکی معتقدین کو کیا زیادہ آزادی حاصل ہوگئی بلکہ آپ کی احکام نی اس بات مین یعنی کثرت نکاح
مین جسکا اہل مشرق مین بہت رواج تہا کمی کردی اور اس سے تہذیب یافتہ قومون مین اکثر حرام

نہ کبھی ایسا کلمہ قایم کیا کہ جسکی ذریعہ سے موجدان بدعات کو سخت سزا ملی اور نہ یہہ ارادہ
کیا کہ غیر مذہب کے لوگون کو جبری اسلام قبول کرائین — اہل اسلام دعوت اسلام کرتے
تھے مگر اپنی مذہب کو ہیچ قبول نکراتی تھی — مذہب مین زبردستی ہرگز نہونی چاہیے —
یعنی وہ لوگ جو ایمان لاتی ہین یا یہودیون کے مسلک کی متابعت کرتی ہین اور عیسائی اور
سابائی الغرض جو خدا اور قیامت کا یقین کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین خدا اونکو
اجر دیگا نہ وہ کسی خوف مین مبتلا ہونگی نہ اونہین صدمہ پہونچیگا — علاوہ اسکے
اسلام قبول کرنیسے مسلم کو بھی وہی حقوق ہوجاتی تھی جو کہ فتح کرنیوالی کی اور مغلوب یا مسلمانو کو
اون شرایط سے آزادی حاصل ہوجاتی تھی جو کہ فتح کرنیوالی ہمیشہ آنحضرت کیوقت تک کرلیا
کرتی تھی قتل اطفال جو اوس زمانہ مین قبیح رسم کی مگون مین رایج تھا اسلام کی سبب سے بالکل
معدوم ہوگیا اور قرآن شریف کی سبب سے یہ وہ فروشی جاتی رہی اور یہہ رسم بھی جاتی رہی
کہ دین کے ساتھہ اوسکی خدمت گذاری بھی فروخت کی جاتی تھی اوسمین صرف یہی حکم نہین ہے کہ مسلمانون
ہی کو انصاف رسانی کیجاوی بلکہ اون لوگون کے بھی حفاظت کا حکم ہی جن پر اسلام غالب
آیا قرآن شریف کی سبب سے ہر طرح کا محصول جاتا رہا مگر صرف زمینداری کی وہ بھی
رہگئی قرآن شریف کے احکام کی سبب سے تجارت کی تمام اخراجات اور اشکال جاتی رہی اور
غیر مذاہب کے آدمیون کو آزادی حاصل ہوگئی کہ چاہین وہ اپنی پادریون کو اون کا مقررہ
روپیہ دین یا نہ دین اور اور طرح کی چندی جو اونکی اہل مذہب اونسے زبردستی لیا کرتی تھے
دین یا نہ دین اسلام قبول کرنی کیواسطے صرف کلمہ پڑہنا پڑتا تھا اور یہہ جو لوگ اکثر خیال

کرتے

مسلمانون کی بہت تعظیم و توقیر کی ہوئی بادشاہان ترکیات اور تڈوڑنی مع اور قرب
جوار کی سلاطین کی یہہ مذہب اختیار کرلیا اور جب خاندان مغلیہ قندہار کیم بی اور گجرات
اور اون سلطنتون مین حکمران تہا جو صنور مسلمانون کا غلبہ پنجاب تہی بہت سے آدمی ہندوستان
کے قرآن پر ایمان لی آئی تہی جب پرتگال والی ہندوستان مین آئی تو اونہون نی دیکہا
اسلام نی ہندؤون کی ہیہودہ مسایل کی مقابلہ مین بہت رونق پائی ہی اونہون نی تاریخون
مین یہہ لکہا پایا کہ نہی مورن بادشاہ ہندوستان نی جس کا کہ دارالسلطنت کی لیک تہا
اوس نی ہماری آمی سی چہہ سو برس پہلی مورؤن کی نہایت خاطرداری کی اور اونکو اپنی ریاست
مین بہت اچہی اچہی عہدہ دی اور آخرکار اون کا مذہب اختیار کرلیا ان بادشاہون مین
ظہر بادشاہ جس کا نام بیری مل تہا اہل عرب کے جہاز مین بیٹہکر سندہ وستان سی چلا گیا تا کہ
باقی عمر مکہ مین بسر کری ـــــ یہہ لوگون کا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب تہے فی
الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کی قائل نہین ہین دوہین سی اکیلے
قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قرآن سی ثابت ہی یا چارون فرقہ
عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور سابائی کو اس شرط سی اپنی مذہب پر رہنی کی اجازت ملتی
تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس سی اون کا مطیع الاسلام
ہونا پایا جائی مگر جو مسلمانون کی تعصب نی اونکی واسطہ حد مقرر کی تہی وہ اوس سی بہت
کم تجاوز کرتی تہی اور جو وہ کفار سی وعدہ کرلیا کرتی تہی اوسی پورا کرتی تہی اور باوجودیکہ
مسلمان فتح کرنیوالی گستاخ اور ظالم تہی مگر تاہم وہ اون لوگون کے مقابلہ مین بہت رحم دل

کا ریکا بہت رواج تہا اور وہ اپنی رشتہ دار عورتون سی خراب ہوا کرتی تہی مگر جب اپنی
ان باتون کی ممانعت قطعی فرمائی تو وہ بالکل معدوم ہوگئی اسی صاف ظاہر ہی کہ آپکی
وقت مین تہذیب کو ترقی ہوئی اور زوال نہین ہوا پارسا مسلمان سنّیون اک مذہب والون کے
مشابہ ہوتی ہین ایک یوری مذہب والون کیسی نہین ہوتی ـــــ یعنی پارسا مسلمان
متعذب نفس ہوتی ہین عیاش نہین ہوتے ـــــ کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ جو قرآن شریف
کو پڑہی اور اوسکی دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہہ بات ناممکن ہی کہ ایک شخص بانی مذہب
ہو اور وہ ایسی باتین نکالی کہ جس سے بدکاری رایج ہو اور پہر اوسکی مذہب کو مستقل
کامیابی حاصل ہو لہذا ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ اس مذہب کی مسائل کی سختی ہی زیادہ تر اوسکی
کامیابی کا باعث ہوئی چونکہ وہ احکام جنہین رسوم اور عبادتون کا بیان ہوتا ہی اکثر مہم
اور ذو معنی نہین ہوتی لہذا اونکا اتباع ایک مذہب کی قبول کرنی کی بعد زیادہ ہوسکتا ہی
یہہ نسبت اون احکام کی اتباع کی جنہین صرف باطنی نیکیون کا ذکر ہو یہی باعث ہی کہ روزہ
داری اور حج اور نماز اور وضو اور زکوٰۃ اور مسکرات سی پرہیز کرنی کی جنکا قرآن شریف
مین ذکر ہی مسلمانون کو اونکی قوانین اور شرع کا پابند رکہا ـــــ ماسوا اسکی اس مذہب
کو اس سبب سی بہی ترقی ہوئی کہ جہان کہین اہل اسلام تجارت کیواسطی گئی وہان قرآن شریف کو
بہی لیتی گئی اور جس زمانہ مین اونہون نے مشرقی ملکون مین تجارت کرنی شروع کی اور اپنی
کوٹہیان قایم کین اوسوقت تک وہان کے حکام اور سلاطین کسی مذہب کی پیرو نہتی اون
لوگون نی قرآن شریف کو پڑہا اور اوس سی آگاہی حاصل کی کنارہ مالیبار اور ملاکا مین

مسلمانون

یہہ صاف ظاہر ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے ہدایت کیواسطے پیدا
ہوئی تہی وہ قوانین جو اس قوم کی لئی مقرر ہوئی تہی ایسی مشکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی
اوسمین داخل ہوسکتا تہا وہ کتابین جو آیوین جلد شتین کے طرف منسوب ہین اونسی بہی یہہ
بات ظاہر ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حواریون کو اسبانمین شبہہ تہا کہ آیا یہودیونکے
سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہوسکتا ہی یا نہین مگر صلاح کی بعد یہہ بات قرار پائی
کہ غیر اقوام کو بہی توریت کی تعلیم ضروری ہی عیسائی مورخون کو خود اسبات کا اقرار ہی کہ جو ہین عیسائی
مذہب بادشاہون وغیرہ نی قبول کرلیا وہین اوس کے صفائی اور سادگی کم ہوگئی جسکا کتب
آسمانی مین مذکور ہی غرور اور لالچ اور فسادی معلمان مذہب کے دلمین جاہی پکڑی اور اوس
مین بخشین اور تکرار شروع ہوگئین فلٹر صاحب کے رای ہی کہ قسطنطین کے زمانہ سی بہت
پہلے بہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہوگئی تہی اور اونکی اصول مذہب مین فتور آگیا تہا مگر بعد
ازان جب اوس نے معلمان مذہب کے بہت قدر کی اور اونہین اعلی اعلی مرتبہ دی تو یہہ لوگ
دولت کی خواہش مند اور خیالات ملکی کے شایق ہوگئی اور انہون نے مذہب عیسائی کو خراب
کردیا — چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئی اور آپنے اپنی مذہب کو قایم کیا
اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کی اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا
چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدا یتعالے واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہی — لاکہون
آدمیونکی دلمین اس عرب کے نبی کی ظاہری اور باطنی برکتون نے جگہہ پکڑی اور ہمارے صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہہ
خیال کرین کہ حقیقت مین آنحضرت کی معتقدین ایکی نبوت کے ویسی قایل تہی اور یہہ سمجہتے تہے کہ آپ پر وحی نازل ہوئی

تھی جو روم اور قسطنطنیہ کی پادریوں کی فرمانبرداری کرتی تھی بس یہہ بات صحیح
ہی کہ اگر کبھی اہل عرب اور ترک کی اہل یورپ اسپین کی مالک ہوتی تو وہ اسلام کو اسے
طرح نہیں دیتی جسطرح مسلمانوں نے مذہب عیسائی کو نہیں دیا ہی کیونکہ دیکھو کیسی بیرحمی سی وہ
اپنی اون ہم مذہبوں پر ظلم کرتی ہیں جنہیں وہ خیال کرتی ہیں کہ مذہب حق پر نہیں ہیں جو صاحب
فرانسیسی کا قول ہی کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیوں پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کی
مقلدین نی پوری پروٹسٹنٹ عیسائیوں پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہیں ہوسکتا واڈوے
کی محاربوں نے صرف سینٹ بارتھولومیو کی عرس کے دن جو قتل ہوا اوسمین اتنی خونریزی
ہوئی کہ اہل عرب نے ابتک اسقدر عیسائی نہیں قتل کئی یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیوں کے
اس بدگمانی کو دفع کریں اور وہ بدگمانی یہہ ہی — کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے
جنہوں نے عیسائیوں سے یہہ کہا کہ یا مذہب عیسائی کو دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات
ہرگز صحیح نہیں ہے اور اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ میں بہت ایسی بیرحمی
کی معلوم ہوتی ہین پوپ کے معتقدین آدم خورون سی بھی زیادہ بی رحم تھی —
آنحضرت کی مذہب میں اگرچہ تعلیم باطنی نہیں ہے پر اسمین شک نہیں ہی کہ وہ باقاعدہ اور
بارعب ہی یہہ مذہب ایک شاہراہ کامل بندگی جو مبدا اعتقادی اور بیشک مذہب والی حکما کے
بدعات کی ضلال ہین نہ تھا ان حکمانی مذہب عیسائی کو ایسا داغ لگایا تھا کہ اگر ہم یہہ کہین
کہ مسلمانوں نے اپنی تمام عہد حکومت میں عیسائی مذہب کے کوئی ایسی ستم نہیں دیکھی جسکی
سمین بدیل ہوں اور جسکی مثلی اونکی قدر کرینگی لایق نہوں تو اسمین کچھہ مبالغہ نہیں ہے

ہم خدا تعالی کی اوس عمدہ قدرت کی کسر شان کرین اور جاہلانہ اوسکی بابت مین
گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نے اپنی ہاتھہ انسان کی رای اور دل مین اثر ڈالنے کیواسطہ
پیدا کیا تہا جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتی ہین اور دیکہتی ہین کہ آپنی کیسی عجیب
طور سی ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بی شبہہ بہت تعجب ہوتا ہی اور اسمین شک نہین
معلوم ہوتا کہ جن لوگون نے مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونہین
بی شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہی اور اونہین یہہ اقرار کرنا
پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطے ایجاد کیا گیا ہی

## باب چہارم در ذکر کلام اللہ شریف

جو ذکر ہمنے پہلی باب مین کیا ہی اوس کے درستی اور راستی اس باب کے مطالعہ ہی ناظرین
کو بخوبی ظاہر ہوجاویگی — ہماری نزدیک کسی زمانہ مین کوئی ایسی قوم نہوگی جو اہل عرب
سی زیادہ علم و فضل کیقدر کرتی ہو ایک مسلمان شاعر کا قول ہی کہ جب ہمین کسی فاضل اور
مولوی کو دیکہتا ہون میرا یہہ جی چاہتا ہی کہ اوس کی قدم بوسی کرون مسلمانون کی مرقومہ
وغیرہ مرقوم سب قانونون مین علم کیقدر و منزلت کے نہایت تاکید ہی ایک مسلمان شاعر لکہتا ہی
کہ مولوی کی روشنائی اور شہدا کا خون مرتبہ مین برابر ہی ایک اور مولوی لکہتا ہی کہ جنت
اوس شخص کیواسطہ موجود ہی جو اپنی بعد اپنی قلمین اور روشنائی چہوڑ جائی یا بہ تبدیل الفاظ
ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ ایسی کتابین تصنیف کر جائی جنکی پڑہنی سی اور لوگون کو بہی علم کا شوق
ہو اہل عرب خیال کرتی ہین کہ دنیا چار چیزون کی سبب سے قایم ہی وہ چار چیزین یہہ ہین —

ہی اور آپ سچی ہی ہین ضرور ہی کہ بشر کون کو آپکا مذہب سبب اور سکی عمدہ قواعد اور
قوانین کے خدا کیطرف سی الہام ہونا معلوم ہوگا آپکا مذہب رزدشت کی مذہب سے زیادہ صاف
اور حضرت موسی کی مذہب سے زیادہ پاک معلوم ہوتا تہا اور اور جہوٹی اور فاسد مذہبون کے
مقابل مین بہت عقل کی موافق لکہا ہی ساتوین صدی مین کتب آسمانی کی سادگی ان
لوگون کے بد اعتقادیون سی جاتی رہی تی — آنحضرت کی مذہب کے صداقت اس باتسی
اور بہی معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلی ہوئی ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر آئین
اور مذہبون کی مانند خالق کی جائی مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوئی اور اہل اسلام نی اپنے
وہم اور قیاس کے متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پہ قایم رہی اور اوسکی جائے
بتون کو نہ پوجنی لگی انکی عقیدہ کی بنیاد یہہ چند الفاظ ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی —
مین خدا اور اوس کے نبی محمد کا یقین کرتا ہون — یہہ جو آنریبل مورخوں نی لکہا ہی اور
اب بہی بہت لوگ یقین کرتی ہین کہ یہہ قرآنی مذہب صرف تلوار کی ذریعہ سی شائع
ہوا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کر سکتا ہے
کہ آنحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ جسمین انسان کے قربانی اور خونریزی کی جائی نماز اور زکوۃ قایم
کی گئی تہی اور ہمیشہ کی جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد
ڈالی گئی تہی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطے
سرتاپا برکت تہا اور آنحضرت نی ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی علیہ السلام
نی بت پرستی کی بیخ کنی کیواسطے کی تہی — لہذا یہہ بات بالکل بیہودہ اور بیجا ہی کہ

کرنا چاہئی کہ تمام مشتم کی علم یعنی طب اور طبیعات اور فلسفہ اور ریاضی جو دسویں صدی سے
یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکھی گئی تہی مگر خصوصًا
ہسپانیہ کی اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئی جاتی ہین پہلی علم شعر اور علم داستان اہل
یورپ مین اہل عرب کی سبب سے رایج ہوا — اہل اسلام نی اپنی فتوحات حاصل کرنیکے
بعد ترقی زبان کی سبب علم ادب کے طرف توجہہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کرچکی تو اونکی
علمی ترقی ایسی قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی متقدمین کو بہی ایسی قلیل عرصہ مین حاصل
نہوئی تہی اہل یونان نی آٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر
عرصہ مین اہل رومہ کی ہان بہی عمدہ عمدہ مصنف اور شاعر پیدا ہوئی اتنی ہی عرصہ مین
رومازبان کی ایک فرع نی جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج
ہوا مگر اہل عرب نی صرف ڈیڑہ سو برس کی عرصہ مین علم ادب مین کمال حاصل کرلیا اور
قدما کی فلسفہ اور شاعری اور اور فنون کی نگہبان بنگئی اہل رومہ اور گوتہہ لوگون نی
ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نی صرف بیس برس مین اس ملک کو
فتح کیا اور کوہ پینیسی اوتر کر اوسطرف فرانس مین پہونچگئی — اون کو علمی ترقی
بہی ایسی ہی جلد حاصل ہوئی جیسی اونہین فتحین حاصل ہوئی تہین — آنحضرت
کی بہتجی اور چوتہی خلیفہ حضرت علیؓ علم و فضل کے بڑی قدر کرتی تہی —
معاویہ جبکی وقت سی خلافت سوروئی ہوگئی ان کے زمانہ مین اہل عرب نی
اہل یونان کی فن سیکہنی شروع کی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت معاویہ کی بعد

علم عقلا ۲ انصاف شاہان ۳ نماز صلحا ۴ خبارت دلیران ۵ اور ان
سب سے زیادہ بات یہہ ہے کہ اونہون نی قرآن شریف مین خدا تعالی سی کہوایا ہی کہ مال و
منال دنیا ناچیز اور بی حقیقت ہی مگر علم و فضل نعمت بی زوال ہے آنحضرت نی خود بڑے
شد و مدی علم کی پڑہنی کیو سلطہ نصیحت فرمائی ہے اور آپکی خویش یعنی حضرت علی نی یہہ قول
فرمایا ہی کہ اللہ تعالی کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائی پہلی جن لوگون نے
فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بی شبہہ ایشیا کی سارسن ۱ اور ملک ہسپانیہ
کی مور تہی یہہ لوگ قدما اور متاخرین کی ہم سلسلہ خیال کی جاتی تہی اور اونہون نی خلفاے
عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سی یورپ مین آیا
یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہی کہ اہل عرب بن جہہ
برس سے علم و فضل کو رواج تہا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور بی علمی مین مبتلا تہی اور علم ادب
ہماری ہان سے بالکل نیست و نابود ہو گیا تہا ــــ مشہم صاحب کا قول ہی کہ مور خان معتبر
کی نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہی کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا
ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور حکمت کے اوس زمانہ کو زمانہ آہنی لاطینیان کہنا چاہئی لاطینیون کی فلسفہ اور حکمت
سوای منطق اور وضاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہا اور وہ خیال کرتی تہی کہ یہی دونون
علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہی کہ اس زمانہ مین اہل عرب نی ملک ہسپانیہ اور اعلی
یورپ مین مدرسی جاری کی تہی اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کے
تعلیم پاتی تہی اور یہہ ان علوم کو آن کر عیسائی مدرسون مین جاری کرتی تہی ہمین اس بات کا اقرار

دوبارہ جان ڈالی اہل عرب کی زبان شاعری مین صرف نصیحت اور مدح
مضامین عاشقانہ ہوتی ہین اور انکی شعرون مین یا تو اول مصرع دوسری مصرع سی اور
یا اول مصرع تیسری مصرع سی ہم قافیہ ہوتا ہی نوین صدی سی چودھوین صدی تک
عرب کے علم و فضل سی یہہ نور حاصل ہوتا رہا ——— ان خلفا کی بعد ہسپانیہ کی سب
عبدالرحمن اولاد خلیفہ عبدالرحمن علم و فضل کے بڑی مربی تہی عبدالرحمن اول نی ۱۳۸ھ
علیسوین ہسپانیہ کو فتح کیا اور خلفائی اُمویہ کی بنیاد ڈالی معلوم ہوتا ہی کہ اس خاندانمین
سی تین بادشاہ اس نام کی ہوئی اور سیر انمین کا سب مین زیادہ شوکت اور عظمت والا
ہوا ——— یہہ آٹھوان خلیفہ تہا اور ان خلفا مین یہہ اول شخص تہا جس نے امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا اس خلیفہ کی سلطنت مین ملک بہت بڑی بڑی صوبون پر
منقسم ہوگیا تہا اور انہین صوبون کے سبب سے آخر کار اس خاندان کو نقصان پہونچا یہہ
وہی خلیفہ تہا جو باوصف ان سب مشکلون کی علم و فضل کیقدر کرتی اور ترقی دیتی
مین مصروف رہا اس خلیفہ کی دسوین صدی مین جبکہ یورپ جہالت مین پڑا ہوا
تہا پچاس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ہم لوگون یعنی اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے
روشنی علم و عقل مین لایا اگرچہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کی مدارس بہت مشہور
تہی مگر وہ اسقدر دور تہی کہ طلبای یورپ کو وہان جانی مین بہت وقت پڑتی تہے
اگر یہہ خلیفہ ملک ہسپانیہ مین مدرسی اور مکتب خانہ جاری نکرتا تو ہمین بی شک اہل
عرب کے علم و فضل سی مطلق فائدہ نہوتا عبدالرحمن فنون رزاعت اور عمارت مین

ابو جعفر المنصور خلفای عباسیہ کی دویم خلیفہ علم و فضل کی بہت قدردان اور ترقی
دینی والی پیدا ہوئی باوصف اس کے کہ انکی وقت مین اکثر بغاوتین ہوئین اور انہون نے
بہت سی نئی ملک فتح کئی مگر بہت وقت اور روپیہ علم کی ترقی دینی مین صرف کیا اور شہر بغداد
کو جو آبادی اور شان و شوکت مین بی نظیر ہی اپنا دار الخلافہ بنایا اور وہ پانسو برس تک
خلفای عباسیہ کا دار الحکومت رہا اس خلیفہ کی پوتی ہارون رشید جنکی دلیری اور جنگی ہنر سے
اہل یونان بہت خائف تہی یورپ مین بہت مشہور ہین اور حقیقت مین وہ علم و فضل
کی بڑی مربی تہی —— ہارون رشید اور شاہ شارلی مین باہم خط و کتابت رکہتی تہے
اور آپس مین بڑی دوست تہی شارلی مین —— وہ بادشاہ ہی جس نے نہایت عمدہ
فن اور ہنر غیر ملکون سے لیجاکر اپنی ملک مین پہلائی اور وحشی قومون کو جو اوسکی ملک
مین تہین انواع فنون کی تعلیم کی مگر وہ شخص جنہی اہل عرب کے علم و فضل کی شہرت کی بنیاد
ڈالی وہ المامون بن ہارون الرشید تہا ہزار ہا اونٹ قلمی کتابون سے بہرے ہوئی ہمیشہ
اوسکی دربار مین آتی ہوئی معلوم ہوتی تہی سول سی اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت
جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز اور مراکو اور گرودوا اور گرنیڈا
اور وین شیا اور سول مین اہل عرب کے حکمت اور فصاحت اور بلاغت فی بہت
جلد رواج پایا مگر ارسطو کا فلسفہ مغربی ملکون مین مشرقی کے منسبت بہت جلد پہیلا اہل
عرب ارسطو کی اسقدر عظمت کرتی ہین کہ گویا اوس کو دیوتا مانتی ہین اہل عرب نے تمام
فنون کو بہتر ترقی دی اور ان لوگون کے قلمی کتابون سے یونان اور روما کی علم ادب مین

دوبارہ

اسکندریہ کی کتب خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکھی ہین لکھتا ہی کہ یہہ حکایت
بالکل جھوٹی ہی کیونکہ اسکندریہ بڑی بڑی اور قدیم کتب خانہ چوتھی صدی سی پہلی تھے
تعجب کے بات ہی کہ زمانہ حال کی مورخ اس حکایت کو بیان کرتی ہین حالانکہ گبن صاحب
مورخ یہہ بیان کرتی ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہی کیونکہ نہ تو مسلمانون کے شان سے
ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہی اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نی اسکا
ذکر لکھا ہی اور گبن صاحب مورخ لکھتی ہین کہ اگر وہ کتابین جنمین اہل عرب اور یونانیون
کی تکرارین ہین وہ جلادی جائین تو البتہ عقلا خوش ہوکر یہہ بات کہتی کہ انسان کو آخر
الامر اس حرکت سے نفع متصور ہی ـــــ ہم فرض کرتی ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندریہ
کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ کیونکہ الزام لگا سکتی ہین جو اپنی یادری زنیز سی ناراض ہوئے
جنسی اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قرآن سی مستنبط ہونگی اسیطرح عیسائیون نے مشہور سرو خانہ کو منہدم
کیا اور اس سے بھی زیادہ وبنڈل قوم کیطرح یہہ بی وقوفی کی کہ منصور چین کی عمدہ عمدہ عمارات
اور دفترون کو برباد کردیا ـــــ اب ہم پھر قصہ کیطرف رجوع کرتی ہین یورپ کو اہل اسلام سے
بہت فائدہ پہونچا کیونکہ اون فایدونکی سوا جو عیسائیونکو جنگ صلیبی ۹۲ مین حاصل ہوئی یعنی اہل
فی اہل عرب کے آزاد مزاجی اور عمدہ رسمون کو دیکھکر اپنی ملک کے رواجون کی اصلاح کے
اور اپنی بادشاہون کے خودسری سی نجات پائی یورپ کو مسلمانون سی یہہ فائدہ
پہونچا کہ اہل اسلام وہ لوگ ہین جنہون نے علم ادب تقلیدین کو متاخرین ـــــ سے سلا دیا

۱ قرونوسطی جو یورپ کی تاریخ مین وہ عہد ہی جو تقریبا ۵۰۰ سی ۱۵۰۰ تک ہی
۲ حضرت عیسی علیہ السلام سی ۶۲۲ برس بعد اور اسلام کی ابتدا سی ۱۰۰ برس پہلی ہوئی تھی
۳ حکایت کیا ہوئی ترجمہ
۴ ترجمہ
۵ جنکی تعداد ۳۰ ہزار ہوگی
۶ مسلمانون کی عمدہ کتابون کو
۷ القدس جیروسلم
۸ شاہ مصر
۹ ۱۱۸۷ء
۱۰ ۱۱۹۲ء
۱۱ صلاح الدین
۱۲ مسلمانون
۱۳ مسلمانون نے
۱۴ ۱۱۸۷ء
۱۵ ۱۱۹۲ء
۱۶ عیسائیون
۱۷ مسلمانون نے
۱۸ ۱۱۸۷ء
۱۹ ۱۱۹۲ء
۲۰ عیسائی

لاجواب تہا اوسنی اپنی محل اور باغ ایسی نایاب بنائی کہ شاید ویسی اور مشرقی بادشاہ
نی بنائی ہونگی زہرا ایک شہر اور محل کورڈ دو اسی تین میل کی فاصلہ پر ہی اس محل اور
شہر کو اس بادشاہ نی پچیس برس مین چھہ کروڑ روپیہ لگاکر بنوایا تہا اس خلیفہ کی مجلسرائے
مین چھہ ہزار خدمتگار تہی اور اوسکی شکار کی ہمراہی بارہ ہزار سوار — اب ہم اس قصہ کو
ملتوی رکہتی ہین اور اوس الزام کا ابطال لکہتی ہین جو لوگ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
منسوب کرتی ہین عیسائی کہتی ہین کہ حضرت عمر نی سنہ ۶۴۱ عیسوی مین اپنی آمرو کو حکم دیا
کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلادی اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کی حمامون مین صرف
کری یہہ الزام بالکل جہوٹا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ تولمی کی کتب خانہ کی چار لاکہہ یا سات
لاکہہ کتابین جولیس قیصر کی لڑائی مین جل گئی تہین یہہ الزام جسی اکثر مورخ علی التواتر لکہتی
ہین بالکل بے بنیاد ہی اور اوسکا کذب دلائل مندرجہ ذیل سی ظاہر ہی (دلیل ۱) آنحضرت
کا حکم ہی کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کی ہاتہہ
آئین انہین برباد نکرنا چاہئی اور کتب عروض و فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے
قبضہ مین آئین اونسی فائدہ اوٹہانا چاہئی بس ایسا کیونکہ ہوسکتا ہی اہل اسلام
آنحضرت کے عدول حکمی کرتی اور اور اس کتب خانہ کو جلادیتی (دلیل ۲) البضرا ج
جسکے کہ خاندان نے اس کتب خانہ کی جلنی کے روایت بیان کی وہ اس نے مائہ سی چھہ سو برس
بشتر ہوا ہی جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہی علاوہ اسکی اور مورخان قدیم
خواہ عیسائی ہون خواہ مصری یعنی اس حادثہ کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرای جس نے کل

اسکندریہ

بی رحمی کا بھی ذکر نہین کیا کون ایسا شخص ہی جو عیسائیون کی پادریون کی اس حرکت سی نادم نہو کہ اونہون نی اپنی حکام سی زبردستی شیطنت اور ظلم اوس قوم پر کرایا جبکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہی تہی ـــــ کون ایسا متنفس ہے جو زینر پادری کی اس حرکت کی لکھنی سی شرمندہ نہو کہ اوسنی کورڈووا کی بڑی بڑی شعرا اور فلسفیون اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلا دیا اور اوس قوم کی ساتھہ سو برسکی علم ادب کی کتابون کو برباد کر دیا ـــــ یہہ فرائر نگن صاحب ہی کی تصنیفات ہین کہ جنکی ذریعہ سی ہم اہل عرب کے عمدہ عمدہ تصنیفات سی واقف ہوگئی ہین یہہ پادری صاحب سنہ ۲۱۴ مین پیدا ہوئی تہی اور مشرقی زبانون سی خوب واقف تہی اونہون نی الی زر[۱] ـــــ اور ثابت ابو قرا[۲] ـــــ اور علی الحصر ـــــ اور الفارابی ـــــ اور الفرغانس ـــــ اور ارزقب کی ـــــ قول اکثر نقل کئی ہین اور معلوم ہوتا ہی کہ وہ ان مصنفین کے کتابون سی ایسا ہی واقف ہی جیسا کہ وہ یونانی اور لاطینی زبانون سے واقف تہا علی الخصوص وہ روی سینا[۳] کی حکم کا بہت معتقد تہا اور کہتا تہا کہ یہہ حکیم فلاسفہ کا بادشاہ ہی یہہ مشہور ہی کہ سوڈبی کن صاحب نی اپنی فلسفہ کی اول اصول ہمنام اور جلد ـــــ روجر بیکن صاحب سی حاصل کئی تہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بیکن صاحب نی اپنا فلسفہ بنی اسرائیل اور آنحضرت کی معتقدین سی حاصل کیا تہا ـــــ یہہ جو عیسائی کہتی ہین کہ حال کی اہل اسلام علم و فن کی دشمن ہین اسکی جواب مین یہہ کہا جاسکتا کہ یہہ بات بالکل غلط ہی بلکہ اسلام ترقی علم مین ہماری زمانہ کی علم و فضل پر بہت سبقت رکھتا ہی

اور اہل عرب کی تاریکی جہالت کی زمانہ مین اہل یونان کی عمدہ عمدہ تصانیف کو بہ
حفاظت رکھا اور نادر نادر فنون اور علوم مثلاً ریاضی اور طب وغیرہ کو رواج دیا
ہسپانیہ کیمنو اور سٹیزنم اوس زمانہ مین دار العلم تہی اور تصانیف ابوعلی سینا و ابو
روزدبی نہر ایزیرایل وغیرہ کی اوس زمانہ کی علم کو ترقی دی اور اون لوگون کے بہت مدد دے
جو تاریکی جہالت سی نکلنی کو تہی چونکہ یہہ لوگ علم جغرافیہ کی بہت شایق تہی انکا شوق
انہین ملک بملک لیگیا اور اونہون نی افریقہ کی جنگلون تک مین سلطنتین قایم
کین مذہب اسلام اپنی ترقی کی زمانہ مین نہین بلکہ اپنی ابتدائی مین اور مذہبون کے نسبت
علم ادب کی طرف بہت مایل تہا آنحضرت نی خود فرمایا ہی کہ جس آدمی مین علم نہو وہ کالبد
بی روح ہی اور شان و شوکت دولت پر منحصر نہین علم پر منحصر ہی اپنی متقدین کو تاکید
فرمائی ہی کہ اگر علم کسی ملک دور و دراز مین کیون نہو مگر تم علم کی سیکہنی مین کوشش
کرو ـــــ عرصہ دراز تک خلافت ایسی بادشاہون مین رہی کہ اونکا نظیر ہونا بہت
مشکل ہی ان بادشاہون کو تعصب مذہبی بالکل جاتا رہا المامون کا ذکر ہی کہ اوس نے
ایک عیسائی موسل نامی کو دمشق کی کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا اور یہہ کہا کہ مین اس فاضل
آدمی کو پسند کرتا ہون مگر امور مذہبی مین اپنا ہادی نہین بناتا بلکہ فنون فلسفہ وغیرہ کا
اوستاد مقرر کرتا ہون ـــــ کون ایسا ہی جس نے شولری کی باتی یعنی سلطنت اسلام
کی ہسپانیہ مین عاقبت رہنی کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہی جسنی اوس عمدہ قوم پر تعجب
نکیا ہو جنہون نے آٹھ سو برس تک حکمرانی کی مگر اون کے مخالفین کی مورخون نی بہی اونکی ایک

وہ ایسی قوم ہین جنکا نظیر تاریخ مین نہین پایا جاتا کونسی بات اس سی زیادہ حیرت انگیز
ہی کہ مسلمانون کی سلطنت آبنائی[۱] حیرالطرسی ہندوستان تک پہیل گئی دیکھو اسطرف[۲]
ترک لوگ اور اوسطرف[۳] اہل تاتار آنحضرت کی شہرت اور شوکت اپتک رکہتی ہین اگر
ممکن ہے تو کسی ایسی عیسائی بادشاہ کا نام لو جو چنگیز خان اور تیمور لنگ اور اسورات[۴] اور
بجازیت[۵] اور محمد ثانی[۶] اور سلیمان[۷] سی شہرہ مین مقابل ہوسکیا مسلمانون نی مذہب عیسائی
کو پیری نیز تہارون مین نیست و نابود کر دیا کیا اونہون نی اٹلی پر حملہ نہین کیا اور فرانس کے
وسط مین نہین پہونچ گئی کیا ترکون نی اپنی فتوحات کو جرمنی کی حدون تک نہین
پہونچایا اور ونس[۸] کی کہاڑی تک نہین جا پہونچی عیسائیون کی سازشین اور حیلی اور ایمان
اور اون کی بڑی بڑی مہمات جنہین لاطنی قوم کی کرجون اور روسیہ کو بالکل خالی کر دیا کیا
وہ اوس سمندر کی مشابہ نہین ہوسکتی جسکی موجین مغرب ہی مشرق کیطرف بہتی ہون
اور ایک بڑی مضبوط محمدی بیلی پڑکر کہاکر ٹوٹ جاتی ہین اہل اسلام کی تہارے
فتوحات اور یہی حیرت انگیز آنحضرت کیوقت مین اہل عرب پانی سی ایسی ڈرتے
تہی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اگر کسی قوم مین اور کعبہ مین دریا حائل ہو تو حج کرنیکی واسطے
ضرور معقول ہی ایک پشت بہی نگذری کہ اہل اسلام کی جنڈی بڑی شان اور شوکت سے
بڑی ٹیرین یعنی بحر روم مین ظاہر ہوئی اہل اسلام نی کریٹ[۹] فتح کر لیا اور جزائر جنوبی مجمع الجزائر
کا بہی یہی حال ہوا — ملک سسلی[۱۰] شمالی افریقہ کی مسلمانون کا شکار ہوگیا اور اونہین لوگون نی
کو سیکا[۱۱] اور سارڈینیا[۱۲] اور جنوبی اٹلی مین بہت سے شہر آباد کئی اہل اسلام ایک عرصہ دراز تک میڈی ٹیرین[۱۳] مین جہاز

[۱] سلطنت قسطنطنیہ قائم ہوئی ۱۴۵۳ء
[۲] اور سلطنت آسٹریا اور جرمنی
[۳] سلطنت روس
[۴] سلطان اورخان بن عثمان
[۵] سلطان بایزید بن مراد
[۶] سلطان محمد بن مراد ۱۴۵۱ء
[۷] سلطان سلیمان بن سلیم ۱۵۲۰ء
[۸] ونس کی سلطنت ۱۲۰۰ء
[۹] کریٹ ۸۲۳ء
[۱۰] سسلی ۸۷۸ء
[۱۱] کوسیکا ۱۰۲۲ء
[۱۲] سارڈینیا ۱۰۱۶ء
[۱۳] میڈی ٹیرین بحر روم

کیونکہ طلب علم اسلام کی اصول مذہب مین داخل ہی مسلمانون کا قاعدہ ہی کہ وہ ہر ایک بچہ کو
پانچ برس کی عمر مین مکتب مین بٹہادیتی ہین بادشاہ پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اہل شہر کو
اسقدر پیسہ لکہنا ضرور سکہادی کہ جس کے ذریعہ وہ اون قوانین کو سمجہہ سکین جن کا
اتباع اونہین ضروری اور ہر ایک خاندان پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکون کو
علم معاش سکہادی مسلمان ہر ایک طالب علم کو ہاتہہ کا پیشہ سکہاتی ہین اور بعض اوقات
صرف اسی پیشہ کو کرتی ہین مگر تعلیم کیطرف بادشاہ لوگون کو اسقدر توجہہ کرنی نہین
پڑتی کیونکہ عوام الناس اپنی بچون کو آپ تعلیم کرلیتی ہین قسطنطنیہ مین جب کوئی محلہ جلجاتا ہے
اور وہان یہ پیشہ آگ لگتی رہتی ہی تو وہانکی باشندون کو پہلی مکتب ضرور بنانا پڑتا ہی یہہ
ضرور نہین ہی کہ وہ وہان کی مسجد کو بہی خود ہی بنائین یا تو کوئی امیر اوسکی تعمیر کیواسطہ
روپیہ دیدیتا ہی یا اگر اوس کے چندی کا پہلا روپیہ باقی ہوتا ہی اوسکی صرف مین سے تعمیر ہوجاتی ہے
یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ ملک روم مین شخصی حکومت ہی اگر اس امر کو غور سی دیکہو تو یہہ بات
بالکل غلط ہی کیونکہ ملک روم ہی صرف دنیا مین ایسا ملک ہے جسکا بادشاہ اس بات سے
ڈرتا نہین ہی کہ اپنی رعایا سی اونکی حقوق چہین لے بلکہ برخلاف اسکی وہ اوسکی حقوق مین
اور ترقیان کرتا جاتا ہی سلطان کو اختیار نہین ہے کہ وہ ٹیکس لگائی یا قانون بنائی یا خود
کسی قوم سی لڑی یا اپنی رعیت سی کچہہ قرض لی اگر اسلام کی قوانین یہان سی لی جاوین
اور یورپ کی کسی ملک مین جاری کی جاوین تو وہ ملک نہایت عمدہ مگر یونانیون کیسی
آزادی رکہنی والا خیال کیا جائیگا اگر اہل اسلام کی مہمات کا حال لکہا جائے تو بی شبہہ

اونیسوین صدی مین رفتہ رفتہ اور بسلامیت تمام اپنی حکومت پھیلائی لیکن
مورخون کی نیت مین فساد ہوتا تو وہ مسلمانون کی ہندوستان پر حملہ کرنیکو لوئی
کی انگلستان کے حملہ سی جو اوسی زمانہ مین ہوا مقابلہ کرتی اور مسلمان بادشاہوں کی
خصلت کو اون کی ہم عصر مغربی بادشاہون کی خصلت سے ملاتی اور چودھویں
ہندوستان کے لڑائیون کو ہماری غیر انسیسی لڑائیون یا صلیبی لڑائیون سی مقابلہ
اور اہل اسلام کی فتحون کی اثر کو جو ہندوون کی دلون اور خصلتون پر پیدا کیا تھا
نورمین لوگون کی فتح کی اوس اثر سی مقابل کرتی جو اونہون نی انگلو سیکسن لوگون پر کیا تھا
اور جس زمانہ مین باشندہ انگلستان ہونا عیب خیال کیا جاتا تھا اور جس ہنگام مین وہ لوگ
کہ جو انصاف کرنیکی واسطے مقرر ہوئی تھی وہ تمام ہمہ تن بی انصاف بنگئی تھی اور جس زمانہ
مین کہ وہ حکام جنکا کہ حق انصاف کرنا تھا خود بی رحم قزاق تھی اور جس زمانہ مین امرا کو دولت
کی اسقدر حرص تھی کہ وہ ہر طرح سی دولت حاصل کرنیمین مصروف تھی اور ظلم کا کچھہ خیال نکرتے
تھی اور جس زمانہ مین حرام کاری کا اسقدر زور تھا کہ اسکوٹ نیڈ کی اکیشب بادشاہ زادی نے
اپنی عصمت بچانیکی لئی فقیری کپڑی پہن لئی مورخونکا قول ہی کہ مسلمان بادشاہون اور فتح
کرنیوالون فی ہندوستان مین نہایت ظلم وستم کیا ہم کہتی ہین کہ اوسی زمانہ کی عیسائیون نے
بھی اوسی کم ظلم نہین کیا چنانچہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین آورشلیم کو بسر مرے
گوڈفری ڈی بولین دسمین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس کے
قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تھے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن وفرزند قتل کر ڈالا نہ

سنہ مین سب قومون پر غالب تہی اور اونکی جہاز خواہ جنگی یا تجارتی بہت بڑی بڑی
ہوتی تہی سنہ ۹ عیسوی مین عبدالرحمن سلطان یا خلیفہ ہسپانیہ نے ایک ایسا بڑا جہاز
بنایا کہ ابتک اون ملکون مین کسی نے نہ دیکہا تہا اور اوس مین تجارت کی بہت بیش
قیمت چیزین لاد کر اوسی مشرقی ملکون کیطرف روانہ کیا یہہ جہاز رستہ مین ایک جہاز
سی ملا جس مین امیر سسلی کا خط المؤائز کی نام تہا المؤائز ساحل افریقہ کا ایک بادشاہ
تہا سلطان عبدالرحمن کی جہازنے اس جہاز کو گرفتار کر لیا اور اسکا مال سب لوٹ لیا
اس حرکت سی المؤئز جو کہ سسلے کا بہی بادشاہ تہا اور جسکی طرف سی ایک حاکم سسلے مین
رہتا تہا بہت ناراض ہوا اور اوس نے جہازون کا ایک بیڑا طیار کیا اس بیڑہ نے عبدالرحمن
کی جہاز کو جب اسکندریہ مین واپس آتا تہا گرفتار کر لیا اس جہاز مین بہت عمدہ عمدہ برتن تہے
جو عبدالرحمن نے اپنی استعمال کیواسطی منگائی تہی بہت سی ایسی ذکرین جس سے یہہ ثابت
ہوتا ہی کہ اہل اسلام کی جہاز بہت بڑی بڑی بنتی تہی غالبًا ہسپانیہ والی عیسائی جو
بڑی بڑی جہازونکا استعمال کرتی ہین اونکی جہاز اہل اسلام کی جہازون کے نقل ہین اور
فلپ دوم ہسپانیہ کی بادشاہ کی زمانہ مین اہل ہسپانیہ کے ایسی بڑی جہاز ہوتی تہی کہ ویسی
جہاز اور کسی قوم کی نہوتی تہی یہی باعث ہی کہ ان ویسپل آرمیڈا کی جہاز اپنی مخالف انگریزی
جہازون سی بہت بڑی تہی انگریزی مورخون نی جو تاریخ ہندوستان لکہی ہی اوس مین
مسلمانون کی نہایت مذمت کی ہی مگر یہہ مذمت اونکی نہایت بیجا اور سراسر انصاف کے
خلاف ہی وہ اونیسوین صدی کے متعلق بادشاہون کو امرای انگریزی جنہون نے مشرق مین

شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نی اوس سی ایک بہت بڑا گناہ سرزد
کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیر یاد ختر سینکو بادشاہ نوارسی
ناموافق رہا ایک غریب راہب نی سر دربار اوسی ملامت کے اور خدا کا واسطہ
دیکر یہہ کہا کہ شہر سودم جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرو۔ اکثر اہل اسلام بادشاہ
عجیب وغریب خصلت کی تہی محمود غزنوی کی عافیت اندیشی اور چالاکی اور
اولوالعزمی اور علم وادب اور اور فنون کی قدردانی مشہور ہی — یہہ بادشاہ
اہل کمال کی نہایت قدر کرتا تہا اور جسقدر عقلا اور فضلا اسکی دربار مین حاضر رہتے تہے
اوسقدر کسی ایشیا کی بادشاہ کی دربار مین مجتمع نہین ہوئی اگرچہ یہہ بادشاہ دولت
کی حاصل کرنیکا بہت شایق تہا مگر اسی اوس مال کی صرف کرنیکا بہی خوب سلیقہ تہا اس بادشاہ
کی بعد جو چارلس بادشاہ ہوئی وہ چارون علم ادب کی نہایت قدردان تہی اور اونکی رعیت
اوسسی بہت راضی ہی کیا ان بادشاہونکی ہمعصرون ولیم نورمن اور اوسکی اولاد کا
یہی حال تہا — جب لوئی ہفتم بادشاہ فرانس نے بارہوین صدی مین وٹری
قصبہ کو فتح کیا تو اوس نی اوسی جلادینی کا حکم کیا اس بی انصافانہ حکم کے
سبب سے ایک صد ارتین سو آدمی جل مری اس زمانہ مین انگلستان مین بہی ٹہی فن بادشاہ
عہد حکومت مین بغاوت ہوہی تہی تمام زمین بی زراعت پڑی تہی اور آلات زراعت غارت
کردیگئی تہی چودہوین صدی مین اہل فرانس کی لڑائی کی سبب سے اسقدر بربادی وتباہی ہوئی کہ کسی زمانہ اور
مین نہوئی تہی موزخ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہونکا ظلم اونکی فیاضی ہی بہتر ہے وہ تہا ہمارے تردیک

ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنی والی نہ بچہ کوئی بھی نہ بچا جن تلوارون نی ماؤن کو
قتل کیا تہا اونہون ہی نے بچون کو قتل کیا اور شلیم تمام گلیان مقتولون سے بہر گیمین اور ہر
طرف سی مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنی لگی جب کہ سلطان[۵۱] مصر اور شام نی دوسرے
صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر لیا تو اوس نے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ
نی اپنی تئین اوس کو سپرد کر دیا سلطان نی ان عیسائی[۵۲] قیدیون پر نہایت مہربانی کے اور
جو لوگ ایسی غریب تہی کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکتی تہی اونہین مفت آزاد کر دیا اس
بادشاہ کی تہذیب اخلاق کی سامنی فلپ[۵۳] بادشاہ فرانس نہ کیا بلکہ بچڑ[۵۴] دشمن دل کی ہے
حقیقت کچھ نہ[۵۵] ہی ——— سلطان مصر کو علم ادب مین ہی کچھ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ
شخص کامل تہا اور تمام اپنی فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا ——— یہہ
بادشاہ فقیرون کی طرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کیواسطی اس کے مہربانی
اور فیاضی بی حد تہی رحم اور نیکیان اوسکی ذاتمین بہت تہین اور اوس نے اپنی زمانہ
حیات مین ایسی کام کئی کہ اوسکی ہمعصر عیسائیونکو بہی ایسی کرنی چاہئی تہی ——— یہہ
سلطان بی شبہہ دلیر وعقیل اور فیاض تہا دمشق کی صلحنامہ کی تہوڑی عرصہ بعد اوسنے
انتقال کیا اور کچھہ روپیہ اوسواسطی وگیا کہ میری وفات کی بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر
بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان[۵۶] کے تقسیم کیا جائی ——— اب فرق دیکھو
عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت اوس روپیہ سے
قایم تہی جسی وہ اپنی عیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور

تہا علم خوب کہتا تہا اوس کا نفس مہذب تہا اور جب ہم اوسکی پیدایش اور تربیت
کا خیال کرین تو ہمین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی زندگی اون دریاؤنکی مانند تہی جو باغون کو
آب یاری کرتی ہین اور اگرچہ زمین کی رنگت کی سبب سے سیاہ معلوم ہوتی ہین مگر آسمان کا
تمام عکس اونمین معلوم ہوتا ہی ـــــ ہمایون اس بادشاہ کا بیٹا تہا اور یہہ شخص نہایت
نیک بخت اور نیک خصلت تہا اس بادشاہ کو شیر شاہ افغان نی شکست دی اور
ہندوستان سے نکال دیا اور اوسکی جگہہ پانچ برس سلطنت کرکی انتقال کیا شیر شاہ کی
انتقال کے بعد اسلام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا سولہ برس بعد ہمایون نے پہر اپنی
سلطنت پر قبضہ کیا شیر شاہ غاصب کامیاب نہایت عقیل اور لایق تہا اگرچہ اپنی
قلیل عرصہ سلطنت مین ہمیشہ جنگ و جدل مین مصروف رہا لیکن توبہی اوس کے
ملک مین نہایت امن رہا اور اوسنی بہت اچہی اچہی قانون ایجاد کئی اور اوس نی ایک
شاہراہ بنوائی جو چار مہینہ کی راستہ تک بنگال سی مغربی رُصتاس تک جو دریائی سندہ کی
کنارہ پر واقع ہی پہیلی ہی اس شاہراہ کی ہر ایک منزل پر ایک کاروانسرائی اور ہر ایک
کوس پر ایک کنوان بنوایا ہر ایک مسجد مین ایک امام اور ایک موذن مقرر کیا اور ہر
سرای مین مسلمان اور ہندو دونون مذہب کے آدمی نوکر رکہی تاکہ دونون مذہب کے
آدمیون کو آرام ملی ـــــ اس شاہراہ کی دونون جانب درختون کی قطارین لگوائین
تاکہ مسافرونکی سایہ مین آرام پائین جب انگلستان کے مسافرون نے اسکو دیکہا تو اوسوقت
تک بیاسی برس اس شاہراہ کو بنی ہوئی گذری تہی ـــــ مگر جیسا ہمنی بیان کیا ہی

اوّلی معصر عیسائی بادشاہ اون سی زیادہ ظالم تہی ہم اسبات کو بخوبی ثابت
کرسکتی ہین کیا ہم کسیطرح یہہ بہی ثابت کرسکتی ہین کہ عیسائی بادشاہ فیاض ہوتے
فیروز شاہ سوم ۱۳۵۱ء مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ نی لوگونکی نفع رسانی کیلئے
عمارتین بنائین جنکی تعداد یہہ ہی پچاس نہرین پچیس مسجدین تیس مدرسہ سو سرائین تیس
تالاب سو شفاخانہ سو حمام ڈیرہ سو پل علاوہ اسکی بہت سی عمارتین اس بادشاہ نی
آرایش اور آرام کیلئے بنائین ان مین سب سے زیادہ نہر حسن ہے جو کرنال مین پہاڑ ولسی جلالپور
ہانسی اور حصار کیطرف جاتی ہی ۔ مغل بادشاہونمین کا پہلا بادشاہ بابر تہا یہہ آدمی
نہایت خلیق اور شریف تہا ہندوستانمین ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا اس بادشاہ
مین سادہ مزاجی اور شائستگی درجہ سادات پر تہین ایام شباب مین یہہ بادشاہ
بدچلن اور بدمعاش تہا عمر مین اس نی اپنی دماغ کو مٹا دیا اور نہایت
اخلاق مین شہرہ آفاق ہوگیا یہہ بادشاہ اپنی والدین کا نہایت فرمان بردار
تہا اور اپنی بہائی بندونسی اور اولاد پر بہت شفقت کرتا تہا اور اپنی رعیتون
سی صاف باطنی سی ملتا تہا اور اپنی دشمنون سی جلد صاف ہوجاتا تہا اگرچہ
یہہ بادشاہ شان و شوکت بہت پسند کرتا تہا مگر خلیق تہا خوراک مین بہت اعتدال
رکہتا تہا کم ہوتا تہا جو عصر بنانی مین دخل رکہتا تہا توپ ڈہالنی جانتا تہا
اور دستکاری پیشہ بہی جانتا تہا یہہ بادشاہ شجاع اور صاف باطن اور فیاض اور بلند
نظر تہا اور اپنی ہم قومونکی مانند حرام کار نہ تہا اس کا مزاق بہت اچہا

گھٹ گیا اس بادشاہ نی جو حکم وغیرہ اپنی تحصیلدار وغیرہ کو بھیجی ہین وہ ہماری ماتہہ آگئی
ہین از انجملہ یہ فقرہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اکبر بہت منصف آدمی تہا اور اپنی رعیت کو آرام
دینا چاہتا تہا اوسنی جو احکام اپنی عمال وغیرہ کو بھیجی ہین اونسی اوسکی خیر خواہی عام
اور نیک نیتی خوب ظاہر ہی اس بادشاہ نی اپنی عمال کو حکم دیا کہ تم حتی الامکان مجرم کو
قتل کی سزا نہ دینا اور اگر کسی سی کوئی ایسی خطا سرزد ہو کہ جس سے سرکار کو نقصان
پہونچنا متصور ہو تو اوس حالت مین بادشاہ کی تنظور کی بعد قتل کی سزا دیجا سکتی ہے
اوسنی حکم دیا کہ قتل کسیوقت کسی عضو کا کاٹ ڈالنا یا اسی قبیل کی اور سزائین نہ دیجا ئین
اوسنی اپنی فوج کی قوانین بدلڈالی اور اوسمین بہت اچہی اچہی طریقہ داخل کئے اور یہہ
رسم موقوف کردی کہ فوج کو تنخواہ کی بدلی جاگیر دیجائی بلکہ اوسکو نقد روپیہ خزانہ سے
ملنی لگا سوا[1] قلعون اور ایسی عمارتون کی جنسے تمام لوگون کو فائدہ ہو اوس نے
اور بہی بہت سی شان و شوکت کی مکان بنوائی ہین اور ان مکانون کا حال
اور تعریف لسٹ[2] ہیبر صاحب متوفی نی لکہی ہی ہر ایک سرکاری سررشتہ مین بخوبی
انتظام ہوگیا فہرست ملازمین کی ملاحظہ سی معجب آتا ہی کہ کس طرح اسقدر آدمی
ایسی شان و شوکت اور انتظام سی رہتی تہی اور بلوی وغیرہ نہوتی تہی اور باوصف
فضول خرچی کی کفایت شعاری پر بہی بہت نظر تہی ——— پیٹر ڈیویل
صاحب اٹلی کی رہنی والی اور مشہور سیاح جو جہانگیر بن اکبر کی عہد حکومت
مین ہندوستان مین آئی اور جنہون نی اپنی سیر کا حال[3] سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین لکہا

[1] سوا بمعنی علاوہ فارسی
[2] لسٹ انگریزی
[3] سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مطابق سنہ ۱۰۳۳ ہجری

باتین سب اس مین پائی جاتی تہین — میری تردیک اس جائی اکبر کی خصلت
کا ذکر لکہنا کچہہ ضرور نہین ہے یہہ بادشاہ جیسا بہادر تہا ویسا ہی انتظام ملکی مین تہے
کامل تہا اور اپنی علم و اعتدال و فیاضی و شجاعت و رحم و بی تعصبی و جفاکشی و عالے
ہمتی کیواسطے مشہور تہا اکبر کا ملکی انتظام ایسا اچہا تہا کہ وہ انسان کیواسطے برکت
خیال کیا جاتا تہا اور اسی کی باعث سی وہ اعلی درجہ کی بادشاہون مین گنا جاتا ہی اسے
بادشاہ نی امتحان آبی و آتشی کو موقوف کیا اور یہہ حکم دیا کہ سن بلوغ سی پہلی شادے
نہونی پائے اور جانورون کی قربانی موقوف کی اس بادشاہ نی ہندونکی مذہب کی
برخلاف اونکی بیوگانکی شادیکا حکم دیا اور سب سے زیادہ بات یہہ ہی کہ ہندونکی ہیواؤ
ستی ہونیکی بالکل ممانعت کردی اسنی ہندونکو بہی مسلمانونکی برابر عہدہ عہدی دی اور
خیریہ اور تیرت والونکا ٹکس موقوف کردیا اور لڑائیمین گرفتار شدہ آدمیونکی غلام
بنانی کی رسم بہی موقوف کی اسنی تمام اون ملکی قوانین کو کمال پر پہونچایا جو شیر شاہ نے
بنانی شروع کئی تہی اور اوس نے تمام زمینین جو زراعت کی قابل تہین اونکی دوبارہ
پیمایش کروائی اور ہر ایک بیگہ جو نصف ایکڑ سی کچہہ ایک زیادہ ہوتا ہی اوسکی پیداوار
کا اندازہ کیا اور یہہ مقرر کیا کہ ہر بیگہ پر اسقدر سرکار کو ادا کرنا چاہئی اور زمینداروں کو
اختیار دیا کہ اگر اونہین روپیہ دینا ناگوار ہو یا وہ اوس مقدار کو زیادہ سمجہین تو بٹائے
کرلین یعنے پیداوار کا پیداوار مین سے محصول دین اور اس بادشاہ نی بہت سے اور محصول
جنسے لوگونکو تکلیف ہو موقوف کردئی ان عمدہ قوانین کا نتیجہ یہہ ہوا کہ محصول سرکار بہت

کہیلا

دہلی کی مشہور نہر اوسکی میر عمارت علیمردانخان نی تیار کرائی ـــــ یہہ نہر سیکڑون
میلون تک کسانون کو نفع پہنچاتی تہی اور آخر کار دہلی مین داخل ہوتی ہی اس
نہر کی اوسکی دونون طرف ہزارہا شاخین جاتی ہین اور دہلی کی ہر ایک محلہ مین
پہنچتی ہین اس نہر کا پانی کہین سنگ مرمر کی فوارون مین پہونچتا ہی اور کہین کسی
حمام مین جاتا ہی اور کہین کسی حرم سرای کی کیاریون کو آبیاری کرتا ہی اور کہین
میدانون اور چبوترون کو رونق بخشتا ہی اور کہین غربا کی گہرون مین جاکر اونکے
تشنگی بجہاتا ہی اور کہین محنت کرنیوالونکی پیشانی کی پسینہ دہوتا ہی[۱] ـــــ اگرچہ
بعض مورخین بی دلیل یہہ لکہتے ہین کہ مسلمان بادشاہون نے اپنی رعیت سی اسقدر
روپیہ لیا جسنا کہ انگریزون نی لیا ہی مگر ان مسلمان بادشاہون کے حمایتی کم سی کم یہہ بات
کہہ سکتی ہین کہ جسقدر مسلمان بادشاہون نے اپنی رعیت سے روپیہ لیا اوسی قدر اونہین
نفع رسانی بہی کی اور امرا اور غربا کا خوب انصاف کیا اور تجار کیواسطی ایسا انتظام کیا
کہ وہ اپنا اسباب تجارت ہزارون میل تک عمدہ اور تحفہ بنی ہوئی سڑکون پر بخوف
وخطر لیجی پہرتی تہی اور اگرچہ اوس انتظام پر ہم کیسی ہی نکتہ چینی کیون نکرین مگر اس مین
شک نہین کہ اوس زمانہ مین اکثر آدمی اس زمانہ کی بنسبت آسودہ حال تہی اور امن
مین رہتی تہی مگر انگریزونکی خیر خواہ اور حمایتی یہہ بات نہین کہہ سکتی سنگ مرمر کے
کٹائی جسپیدہ چبوتری اور شکستہ نہرین اور بڑی بڑی محل جواب صرف اُلّو وغیرہ
جانورون ہی آباد ہین اور تنہا ستون اور محرابین ہماری اس قول کی مؤید ہین

[۱] اس بات کو ثابت کرنیکی واسطی ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین اور ہمکو
اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین
اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین
اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین
اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین
اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین
اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین
اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین
اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین اور ہمکو اختیار ہی کہ ہم اپنی رائے ظاہر کرین

اونکی تحریر سی اوس بادشاہ کی خصلت اور اوسکی رعیت کا حال جہنین صاحب موصوف نی دیکہا کہ وہ بہت عشرت اور شان و شوکت سی بسر کرتی تہی اور نہایت امن سی رہتی تہی بخوبی معلوم ہوتا ہی چونکہ بادشاہ یہہ خوب جانتا تہا کہ میری رعیت نمود کیطرف بہت مایل ہی لہذا وہ اونہین جو بیجا ازار وغیرہ کی سپراہ مین ایذا رسانی نکرتا تہا بلکہ اون کو اسطرح شان و شوکت سی بسر کرتی دیکہکر بہت خوش ہوتا تہا ـــــ مگر شاہجہان خلف الخلف اکبر کی سلطنت بہت سی ہندوستان کی بادشاہونکی سلطنت سی زیادہ امن کے تہی اوس کی تمام عملداریمین ہمیشہ امن رہتا تہا اور بہت عمدہ انتظام تہا سر طامس رو صاحب نی جب شاہجہان کو اللہ آباد مین اپنی لشکر مین اجلاس کرتی دیکہا تو وہ اوسکی اقتدار اور دولت سی نہایت متحیر ہوئی صاحب موصوف لکہتی ہین کہ کم سی کم دو ایکڑ زمین ریشمی کپڑون اور زربفتی بچھونون اور پردونسی آراستہ تہی ـــــ ٹیورنیر صاحب کا قول ہی کہ یہہ بادشاہ جسنی تخت طاؤس بنایا اور جو اپنی جشن کی دن اپنی وزن کی برابر جواہر اور روپیہ تماشہ بینون اور غربا پر تقسیم کرتا تہا یہہ اسطرح بیس سلطنت کرتا تہا جسطرح کوئی بادشاہ سلطنت کرتا ہو بلکہ جیسی کوئی بزرگ اپنی کنبی اور اہل خاندان کے پرورش کرتا ہو ـــــ وہ اپنی ملک کی اندرونی معاملات کی ہمیشہ خود خبرداری کیا کرتا تہا شاہجہان کے سوا ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا ہی جو اپنی ملک کے انتظام اور ہر سررشتہ کی بندوبست کیطرف اسقدر راغب ہو ـــــ یہہ اسی شان و شوکت وری بادشاہ کی سلطنت کے تہی کہ جسمین

حالات سے بخوبی واقف تھی صاحب مشار الیہ لکھتی ہین کہ اس ضلع کی خوش نصیب
باشندون کو ذرا سی بھی تکلیف دینا بڑی بی انصافی ہی کیونکہ صرف اس ضلع
مین خوب صورتی اور پاکیزگی اور پارسائی اور باقاعدگی اور انصاف اور
سندوں کی قدیم قوانین کے پابندی کی علامات پائی جاتی ہین یہان غربت کی
آزادی اور مال کی نہایت حفاظت ہوتی ہی اور قزاقی یا چوریکا کوئی نام ہے
نہین جانتا اور مسافر لوگ خواہ اون پاس اسباب تجارت ہو یا نہو سرکار کی طرف سے
ہو جاتی ہین انکی حفاظت کیواسطے سرکار سی محافظہ ملتی ہین جو اونسی بغیر مزدوری
لئی اونہین منزل بمنزل پہونچا آتی ہین یہہ محافظ لوگ مسافر کی حفاظت جانے
اور مالی کی سرکار کو جواب دہ ہوتی ہین جب ایک منزل ختم ہو جاتی تو مسافر
دوسری منزل کی محافظون کو سپرد کیا جاتا ہی یہہ محافظ اوس سے پوچھتے
ہین کہ تجھی پہلی منزل کی محافظون نی کسطرح رکھا اور تیری ساتھہ کس طرح
پیش آئے بعد اسکی وہ پہلے منزل کی محافظون کو واپس بھیجدیتی ہین اور اونہین
ایک اس مضمون کے سند لکھدیتی ہین کہ بیشک مسافران سی خوش رہا اور ایک رسید اوسکی
مالک پورب مسافر کے دیدیتی ہین یہہ سند اور رسید دونون پہلی منزل کی محافظون کے افسر پاس
پہونچتی ہی اور وہ اسکو اپنی کتاب مین نقل کرلیتا ہی اور پھر اوسکی راجہ کو پلوٹ کرتا ہے
اسطرح سی مسافر اس ملک مین سفر کرتی ہین اور اگر یہہ مسافر لوگ بی تیام کئی چلی
جائین تو اونہین اپنے خوراک مکان یا سوار کا کرایہ اور یا اسباب تجارت کی

حقیقت مین ہم یہہ بات بی اندیشی اپنی تکذیب کی کہہ سکتی ہین کہ ان بادشاہون
مین ہی ہر ایک بادشاہ نی اسقدر تعمیر عمارت مین صرف کیا کہ جس سے ہم اس زمانہ مین
ایک مستقل فوج رکہہ سکتی ہین — یہہ بات بالکل بی فایدہ معلوم ہوتی ہی کہ ہم مسترے
بادشاہونکی مضبوط اور عمدہ عمارتون کو اپنی بادشاہونکی عمارت یا کسی اور مغربی
ملک کے اوس زمانہ کی عمارت سی مقابلہ کرین ہماری نزدیک یہہ مقابلہ ایسا ہوگا جیسا ہم جانتے
ہین کہ اس ملک مین اوس زمانہ مین ایک بی نہر نتہی اور ہماری ملک کی تمام سترکین
سوائی چند سڑکون کے صرف مویشی کی چلنی کی بٹیان تہین اور ہمارے
نہایت بڑی بڑی شہرون مین پانی کم یاب تہا اور ایسی تہانہ پلاس وغیرہ
بہی نہ تہی جو کہ دہلی کے سلطنت کی نہایت چہوٹی چہوٹی گانون مین ہوتے ہین
اور اوس زمانہ مین کوئی انگریزی مسافر لنڈن سی ہاے گیٹ تک پہنچنے
ایسی آرام و امن سے نجا سکتا تہا جیسی کہ شاہجہان کیوقت کی غریب سے
غریب آدمی پنجاب کی سرحدی ملکون سی دہلی تک اور دہلی سی آلہ آباد تک
پہونچ سکتی تہی ہول و صاحب نی اہل بنگالہ کی حالمین ایک کتاب لکہی ہے
اور اس کتاب مین اوس زمانہ کا ذکر ہی جب کہ وہ لوگ اپنی قوم کے
راجاؤن وغیرہ کی رعیت تہی اس بیان کو ہم بالکل مبالغہ
سمجہتی اگر ہم یہہ نہ جانتی کہ صاحب موصوف ایک مدت تک
اوس ملک مین رہی تہے اور وہان کے باشندون کے

حالات

ہالی ڈکرٹ نام
کسی انگریز کا
حالات
لندن سے
مترجم ۱۲

یا اونہین عبادت خانون مین داخل کریگا یا اونکی شاعرون وغیرہ کی دعوت
کریگا وہ سزا پائیگا اور جو کوئی باشندہ انگلستان سی کسی طرحکا خراج یا محصول
لیگا اوسکی تمام جائداد ضبط کیجائیگی اور سخت سزا پائیگا سنہ ۱۳۹۹ء مین رچرڈ
دوم کو لوکنگ بہروکسانی زبردستی تخت سی اوتار دیا اور بعد ازان اوسی قتل
کرڈالا اوسکی جائی خود تخت پر جا بیٹہا اور اپنا نام ہنری چہارم رکہہ لیا اور تخت کی
دونون شرعی وارثون کو ونڈسر کی قلعہ مین قید کردیا — سنہ ۱۴۱۰ء جون ہیڈ نے
بدعت کے ایجاد کرنیکی سبب سی سمت فیلڈ مین جلایا گیا اور اوسوقت پرنس اوف ویلز
یعنی ولیعہد بادشاہ انگلستان (جو بعد ازان ہنری پنجم کی لقب سی ملقب ہوا)
موجود تہا ہنری چہارم کیوقت مین اسطرح کی سخت سزائین دیجاتی تہین مرد
یا عورت کہ دوبارہ قید مین آتا تہا اوسی کسی پست یا تاریک کوٹہری مین بند کیا
جاتا تہا نہ اوسکی لئیے کوسر کنڈی وغیرہ کا بستر ہوتا تہا اور نہ پہنے کو کپڑی اور اوسی
کوٹہری زمین پر چت لیٹنا پڑتا تہا اور اوسکی دونون پیر اور ایک ہاتہہ رسی مین
باندہ کر اوسی مکان کی ایک کونی کیطرف کہینچی جاتی تہی اور دوسرا ہاتہہ دوسری
کونی کیطرف اور یہی حال اوسکی ٹانگون کا کیا جاتا تہا اور اوس کے جسم پر اسقدر
پتہر اور لوہا رکہدیا جاتا تہا کہ وہ اوسکی بوجہہ سی دبا جاتا تہا قید کی دوسری دن
اوسکو جو کئی روٹی کی تین نیوالی ملتی تہی اور پانی بالکل نہ دیا جاتا تہا دوسری دن جتنا
پانی قید خانہ کی نزدیک ہوتا تہا — وہی بہتی پانکی اوسکا نکما پانی قید کیو پینا پڑتا تہا

فرد وری ہر گز دینی نہین پڑتی لیکن اگر وہ تین دن سی زیادہ کسی مقام پر بغیر
بیماری یا اور کسی سبب کے ٹہرین تو اونہین اپنا ہرج آپ اوٹہانا پڑتا ہی اگر کوئی چیز
اس صلع مین کہوئی جائی مثلاً روپیہ کی تہیلی ہو یا اور کوئی بیش قیمت چیز ہو تو پانی
والا اس مال کو جہان اوسنی پایا ہی وہانکی کسی درخت پر لٹکا دیتا ہی اور اوس مہانکی
قریب جو کوئی چوکی ہوتی ہی اوسمین جاکر خبر کرتا ہی میر چوکی اوسی وقت اس خبر کی مشتہر
کرنیوالی کو حکم دیتا ہی کہ نقارہ بجاکر پیٹہ دی ——— اب ہم انگلستان کی اون بادشاہون کا
حال لکہتی ہین جو ان مسلمان بادشاہون کی ہمعصر تہے تاکہ اون دونون مین مقابلہ ہو جائی
سنہ ۱۳۸۱ء ولی واٹ کمہار ——— اس بلوی کی رفع ہونیکی بعد امرا انگلستان مین سے
پندرہ سو یا تیس کو پہانسی دیگئی اکثر اونمین سی بی تحقیقات کی مار یگئی سنہ ۱۳۹۴ء
مین ولکف صاحب قایم بدعت مذہب عیسائی اور درست کنندہ مذہب کے معتقدین
پر عذاب کیا گیا سنہ ۱۳۹۸ء مین رچرد دوم کی حکومت کے ظلم شروع ہوئی آیرلنڈ مین
کل کسی قانون کی بن سی جو سنہ ۱۳۶۷ء مین بنے بغاوت ہوئی اس قانون مین یہہ مضامین تہے
کہ جو باشندہ انگلستان کسی آیرلنڈ کے باشندی کی بیٹی سی نکاح کریگا تو اوسی وہی سزا
ملیگی جو بلہ اونہون کو ملتی ہی جو کوئی کہ آیرلنڈ والون کی سی کپڑی پہنی گا یا اونکی رسمین
اختیار کریگا اوس کا تمام مال ضبط ہو جائیگا یا قید کیا جائیگا جو کوئی اہل بڑی میٹی یعنے
فرانسیسون کے قوانین پر چلی گا اوسکی تمام مال و جائداد ضبط کی جائیگی ——— جو کوئی
اہل آیرلنڈ کو اون کی موتیشی اپنی زمین پر چرانی دیگا یا اونکی پادریون کو خیرات دیگا

یا اونہین

کلیڈن اور جیمز ڈوئمن بدعت کرنیکی سبب سے سمت فیلمدل مین جلای گئی سنہ ۱۴۱۱ الی نے
اور گلوسٹر کی ڈچس در مجر بولنگ بروک بنجم وسوئہ و لصاحب پادری و ماگری جوڈین
وجون ہم پر جادوگر ہونیکا الزام لگایا گیا ڈچز جلاوطن کیگئی بولنگ بروک کو پھانسی
ہوئی اور پیر مین رسی باندہ کہینچا گیا اور چار لکڑی کہی گئے اور ماگری جوڈین جلائے گئی
سوتہ دل قیدخانہ مین مرا — اور جون ہم کی خطا معاف ہوئی سنہ ۱۴۵۵ مین گلابی
لڑائیان خاندان لین کاسٹر (جنکی نشانی سرخ گلاب تہا) اور خاندان یورکہہ
(جنکی نشانی سفید گلاب تہا) مین شروع ہوئی یہہ لڑائیان سنہ ۱۴۸۵ مین ختم اور اسمین
بارہ بادشاہزادی اور دوسو امیر اور ایک لاکہہ عام لوگ ماری گئی اس جنگ کے سبب سے
تمام ملک غیرآباد سا معلوم ہونے لگا اور امرا تباہ ہوگئی سنہ ۱۴۸۷ مین چوڑیلون کے
تحقیقات اور سزادہی شروع ہوئے سنہ ۱۴۸۳ مین ریچرڈ سوم نے تخت چہین لیا اور اپنے بہتیجون بادشاہ
اڈورڈ پنجم اور یورک کے ڈیوک کو لندن کی شاہی قیدخانہ مین مروا ڈالا اور بوڑد پورز
اور اور سردارونکو یوم فرڈ کا قلعہ مین قتل کیا سنہ ۱۴۸۵ ہنری ہفتم تخت پر بیٹہا چونکہ اسکی سلم
وتعدی سے عایا سی بہت سا روپیہ لیا اور جمع کیا اسواسطے پارلی منٹ کی مدد کی بہے ضائع
زمین اور بی استعانت اس مجلس کے حکم کرنی لگا اس بادشاہ نے طاسی او سے ٹیکس کو دوبارہ
جاری کیا جسی لوگ طعنہ سے بنی ولنس یعنے فیاضی کا ٹکس کہتے تہے سنہ ۱۵۰۹ مین آٹہوان
ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا نمودی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنے
عشق کیوقت کسی مرد اور شہوت کیوقت کسی عورت کو نہین چہوڑا اس کے عہد

سنہ ۱۵۱
واضح ہو کہ
چوڑیل کی تحقیقات
اوس زمانہ مین مشہور
ہوئی تہی لوگ کہتے تہے
کہ یہہ عورت چوڑیل ہے
تو اوسکی ماہتہ پیر مارنے
کو اوسی دریا مین ڈال
دیتے تہے اگر وہ ڈوب
سکے تو بیقصور ہے ورنہ
یون سے اور لوگ پانی پر
تیرائی دیتے تہے
اسمیں

۱۲ ۱۲ ۱۲ برج ۱۲ سنہ جلاوطن

اور روئی بالکل نہ ملتی تہی اور اسطرح قیدی تا دم حیات قیدمین رہتا تہا یہہ سخت
سزا جاڑے کے موسم کی وقت تک قیدیون کو دیجاتی تہی یہہ یقین تحقیق نہین کہ یہہ سزا
کتنی دفعہ کب دیگئی مگر یقینی اسقدر سی اون قیدیون کو رکہتی تہی جنپر ایسا الزام لگایا
جاتا تہا کہ جس سے اونکی تمام جائداد اور مال ضبط ہوجاوے اور جب تک کہ تحقیقات
کی بعد اونکی صفائی ہو یا ملزم ٹہہرین اونسی اسیطرح پیش آتی تہی پرنگس صاحب اپنے
کتاب موسوم بہ قوانین قدیمہ کی چہیاسی صفحہ مین دو وارداتین لکہتی ہین جو سنہ ۱۷۴۱ء
ہین جورج دوم کے عہد حکومت مین واقع ہوئین سنہ ۱۶۴۸ء سی زمانہ ریاست جمہوری تک
انگلستان مین اس قسم کی سزائین اکثر دیجاتی تہین چنانچہ کونسل کے کتابون مین اسطرح
کی مقدمات کا حال لکہا ہی اور وہ پروانی اب تک موجود ہین جنکے ذریعہ سی اس
قبیل کے سزائین دی گئین دفتر مین اس قبیل کی سزا کا آخری ذکر سنہ ۱۶۴۱ء کی کاغذون
مین موجود ہی آرچیر نامی ایک دستانہ بنی والا تہا یہہ گمان تہا کہ یہہ شخص اون بلوائیون
مین شریک تہا جنہون نے آرچ بی شب لارڈ صاحب کے محل پر لیمبتہ مین حملہ کیا اس
شخص کو بادشاہی قیدخانہ مین عذابی کل سی باندہ کر کوڑی لگائی اوس زمانہ کی ایک
چٹھی سی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو یہہ سزا اسواسطی دیگئی تہی کہ یہہ اپنی اور سزا کا
کا نام بتادی وہ پروانہ جسپر پروی کونسل کے مہر ہے اور جو اس سزا کی دینی کی بابت جاری ہوا
تہا اسکی نقل لنڈن کے سرکاری دفتر مین موجود ہی جنپر دوم جب سکاٹلند مین گیا تو وہ اس
سزا دیئے کے وقت موجود تہا سنہ ۱۶۴۱ء مین بدعت کے بیخ کنی کیواسطے قانون جاری کی گئی سنہ ۱۶۴۱ء جون

لنڈن

حکومت مین بادشاہی حقوق کو بہت ترقی ہوئی اور چھوٹی چھوٹی خطائیں
وغیرہ جنسی فہرا بہی اوسکی حقوق مین فرق آئی جرم شاہی کہلانی لگین ——
سنہ ۱۵۳۱ مین ایک آدمی پر یہہ الزام لگایا گیا کہ تونی ستترہ آدمیون کو زہر دے
اور اوسی پانی مین جوش دیکر مار ڈالا —— سنہ ۱۵۳۵ مین کیٹیٹ کی مقدس باکر
قتل کیگئی اور وہ آدمی فیلڈ مین بدعت کرنیکی الزام پر جلای گئی ——
مین ٹوپا دریون کا نہری شستم کی افسر پادریان ہونیکا انکار کیا اور وہ بہای
پہانسی دیگئی اور چار چار ٹکڑی کئی گئی آرچ بشپ فشر اور سر طومس مور جان سلا
بہی اسی نقطہ پر ماری گئی ان ظلمونکی سبب سے تمام اہل انگلستان نہایت خائف ہوئی سنہ ۱۵۳۶
مین ہنری کی جورو این بولین کا سر ڈالا گیا اور تیسری جین سیمری کا کاح کیا سنہ ۱۵۳۷ مین انکیسوتا نوی
نونکی ونیتی کی تعداد بیس لاکھ پونڈ تہی ضبط کرلی — اور مٹی جوان عبادت خانہ
متعلق مین اپنی اہل دیار پر تقسیم کردیا سنہ ۱۵۳۷ مین دو اصطباغی بدعت کی
الزام سی جلای گئی —— سنہ ۱۵۳۹ ارزبنگ اور گلاسٹن ہمپری لورگول چیسٹر
عبادتخانہ کی لنیہون نے ہنری کی افسر پادریان ہونی کا انکار کیا اور اس جرم
اونہین پہانسی ہوئی اور اونکی ہاتہہ پیر کاٹی گئی اور خونی قانون کے یعنی وہ چھ
جو پوپی مسلون ٹرین سب سے سین سی ای شن کی مددگار تہی جاری کیا گیا سکا
لینڈ مین مصلحان مذہب پر ظلم ہوا اور ساٹہہ آدمی الزام بدعت پر جلائی گئی اور پا
نی حکم دیا کہ بادشاہ کی تمام رعیت اونکے ویسی تعمیل ہو جیسی ملکی قانون کی ہوتی

انگلا

گوشت کی جگہہ پیش کیجاتی رومن کتہولک مذہب والون نی اسبات سی انکار نہ
کیا کہ پوپ کے ملکہ کی تخت سی اوتارنی کی طاقت نہین ہی اسواسطی اوپر بڑی بڑی ظلم کیے
گئی اور وہ جلائی گئی ایک ایک تجارت کا ایک ایک آدمی کو اختیار دیا کہ اوس کے
سوا کہ ئی اور نکرنی پائی اور اس حکم سی بہت لوگونکو بہت تکلیف پہونچی ۱۵۸۶ء
سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کی فوج نی گلہ مین تحقیقات شروع ہوئی الزام یہہ تہا
کہ میری ہی ملکہ الیزبتہہ کی قتل کے سازش مین جو بی تنگ ٹن کی تہی شریک تہی
اٹہارہ برس کے سخت قید اوٹہانیکی سبب سی میری تندرست اور خوبصورت
عورت سی ایک بیمار ضعیفہ بنگئی تہی ۱۵۸۷ء مین اٹہوین فروری کو ملکہ میری کا
سر کاٹا گیا اس زمانہ مین ملکہ کی عمر چوالیس برس کے تہی ۱۵۸۸ء مین آیرلینڈ کے
رومن کتہولک مذہب والی باشندون پر سخت ظلم ہوئی ۱۵۹۳ء مین چوبیسوین
مارچ کو ملکہ الیزبتہہ ستر برس کے عمر مین انتقال کیا اور جیمز اول جو سکاٹ لنڈ کا چہٹا
جیمز تہا اور وہانکی ملکہ میری کا بیٹا تہا تخت انگلنڈ پر بیٹہا اسی زمانہ مین بہت قانون جاری
ہوا کہ مذہبی معاملات مین حرگز رعایت نکرنی چاہئی اور پیوریٹس مذہب والی جیسا ایمریکہ مین
جابسی ۱۶۰۴ء مین جیمز نی قصد کیا کہ سکاٹ لنڈ مین جیسے پریسبیٹیرین مذہب کی گرجی مین پادریونکی حکومت
سوقوف کری دس بڑے بڑے سردار قید کئی گئی تین ہزار پادری موقوف کئی گئی اور اور بہت سے
تکلیفین اس مذہب والونکو دی گئین جادوگر اور چڑیلونکی بندوبست کیلئی قانون جاری ہوا ۱۶۰۳ء
مین جیمز نی اپنی کتاب جنی کو تیسری دفعہ چہپوایا اس کتاب مین بادشاہ نی جنہون کے رسمون اور

برس کی عمر مین انتقال کیا اس سے زیادہ کوئی انگلستان کا بادشاہ خود سر نہین ہوا
اسکے موتکی بعد ایڈورڈ ششم تخت پر بیٹھا ۱۵۴۹ء مین تمام انگلستان مین تباہی
اور گداگری پہلی ۱۵۳۹ء کا حال دیکھو بہت سخت سخت قانون بنائی گئی جج لوگون نے
مخبرون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور سائلون کو جہان پائین پکڑ لائین تاکہ پانچوین منبر کا
پروانہ گداؤن کی بات مین اونکی سینہ پر جلایا جاوی اور یہہ بھی حکم دیا کہ جو مخبر کسی فقیر کو
پکڑوائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت
ہوئی ۱۵۵۳ء مین میری یعنی مریم تخت پر بیٹھا اور اوسنی پوپی مذہب کو پھر قایم کیا ۱۲ فروری
۱۵۵۴ء کو لیڈی جین گری اور بورڈ کلی گلفرڈ ڈدلی قتل ہوئی ۱۵۵۵ء مین پروٹسٹنٹ
مذہب والی عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بی شب رڈلی اور لیٹی مراد کسنی فرڈ مین بدعتے
ہونیکی الزام پر جلائی گئی تمام قیدخانی بدعتون ہی بھر گئی میری نے تمام گھر جونکی متعلق ہین
اور وہ یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میرے نجات کے لئی ضروری ہے کاریان نہایت
زیادہ ہوگئین فراقیون اور بڑی بڑی خطاؤن کی کثرت ہوئی اوکس فورڈ مین پچاس سے
ایک سے اجلاس مین پہانسی دیگئی اور ذی رتبہ آدمی فراق بنگئی ۱۵۵۸ء مین نوبرس کے ستر مین
کو ملکہ میری نے سیالیس برس کے عمر مین انتقال کیا اس ملک کی قلیل عرصہ سلطنت یعنی پانچ برس
مین دو سو پچاسی آدمے زندہ جلائی گئی انمین پانچ بشپ اکیس پادری چھپن عورتین ۱۱ لڑکے
ہتی علاوہ اسکی ہزارون آدمیون نے اپنی ایمانکی خاطر جانے اور مالی نقصان اوٹھائی اسی ۱۵۵۸ء مین ملکہ ایلی
زبتھ تخت پر بیٹھی اور اوسنی ممانعت کے کہ حضرت عیسی کے ۱۵۵۸ء مین بادشاہی گرجی مین روسے حضرت عیسی کے

تضنیف کیا کہ جو اہل دربار کو مضر تہا اس خطا پر وہ وکالت سی موقوف ہوئی اور یہہ
حکم ہوا کہ صاحب مذکور کو سمنسٹر اچپ جیسا بڈوونو مقامون مین خلقت کی سامنی
کاٹ مین ٹہوکا جاوی اور ہر ہر جگہہ ایک ایک کان کاٹا جاوی اور وہ بادشاہ کو پچاس
ضرار روپیہ ادا کرین اور دایم الحبس لگاوین — کرنل للبرن پر ایسی رسالہ لکہنی کا الزام
لگایا گیا کہ جس سے بغاوت متصور ہو کہ اس محکمہ نے تحقیقات کا حکم دیا مگر ملزم فی سٹاپ چیمبر
مین قسم کہانیسی انکار کیا اور وہ قسم یہہ ہوتی تہی کہ مین ایسی سوال کا یہی صحیح صحیح جواب
دیدونگا کہ جس سے میرا مجرم ہونا ثابت نہ ہو جاوی جیون نی کہا کہ اس شخص نے محکمہ کی حقارت کے
لہذا اسی کوڑی ماری جاوین اور کاٹ مین ٹہوکا جاوے اور قید کیا جاوے جسوقت اوسی کوڑی لگی
تہی اوسوقت اوس نی پکار کر بفصاحت کہا کہ سرکار مین بڑا ظلم ہوتا ہی اسپر سٹار چیمبر
کی جیون نے حکم دیا کہ مونہہ مین ڈاٹ دیجاوی — ولیمس صاحب لنکن کے بشپ وعظ
بہت اچہا کہتی تہی لاد صاحب کینٹربری کی آرچ بشپ اونسی اسبات پر جلنی لگے
اور بادشاہ کو بہکا کر ولیمس صاحب پر ایک لاکہہ روپیہ کا جرمانہ کروایا اور یہہ بہی حکم
دلوایا کہ یہہ شاہی قید خانہ مین جبتک قید رہین کہ جبتک بادشاہ نہین رہا کری
اور اونہین اونکی پادری گریکی عہدہ سی معطل کرادیا ولیمس صاحب پر یہی ظلم
نہین ہوا بلکہ ایک اور بہی ظلم ٹوٹا جسوقت اونکا اسباب خانگی اور کتابین
ضبط کیجاتی تہین اون کے مہر مین سی چند خط نکلی جو اونہین اوس بال ڈس ٹن
صاحب مذکور نی لکہی تہی اس خط پر اسی ہزار روپیہ جرمانہ ہو گیا بعد ازان بیچارہ غریب مدرس کے

چڑیلون وغیرہ کی سازشون اور پہچان کی ترکیب لکھی ہے اور یہہ
بہی لکہا ہی کہ انہین ہنرادینا ضرور ہی ــــ پارلی منٹ نی اس زمانہ مین ایک قانون
جاری کیا جسمین جادوگرون کے واسطے وہی سزائین لکہی تہین جو بادشاہ نی اپنی کتاب جنی
مین تجویز کی تہین اور اس قانون کے تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی اسطرح اس بادشاہ کے
سخت نشینی کے زمانہ نہی ستر ہوین صدی کی آخر تک تہین صرف ایک سو بانوین آدمی کمر بدر جان
مین جادوگری کی الزام کی سبب قتل ہوئی اگرچہ اس تعداد کا کسیکو یقین نہ آئی مگر یہہ بالکل
سچ ہی ان لوگونمین جو اسطرح ماری گئی وہ دو بیوائین بہی شامل تہی جنہین سیل صاحب جج
سلطان نی اونکی دشمنون کی اس بیان پر پہانسی دلوادی کہ اونہون نی تین بچون پر
جادو کیا ہی اور وہ بچی ایسی بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر کئی جاسکتی مگر
جبتک وہ دو بیوائین پہانسی پاچکین اوسکی دوسرے دن تینون بچی جج صاحب کی
عدالت مین صحیح و تندرست حاضر ہوئی اور ملزمون نی بیان کیا کہ جونہین اون دونون
عورتون کو پہانسی ملے اوسی دم یہہ بچی اچہی ہوگئی سنہ ۱۶۲۵ء مین جیمز اول نی اونتیس
برس کے عمر مین انتقال کیا اوسکی جاہی اوسکا بیٹا چارلس اول تخت پر بیٹہا اوسنی اپنی رعیت سے
زبردستی قرض لینا شروع کیا اور پارلی منٹ کی بی صلاح مکس جاری کئی اور لوگون کو
قید کیا ان حرکاتسی رعیت نہایت ناراض ہوئی سنہ ۱۶۲۹ء مین محکمہ سٹار چیمبر کو بڑی بڑے
اختیارات دیگئی چارون اشکالہ مندرجہ ذیل سی ناظرین کو ظاہر ہوجاویگا کہ اس محکمہ سی خلقت کو
کیسی تکلیف پہنچی اور اس محکمہ کو محکمہ انصاف کہنا بیجا ہے ہر بنچ صاحب سپرنٹنڈنٹ ایک ایسا سالم

وہ لکھتی ہین کہ ایسی [illegible] علم ہی نہین [illegible]

جیسا اس زمانہ مین بنگالہ مین ہو رہا ہی بنگال بہار اور اریسا تینون صوبہ جنکا خراج تین
کروڑ روپیہ سی بالکل اوسوقت کمپنی کے ملازمون کے اختیار مین آگیا ہی جیسی ہی میر جعفر
کو پہر صوبہ داری پر بحال کیا کمپنی کی فوجی اور ملکی دونون نوکرون نی صرف ایک مالدار
آدمی سی نواب سی لیکر زمیندار تک رشوت ستانی شروع کردی ہی کمپنی کے نوکرون کے
طرف سی ہزارون سوداگر تجارت کرتی ہین اور ہرگز محصول وغیرہ کچھہ نہین دیتی وہ کہتی ہین
کہ ہم سرکاری نوکرونکی معاشہ ہین اور اونکی نام سی ایسی کام کرتی ہین کہ جس سے مسلمان
اور ہندون کے ناک مین انگریزکی نام سی پدیوآنی لگی ہی اور کمپنی کی نوکر نواب کے خراج مین
دست درازی کرنی لگی ہین اور اپنی مرضی کی موافق کسی سرکاری نوکر کو موقوف
کردیتی ہین اور کسی نوکر کو رکھوادیتی ہین اور ہر ایک آدمی سی نذر لیتی ہین اس بدانتظامی
تھوڑی دن بعد ایک بڑا قحط پڑا اسواسطی کچھہ تعجب نہین ہی کہ ہمین برس بعد لوڑد کورن
والس صاحب کورنر جنرل نی بنگال کے ذکر مین یہہ لکھا کہ یہہ ملک ابتک بہت تنزل پر تہا اونکے
الفاظ کا ترجمہ یہہ ہی ——— مجھی اسبات کی بیان کرنی سی بہت غم ہوتا ہی
کہ اس ملک مین بہت برسون سی تجارت اور زراعت مین رفتہ رفتہ
تنزل ہوتا جاتا ہی اور شریف بنیون کی قوم کی سوا جو اکثر بڑی بڑے
قصبون مین رہتی ہین تمام باشندی مفلس ہوتی جاتی ہین اس ذکر مین مجھے
یہہ بھی کہنا چاہی کہ کمپنی کی ملکون کے تمام زمیندارون کا یہی حال ہی اور اونکے

تحقیقات کا حکم ہوا اور بعد تحقیقات کی یہہ حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے
اوسکی مدرسہ کے ساتھی اوسکی دونون پا نوکاٹ مین ٹھوکی جاوین سنہ ۱۶۴۱ مین آرلینڈ مین
بغاوت ہوئی اور چالیس ہزار پروٹسٹنٹ مارے گئے سنہ ۱۶۴۲ مین انگلستان مین فساد
سنہ ۱۶۴۹ مین چارلس اول پر ظالم و باغی و قاتل و دشمنی ریاست جمہوری ہونی کی الزامات
قایم کئی گئی اور اوسکی مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا بارہوین جنوری کو وہ مجرم قرار پایا
اور تیسوین جنوری کو وایٹ ہال مین اوسکا سر کاٹا گیا اور یہہ منادی ہوگئی کہ انگلستان
مین ریاست جمہوری قایم کی گئی سنہ ۱۶۵۶ مین کرومول چھبیسوین جنوری کو وسٹمنسٹر ہال
مین لورڈ پروٹکٹر یعنی محافظ انگلستان مین مقرر ہوئی انکی عہد حکومت مین بہت سختی
ہوئی ہزارون آدمی بی تحقیقات کے قتل کئے گئی اور بہت سے آدمی جو لڑائی مین ہاتھہ آئی
تھی اور پچاس انگلستان کے معزز آدمی جو سرکار سے ناراض تھی وہ گرفتار ہوکر باربیڈوز
جزیرہ مین بتجویز کیواسطے بھیجی گئی اور تمام وہ آدمی جنہون نے کبھی بھی کوئی ایسی بات کہی تھی کہ
جس سے بادشاہ کیطرف داری پائی جائی اون سے اونکی تمام آمد کا دسوان حصہ لیا جانی لگا
اور اس ٹکس کا نام وہ یکی از خیر خواہان سلطان مشہور ہوا تمام ملک چھوٹی چھوٹی
ضلعون مین تقسیم ہوگیا اور ہر ضلع پر ایک فوجی سردار رہنی لگا اس حاکم کو اختیار
تھا کہ جس آدمی پر اوسی کسی طرح کا شبہہ ہو گرفتار کرلے — اب ہم حاکی زمانہ کا حال
لکھتی ہین اور یہہ لکھتی ہین کہ جب ہم ہندوستان کے حاکم اور مختار ہوگئی تو ہمنی کیا کیا
کلائیو صاحب اوس زمانہ کا حال لکھتی ہین جب میر قاسم کو بنگالہ کی تخت سی اوتار دیا

ہیسٹنگز صاحب گورنر جنرل لکھتے ہین کہ ہزارہا آدمی پہلے ملکی اور فوجی نوکر دیکی
تنخواہون پنشنون اور رشتون کی ظلم کی سبب سے مفلس ہوگئی ہین اور نواب کے خزانہ
مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ ہماری نوکرون کو بہی راضی کری اور اپنی نوکرونکو بہی تنخواہ
دی ان ظلمونکی باعث سے تمام ملک ہمارا دشمن ہوگیا ہی نواب صاحب کے نوکر بہی دیکہتے ہین
کہ ہمنی اونہین حق سے بی حق کردیا ہی میری رای مین ہمارا جو نواب پر اس مطلب کے لئی ٹکس
لگاتا کہ ہمارے محفوظین کو اوس ٹکس سے فائدہ پہونچی اکثر آدمیونکی نزدیک بیجا نہین ہیگا
اور اولسی بہی زیادہ آدمیونکی نزدیک یہہ بات بیجا نہین ہیگی کہ ہمنی نواب کے حفاظت کے
لئی ایسی فوج بہیجی ہے کہ جسکی تنخواہ دینی کا اوسی مقدور نہین اور جسکی اوسی حاجت نہین
بتاؤ مین کس پیرایہ تقریر مین یہہ بات نواب صاحب کی سامنی کہون کہ اگرچہ اپکو اس فوج
کی حاجت نہین ہے مگر اسکی تنخواہ ضرور دی جائی — ہیسٹنگز صاحب کے ہنگام گورنری
مین جو واردات واقع ہوئی تہی اونہین کو لکہکر چپ نہین ہوے ہی بلکہ اونہون نے
اوس فوج مین سے ایک حصہ کم کردیا جسکے نواب کو حاجت نہ تہی مگر تنخواہ دینی پڑتی تہی
لیکن ہیسٹنگز صاحب کے بعد لارڈ کورن والس صاحب گورنر جنرل فی پہر اوسیقدر
بلکہ اوس سی زیادہ فوج نواب پر مقرر کی ہرچند نواب صاحب نے نہایت التجا کی مگر اونہون نے
نمانا لوڑ دین منتہ یعنی سر جون شور صاحب فی نواب سے مدد زری طلب کی اور رفتہ رفتہ
پچیس لاکہ روپیہ سالانہ سی ستہ لاکہ روپیہ سالانہ پر نوبت پہونچادی اور اور بڑہائی گئی انکی بعد لارڈ
ویلزلی صاحب گورنر جنرل فی سنہ ۱۸۰۱ء مین نواب کو یہہ دہمکی دی کہ ہم تمسی تہارا سب ملک

۱ ہیسٹنگز صاحب کا بیان نواب اصف الدولہ
۲ ہیسٹنگز صاحب کا بیان نواب اصف الدولہ
۳ انگلہ نواب سعادت علیخان کا ذکر نواب اصف الدولہ

اور اونکی یہہ مفلسی کچھہ تو اونکی کاہلی اور فضول خرچی کی سبب سے معلوم ہوتی ہی اور کچھہ
ہماری پہلی بدانتظامی کیطرف سی منسوب ہوسکتی ہی — یہہ بات نہین ہے کہ ہماری
بدانتظامی کی سبب سے صرف ہماری ہی رعیت کو نقصان پہونچا ہو بلکہ اور راجاؤن کے
ملکون مین بھی یہہ خرابی پہیل گئی جیسی ملک اودہ کی نواب سے ہمارا ارتباط ہوا ہی جیسی اوسکا
ملک ہے ایک لاش بنگیا ہی جسی انگریز لوگ نوچ نوچ کر کھاتے ہین ہستنگ صاحب
جس زمانہ مین گورنر جنرل تہی اور جو خود اس بدانتظامی مین شامل تہی وہ اوس زمانہ کا حال
اسطرح لکھتی ہین مجھی خوف ہے کہ ہماری دست اندازیون اور بی باکیون کی سبب تمام
ہندوستانی سرکارین ہماری دوستی سی ایسی ڈرنی لگی ہونگی جیسی کہ ہماری فوج سے
ڈرتی ہین ہمارے دست اندازے اور نوکرونکی بداعمالی نے ہماری شہرون کو ہماری فوج سے
زیادہ نقصان پہونچایا ہی ہندوستان کا ہر ایک آدمی ہمسی خطہ کتابت کرتی ہین
بھی خائف ہے کیونکہ ہندوستانی دیکھتی ہین کہ جن لوگون نی ہمسی آشتی وغیرہ کی وہ
تباہ اور برباد ہوئی وہ لکھتا ہی کہ لوگ جو ہمسی بدگمان ہوگئی ہین اسکا بڑا باعث ہمارے
معاملات اودہی ہین — ملصا صاحب مورخ کا قول ہی کہ ان معاملات سے پہلی ملک اودہ
نہایت ترقی پر تہا اور اوسمین تین کرور روپیہ آمدنی سالانہ بعد مدمی مظلم کی تہی جب ہمنے
اوسکی ملک مین کچھہ انگریز اور ایک فوج مقرر کی تو نواب عرصہ قلیل مین بہت مفلس
ہوگیا اور بعسرت بسر کرنی لگا اور چند سال بعد اوسی معلوم ہوا کہ میرے ملک کے محاصل پہلی کی نسبت
نصف ہوگئی ہین نوبرس مین بحساب اوسط چونتیس لاکہہ روپیہ سالانہ کمپنی کی نوکرون نے نواب سے بیجہ لیے

بہی اوس کتاب مین موجود ہی اودہ کی بنک کے کتاب دیکہو ۱۸۵۸ع مین یہہ مقدمہ
ڈلکنسن بیورلو اس صاحب کو مفوض ہوا اور اون سی استفسار کیا گیا کہ تمہارے
اسباب مین کیا رائی ہی جو اس فاضل آدمی نے اپنی رای لکہی ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہی —
جسقدر تک مجہہ سی کہا گیا یعنی کہا میری رای مین گورنر جنرل ہندوستان اور کونسل
۱۸۲۷ کی عہدنامہ کی توڑنی کی مجاز نہ تہی یہہ معاملہ قوانین معاملات غیر اقوام کے
خلاف ہی باوصف اسبات کی کہ ایسی بڑی شخص نی یہہ رای دی مگر ایک حال کی
زمانہ کا مورخ جو کہتا ہی کہ مین قوانین معاملات غیر اقوام کی ایسی ہے عظمت
رکہتا ہون جیسی کہ لوریت کی لکہتا ہی کہ میری رای مین اودہ کا قلمرو سرکار کے
مین داخل کرنا بیجا نہ تہا اور دلیل یہہ لاتا ہی کہ جو کام ایک دفعہ آدمی کرلی خواہ وہ
کسی طرح سی ہوا ہو درست ہی یہہ ایسی دلیل ہے کہ اسکی سبب سے جیب کتری اور
رہزن دونون کا کام ٹہیک ٹہہر جاتا ہی — کیہ صاحب مورخ لکہتی ہین کہ لورڈ
ڈلہوزی صاحب کی ایام گورنری مین ایک اور ملک شامل قلمرو سلطانی ہوا یہہ ملک
فتح سی حاصل نہین ہوا کیونکہ اوس کی تمام حاکم ہمیشہ ہماری دوست رہی تہی اور اوسکے
رعیت سی ہماری فوج بہرتی ہوتی تہی اور یہہ ملک اس سبب سی ہاتہہ نہین آیا
کہ اوس کا کوئی شرعی وارث تخت پر بیٹہنی کا مستحق نرہا ہو کیونکہ ہمیشہ کوئی
بیٹا یا بہائی یا کوئی خاندان شاہی کا آدمی جسی آئین محمدی کے موافق وراثت پہونچتی ہو موجود ہوجاتا تہا اور
اوس زمانہ مین ایک دشاہ پسر بادشاہ تخت پر موجود تہا بلکہ یہہ ملک صرف اس دلیل سی لیا گیا کہ ان

چھین لینگے اور اونسی اون کا آدہا ملک جسکی آمدنی ایک کروڑ تنتیس لاکھہ روپیہ سالانہ تھی
بعوض ستتر لاکھہ روپیہ کے جو کمپنی نی نواب صاحب پر ڈنڈ الاتھا لیا مگر ہمارا ظلم اور طلب
زر اب بہی موقوف نہین ہوئی سنہ ۱۸۱۵ء اور سنہ ۱۸۲۵ء کی درمیان ہمنی چالیس لاکھہ
روپیہ سی کچھہ زیادہ قرض کے نام سی لیا لورڈ ہسٹنگ صاحب گورنر جنرل لکھتی ہین کہ یہہ روپیہ
ہمنی اونسی قرض نہین لیا تہا بلکہ اپنی طاقت کا ڈر دکہا کر لیا تہا اور اوسکی عوض مین
ہمنی اونہین بادشاہی کا خالی لقب اور تہوڑا سا غیر آباد ملک جو جنگل سی کچھہ بہی بہتر
نہوگا دیدیا — اودہ پر جو انگریزون نی ظلم کیا اوسکا حال بیان کرنیکی واسطی ہم اب
اس بیان کو یہین چہوڑ دیتی ہین — نہایت بڑا ظلم جو ملک اودہ پر ہوا وہ یہہ ہے
کہ لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۳۷ء کی عہدنامہ کو توڑ ڈالا اور اودہ کو اوسکے
نواب سے چھین لیا اور عذر یہہ کیا کہ یہہ عہدنامہ روی سے کیون کہ کوٹ اوف دائرکٹرز نے
اس عہدنامہ کو منظور نہین کیا تہا اور جو ہین اون تک یہہ عہدنامہ پہونچا تہا اونہون نے
کہا تہا کہ یہہ بالکل بیجا ہی مگر تہہ دیل دلائل مندرجہ ذیل کی سبب سے بہوده ہی —
اس عہدنامہ پر اوس وقت کی گورنر جنرل لورڈ اکلینڈ صاحب اور کونسل کے
تین ممبرونکی دستخط موجود ہین — اور سنہ ۱۸۳۹ء اور سنہ ۱۸۴۲ء مین گورنر جنرل
بادشاہ اودہ کو اپنی دوشقون مین اس عہدنامہ کا حوالہ دیا ہی اور یہہ لکہا ہی کہ
اپکو اس عہدنامہ پر قایم رہنا چاہئی — اور سب سے بڑی دلیل یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۴۲ء مین
سرکار کے حکم سی ایک کتاب چہپی ہی جسمین تمام راجاؤن کے عہدنامی مندرج ہین یہہ عہدنامہ

کہ ہم تجھی راجہ بنا دینگی اگر تو راجہ ہونیکی وقت ہمین فلان فلان اضلاع دیدی
اس معاہدہ کی بعد اونہون نے مرہٹون ہی لڑائی شروع کردی اسکی چند روز بعد نگالہ
کی گورنر نی برار کی راجہ سو دے جی بہونسلہ سی اسی قسم کا معاہدہ کیا اور اوس سے یہہ کہا کہ ہم
تمہین مرہٹون کا ملک لوا دینگی اگر تم ہمین یہہ یہہ ضلع دیدو مگر انگریزونکا دور خاین
کھل گیا اور سو دے جی بہونسلہ اس بے ایمانی اور بد معاملگی سی بہت ناراض ہوا نظام دکن کے
ملک ہماری ملکون کی شمال کیطرف واقع تہی اور وہ ہماری ملکون کو ایسی مضر تہی کہ اگر ہمنی
کچھہ اوسکی ساتھہ بد سلوکی بہی کرتے تو بیجا نہین تہا اور اوسکی لکہنی کی یہان کچھہ ضرورت نہین ہے
نظام نی کمپنی کو چند ضلع سپرد کردی اور اونکا سالانہ خراج لینا ٹہہرایا مگر خراج ہمنی ندیا اس
بد معاملگی کا نتیجہ یہ ہوا کہ نظام نی کہا کہ انگریز ایسی قوم ہی کہ نہ انہین ایمانکا خیال ہے نہ انصاف
کا اور اوسنی حیدر علی کو ہمسی لڑنیکی نئی بلا یا اور یہہ کہا کہ کوئی ہندوستانی حقیقت سے گر
امن مین نہین رہنیکا جبتک کہ انگریزون کی پاس ہندوستانمین ایک اپنی زبردست فوج
رہیگی جب انگریزون نے خود اپنی بی ایمانی اور ہندوستانکی بی انتظامی کا حال اسطرح
لکہا ہو تو وہ رائی جو قسطنطنیہ کی وزیر اعظم نی اپنی جواب نامہ مین انگریزونکی نسبت
لکہکر سر ادبرٹ اس سلای صاحب سفیر انگلستان کو دی اوسپر ہی تعجب نہین کرنا
چاہئی اس کاغذ کو گریصا صاحب ام بی نی ہوز ادف کو سترمین اونتسو مین فروری
سنہ ۱۸۵۲ء کو اوس ہنگام مین پڑہا کہ جب روسی فوج کی بابمین باہم گفتگو
ہو رہی تہی جب گریصا صاحب اپنے تقریر ختم کرنیکو ہوئی تو اونہون نی کہا کہ ترک

سرکار انگریزی کی یہہ مرضی ہی کہ اب ہم اس ملک کو اپنی قلمرو مین شامل کرلین اس
ملک سی مراد ملک اودہ ہی جو ہندوستان کی وسط مین واقع ہی اور جسکی لینی کی ہمین
اس سبب سے حرص ہوئی کہ وہ بہت اچھی موقع پر واقع ہی اور بہت زرخیز ہی — ای کرشن
وپفن ڈورف و ڈیل کے روحون اس معاملہ کو سنو اور ای ہندوستان کے آزاد راجاؤن
تم بھی اس حیرت انگیز ماجرے کو پڑھو اور اوسپر فکر کرو — بی شبہہ لورڈ کارن والس
صاحب ایک منصف آدمی تہی اور لورڈ ملٹن متہہ بہت ایمان دار اور ہماری اور لورڈ ویلزلے
صاحب بڑے آدمی مگر تو بھی ان گورنرون نی اپنی ایمان داری و عقلمندی و سیر چشمی
کو کام نفرمایا اور بادشاہان اودہ پر جو ہماری دوست تہی بڑا ظلم کیا —
شرڈنڈلس جو بعد ازان لورڈ ملول کی نام سی مشہور ہوئی اونکی بہی رای یہی ہی کہ
ہمنی بادشاہان ہندوستان پر ظلم کیا ہو زاد ف کو متنزین اونہون نی پدر ہوین
اپریل سنہ ۱۸۸۲ع مین یہہ لکچر دیا یعنی یہہ گفتگو بیان کی — ہندوستان مین چار بڑی
بڑی ریاستین تہین جو ہم متصل تہین اول ریاست سرہٹہہ دوسری ممالک حیدر علے
تیسری قلمرو نظام دکن چوتہی راجہ بدار یو کے اس سے علاوہ اور بہی بہت سی چہوٹی
چہوٹی ریاستین مثل نواب ارکوٹ و راجہ تنجور وغیرہ کی تہین لیکن یہہ چارون بڑے بڑے
ریاستین ہماری دشمن ہوگئی تہین دونون امین سے سمبی ظاہر لڑتی تہین اور
دو دشمن ہوگئی تہین اس عرصہ مین سمبی کی گورنری راگوناتہہ جی سی جسے
مرہٹون کے ملک کا دعوی تہا خط کتابت شروع کی اور اوس سے یہہ قرار کر لیا

کہ ہم

تم اپنی وزیر کی بہت تعریف کرتی ہو ہماری نزدیک وہ ہمین کسی طرح کا فریب
دیا چاہتا ہی اور کوئی ایسی تجویز نکالی ہی کہ جس سے وہ تمہاری قوم کو ہماری طرف متوجہ
کرہی ۔ ہمنی سنا ہی کہ تم لوگ بڑی سریع الاعتقاد اور کمینہ اور زر دوست ہو اگر
ہم غلطی پر نہین ہین تو یہہ بات سچ ہی کہ لالچ تمہاری خمیر مین ہی تم اپنی خدا کی بہی خریداری
فروخت کرتی ہو اور روپیہ تمہارا معبود ہی سب چیزین تمہاری وزرا اور قوم کی تردماغ
تجارت کے ہین کیا تم اسواسطے آئی ہو کہ ہمین روس کے ہاتھہ بیچ ڈالو نہین ہم آپ
اپنا سودا آپ کرلینگے ہمین اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئی جب ہماری اچھی دن
آئینگے ہمین آپ ترقی ہوگی جو خدا اور اوسکی نبی نے حکم دیا ہی وہ ضرور ہوکر رہیگا ترک
نکر نہین جانتی دوروی اور شرارت تم عیسائیون کا طریقہ ہی ایمانداری اور صاف
باطنی اور معاملہ کی درستی ہمارا پیشہ ہی اور ہماری ریاست کے کاروبار مین صدق رائج ہے
اگر ہم ترقی نہین تو پہر ہم اپنی کامون کو خدا کی مرضی پر سونپ دیتی ہین اور جانتی ہین
کہ جو ازل مین خدا تعالےٰ نے ہماری تقدیر مین لکہا ہی ہوکر رہیگا ہم بہت عرصہ تک شان و شوکت سے
بسر کرچکی ہین اور ہماری ریاست سارے زمین پر اول درجہ کی تہی اور ہم اپنا فکر کرتی ہین کہ ہمنی کہا سال
تک عیسائیون پر فتح پائی اور اونکی مکر و حیلون اور دغابازیون اور تمام قسم کی بدیونکو مغلوب کردیا
ہم خدا تعالےٰ خالق موجودات کے پرستش کرتی ہین اور محمد کی نبوت کا یقین کرتی ہین تم جس خدا کی
پرستش کا دعوی کرتی ہو نہ تو اوسکا یقین اور پرستش کرتی ہو اور نہ اوسکی نبی کا یقین کرتی ہو
جسی تم اپنا خدا اور نبی کہتی ہو ایسی بی ادب اور بد مذہب قوم کا اعتماد کیون کر کیا جاسکتا ہے

لوگ جیسی ہمنی مدد کی بہائی دغا کی اب ہم سی بہت نفرت کرنی لگی حسین
مجھی معلوم نہین کہ آپ صاحب میری اس حرکت پر مجھی الزام لگاؤگی یا نہو گے
کہ مینی بڑی مشکل سے یہہ بات یعنی ناراضگی اہل ترک دریافت کرلے ہی
اور اوس جواب نامہ کی نقل بہے منگالی ہی جسکو وزیر اعظم سلطان روم نی ہمارے
سفیر سر روبرٹ این سلڈیکی جواب مین لکھا اور اوس جواب نامہ کا مضمون یہہ ہے

## نامہ سلطان روم

سلطان خود جنگ کرتا ہی اور خود ہی صلح کرتا ہی اوسی اپنی غلامون اور نوکرون
اور رعیت پر اعتماد کلی ہے سلطان جانتا ہی کہ وہ وفادار ہین اور اونکی دلیری بہی
دیکھہ چکا ہی اور اون کی وفاداری پر اعتماد ہی — مدت ہوئی کہ تمہاری یورپ کے
سونی سی وفا اور ایمان داری جانی رہی ہی — اگر تمام اور عیسائیون کا قول سچ ہی تو انگلستان
اور اوسکی آدمیون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہئی انگلستان تمام انسانون کے خرید و فروخت
کرتا ہی ترکون کو تمہاری ملک کی بادشاہ سی کچھہ علاقہ نہین ہے نہ کبھی تمسی نصیحت یا دست
اندازی نہین طلب کی اور نہ تمسی دوستی کرنی چاہئی پر تمہارا کوئی وزیر یا قاصد تمہارے
نام ہی اور نہ کبھی ہمنی تمسی خط کتابت کی ہی پہر تم کس دلیل سی ہمارے اور اہل روس کے
معاملات مین دست اندازی کی درخواست کرتی ہو تمہین کیا غرض ہے کہ تم ایسی لوگون کو
نفع پہونچاؤ جنہین تم کافر کہتی ہو نہ ہمین تمہاری دوستی نہ مدد درکار ہے نہ دست اندازی

ل وضع ہو کیونکہ عبارت مگویا ترجمہ زبانی وزیر اعظم سلطان روم کی ہی جو کہ اوس نے سفیر بادشاہ انگلستان کی درخواست پر بادشاہ مذکور کو بھیجا تھا

تم پر نہ

اپنی معاملات اوس طرح سی کرینگی جو ہمین مناسب ہوگا اور ہماری قوانین شرعی اور
ملکی کی موافق ہوگا لوگ تمہین کہتی ہین کہ تم بڑی بدکار ہو عیسائی قوم ہو اگر تم ایسی نہین
ہو تو اسمین کچھ شک نہین ہے کہ بڑی گستاخ اور فضول گو ہو تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ اوس جیسے
بادشاہ کو ہم صلح پر راضی کردینگی تم اور تم جیسی اور بہت سے سفیر عیسائی اسمین ایکا کرلیتی
ہین اور اپنی تئین برابر کا مغز خیال کرکی لکھتی ہین ہم تمہین خوب جانتی ہین یہہ
تمہارا اعتدال ہی گذرنا تمہاری بیہودگی پر دلیل ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دیوانہ
وار دخل بیجا کرتی ہو تمہاری اسطرح کی حرکاتسی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری ملکی مجلسین
ذلیل اور حقیر ہین اور تمہاری نصیحت بیوقوفانہ ہی اور اس لایق نہین ہے کہ اوپر
کوئی بادشاہ توجہہ کری چہ جائی کہ سرکار سلطان روم اس ملک کی وزیرون نے
جب کبھی اور جس موقع پر تمہاری نصیحت مانی ہی یا تو اونہون نی تمہارے
ارادہ مین فتور پایا یا تمہاری جہالت سے نقصان اوٹہایا ہمارا سلطان تم جیسی
قوم کی اراوون اور تمہاری دخل بیجا سی کیونکر تم ایک قوم ہو جو اپنی رعیت
اور ہموطنون سے بھی بی ایمانی کی ایک تمہین نہین بلکہ تمام عیسائی بادشاہونکا یہہ قدیم سے
رواج ہے کہ وہ روپیہ کیواسطی اپنی رعیت کو بھی فروخت کردیتی ہین ہمین خوب تحقیق ہی
کہ جب تم مین صلح ہوتی ہی تو عہدنامہ مین شرطین اوس بادشاہ کی مفید لکھی جاتی ہین جسنے
زیادہ رشوت دی ہو ـــــ عثمانیونکی وزیر یورپ والونکی صلح بہت مان چکی ہین مگر جلدی
دفعہ ہمنی تمہارے صلح مانی یا طراب ہوئی یا دغا پائی اپنا نامہ لیکر جلیجاؤ سلطان کو تمہارے دست

ہم اپنی مہر کام اور معاملات باہمی مین صدق اور نیکی کو دخل نہین دیتی تمام عیسائی
بادشاہونکی شکایت نامہ وغیرہ دیکھو کہ جب وہ باہم لڑتی ہین تو ایک دوسری کی
نسبت کیا کہتی ہین تمہین دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ تمام اور عیسائی بادشاہ ہی
ایسی ہی کفر بکنی والی اور بی ایمان اور ظالم اور نامنصف اور دغاباز ہونگی کبھی کسی
نی بھی اپنا اقرار یا بات جھوٹی کی ہی کبھی نہین کہی کبھی کسی عیسائی حاکم نی بھی اپنے
وعدہ وفا کیا ہی نہین سرگز نہین کیا یہہ لوگ جبتک وعدہ وفا کرتی ہین کہ جبتک
انکا کوئی مطلب نکلی اسصورت مین تم کیونکر خیال کرسکتی ہو کہ ہم تمہارا اعتماد
کرین اگر لوگ سچ کہتی ہین تو تم ایسی قوم ہو کہ جنکی تمام وزیر بی ایمان ہین اور جنکی
امور ریاست مین ایسا جوہر ابھی نیکی نہین پائی جاتی سلطان کو تمہاری بادشاہ
سی کچھہ تعارف اور خط و کتابت نہین ہے اور نہ وہ چاہتا ہی اگر تم مخبر کی طور پر
یہان رہنا چاہتی ہو یا اپنی قول کی موافق اپنی بادشاہ کا سفیر بنکر رہنا چاہتی ہو تو
اور عیسائی قومونکی سفیرونکی ساتھہ رہو کیونکہ تم ایسی حرکات کرتی ہو کہ تہذیب کے
بہت خلاف ہی ہمین نہ تمہارے بڑے مددگار ہی اور نہ بحری نہ ہم تمہاری صلاح چاہتے ہین
اور نہ دست اندازی بھی بادشاہ کا حکم ہی کہ تو اس درخواست مدد کا شکریہ کرکیونکہ
مجلس سلطانی ایسی بیجا بھی اور مجھی بادشاہ کا حکم نہین کہ تمہاری درخواست مدد بھیجنے
کا بھی شکر کرون کیونکہ سرکار کی تمہین کبھی یہہ خیال نہین گیا کہ وہ تمہاری جہازونکو اپنی
سمندر مین داخل ہونے دین چونکہ اوسی معاملہ کیا جاتی ہو نہ ہم اوسے چاہتے ہین اور نہ ہم اوسکی پروا کرتی ہین اوس سے

پانے

ٹھہری اور اوسی قیمت کسی چیز کی پوچھی کہ وہ بہت نرمی اور اختصار سی ۵ یا ۱۰ اپی
ایسٹر یا جو کچھہ قیمت ہوگی کہدیگا اگر کوئی آدمی اونکی عادات سی واقف نہو اور
ونسی سودہ مین تکرار کرنی لگی تو وہ لوگ کچھہ جواب نہین دیتی صرف منہہ اوپر پھیر لیتی
ہین اور حقہ پینی لگتی ہین ہر چند کوئی تکرار کری مگر وہ قیمت مین ایک جبہ کمی نہین
کرتی مگر عیسائی اور یہودی تاجرونکا حال بالکل خلاف ہی — اپی ایسٹر سی ۸۰ پر
آتی ہین اور ۸۰ سی ۶۰ اور ۶۰ سی ۴۰ پر اور زیادہ تکرار کرو تو اس سی بھی کم پر نوبت
پہونچ جاتی ہی — قاعدہ یہہ ہی کہ اگر تاجر ارمینیا کا ہنی والا ہی تو جتنی قیمت وہ مانگتا
ہی اوسی نصف پر راضی ہو جائیگا اور اگر یونان کا ہی تو ایک تہائی پر اور اگر یہودی
ہی تو چوتہائی پر مگر مسلمانون کا یہہ حال ہے کہ اگر اوس کا کوئی اسباب خریدنا چاہی تو
تو اوسی چاہئی کہ جو قیمت وہ مانگتی ہین وہ ہی دی وہ ایک جبہ کم نہین لیتی —
چونکہ کوئی عثمانیونکو اونکی اقرار سی نہین پھیر سکتا وہ اور ونکی بات کو بھی ایسا ہی جانتا سمجھہ لیتے
ہین اور فوراً یقین کر لیتی ہین اگر کوئی ترکون کی سامنی قسم کہائی اور کہی کہ یہہ بات سچ ہی تو
اونہین اوسیوقت اوسکی بات کا یقین آجائیگا ایکدن ایک خبر ایسی افسر بازار مین کپڑا خریدنی گیا
اور اوسنی وہی کپڑا تلاش کیا جو ایکدن پہلی اوسکی دوست نی خریدا تہا مگر اوس تاجر پاس وہ کپڑا
ہو چکا تہا وہ دوسری تاجر پاس گیا اوسنی وہی کپڑا دیکہا یا مگر قیمت زیادہ مانگی اوس افسر نی شکایت
کی کہ تو قیمت زیادہ مانگتا ہی اور اوسی اپنا نمونہ دکہایا سوداگر نی نمونہ کے
کپڑی کو بغور دیکہا اور معلوم کر لیا کہ بیشک اس کپڑے اور میرے

۱۷ جمادی الثانی ۱۲۹۷

اندازی روس کے باب مین درکار نہین ہے تمہارا یہہ ارادہ ہی کہ تمام دنیا کو اپنے میں
لڑوادین اور بعد ازان اس اپنی بی ایمانی سی فائدہ اوٹھائین — ہمین تمہارے
بھی درکار نہین ہے کیونکہ ہماری سوداگرون نی تمہاری دورویی سی بہت نقصان اوٹھایا
ہی خودغرضی تمہارا ایمان ہے اور صرف لالچ تمہارا خدا اور تم عیسائی مذہب کو بیکار اسواسطے
بہانہ کرتی ہو کہ اس پردہ مین اپنا مطلب حاصل کرو ہم تم سی اب خط وکتابت کرنا
نہین چاہتے اور اسواسطی ہم حکم کرتی ہین کہ تم اس کا جواب نہ لکھنا فقط

اسبات کی ثابت کرنیکی لئے کہ قرآن شریف بہت موثر اور مفید مسائل ہین ہم اسباب کے
ختم کرنی سی پہلی ای ایل سیلی صاحب کی کتاب موسوم لائف آف محمد کے ایک چوالی کی چند فقرے
نقل کرتی ہین جو اس کتاب کو مصنف نی خود ۱۸۵۵ء مین چھپوایا تہا

## صدق مقال و دیانت

ان بڑی بڑی بازارون مین جو ہر قوم کے آدمی اور ترک یا ملک شام کی ضعیفین مجتمع
ہین اونسی کو یا عثمانیون پر معلوم ہوتا ہی یا ترکون کے خط وخال مین چند اور خط وخال
زیادہ ہوگی ہین یہہ ترک لوگ اپنی دوکانکی سائبانون مین یونانی اور آرمینان کے
سوداگرونکی برابر بیٹہی رہتی ہین آرمینا اور یونان کی تاجر ادہر ادہر دیکہتی ہین اور
ہر خریدار کو تاکتی ہین اور یہہ کہہ کر بلاتی ہین یہان آئی جناب کپتان صاحب یہان
آئی مگر ترک لوگ بہت سنجیدگی سی خاموش بیٹہی رہتی ہین اور حقہ پیتی جاتی ہین اور
اپنی تسبیح پڑہی جاتی ہین اگر کوئی آدمی ایک ترک کی دوکان کی تختہ کے آگے

اہر سے

آباد ہین مگر یہان ایکدن بہی نہین گذرتا کہ جس مین قزاقی یا قتل نہ سنا جاوے
اسیطرح کی ایمانداری گانون اور قریون مین پائجاتی ہی اب ہم ایک انگریزی سیاح
کی روایت لکھتے ہین جو اوس نے حال مین اخبار مین لکہی ہی ـــــ کہ مینے ایک بلغار کی
کسان کا چہکڑا اپنی اور اپنی دوست کے اسباب لادنی کیلیے کرایہ کیا اور میری اسباب مین صندوق
اور پیٹیان اور شطرنجکی تہیلے اور چغی اور پوستین سمور اور شالین تہین مین یہہ
چاہتا ہون کہ تہوڑیسی خشک گہانس اسواسطی خریدلون کہ رات کو بچہا کر اوسپر سویا
کرون اور اسی تلاش مین چلا ایک نہایت خلیق ترک راستہ مین مجہی ملا اور کہنی لگا
کہ آؤ مین تمہارے ہمراہ چلون کسان نی بہی اوسیوقت اپنی بیل گاڑیسی کہول دی اور اوسمین
اور ہماری اسباب کو کوچہ مین چہوڑ کر چلا گیا جب مینی دیکہا کہ وہ بہی جاتا ہی تو مینی کہا
کہ کسیکو تو یہان رہنا ضرور ہی ترک نی متحیر ہوکر پوچہا کہ کیون کیا وجہہ کیون رہنا چاہیے
مینی کہا کہ ہماری اسباب کے حفاظت کرنیکی واسطہ اوس مسلمان نی جواب دیا کہ واہ اگر
تمہارا اسباب ایک ہفتہ بہی رات اور دن یہان پڑا رہیگا تو بہی کوئی اوسی نہین چہوئیگا
مینی اسبات کو تسلیم کر لیا اور جب واپس آیا مینی دیکہا کہ سب چیزین جیسے مین چہوڑ گیا تہا
ویسی ہے رکہی ہوئی ہین اسبات کا بہی خیال رہی کہ اوسوقت اوس کوچہ مین ترکے
سپاہی بہی پہر رہی تہے اگر ہم یہہ بات لنڈن کی ممبرون پر چڑہ کر بیان کرین تو بعض
خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکہہ رہی ہین اونہین اس خواب سی بیدار ہونا چاہئی وہان
حمال اور مزدورون کی ایمان داری پر ہماری ہان کی سوداگرون کے نسبت زیادہ

کپڑی مین کچھہ فرق نہین ہی اسکی لیے اوسنے خریداری کہا کہ تو قسم کہا کہ یعنی اس نے
پراس کپڑے کو خریدا ہی جو مین کہتا ہون اوسنے اسباب کے دیکھنی کی لیے کہ دیکھو
قسم کا نتیجہ کیا ہوتا ہی قسم کہائی اسپر سوداگر نی اوسی کپڑا اوسی قیمت پر دیدیا —
ابی سینی صاحب فرانسیسی لکھتی ہین مین اقرار کرتا ہون کہ اسطرح ہر آدمی کی
مان لینا اور شان وشوکت سی بیٹہا رہنا اور کم سخن کرنا مجھی بہت پسند ہی
نہین جانتا کہ ہم مین کیون تاجر لوگ اسقدر تکلف کرتی ہین اور خریداری
تئین اسقدر گہٹاتی ہین ملک شام مین بایع اور مشتری مین کچھہ فرق نہین
تاجر اپنا اسباب بیچنی مین اسقدر کوشش نہین کرتا اور اگر اوسکی پاس بیٹہنی
تاجر کا اسباب بہت بکی اور اوسکا کم بکی تو حسد نہین کرتا وہ کہتا ہی کہ میری بار
کل آئیگی جب وہ موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دوا پنی دوکان مین نماز پڑہنی
لگتا ہی اور آفی جانی والونکی کچھہ پروا نہین کرتا اور اپنی نماز مین ایسا مصروف
ہوتا ہی کہ گویا وہ جنگل مین تہا اور یا وہ پاس کے مسجد مین نماز پڑہنی چلا جاتا ہے
اور اپنی اسباب کو اکیلا چہوڑ دیتا ہی اور خلق اللہ کی ایمان داری پر بہروسہ کرتا
ہے اس بڑی دار الخلافت قسطنطنیہ) مین جہان سوداگر مصر کو ہٹیون پر
اپنی مال کو تنہا چہوڑ جاتی ہین اور ہر ایک کو یہہ بات معلوم ہے اور جہان کہ
صرف رات کو دروازہ ایک بلی سی بند ہوتی ہین ایسی بڑی شہر مین تمام برس
مین چار چوریان ہی نہین ہوتین — پر اور گلیتا مین صرف عیسائی

آباد ہین

کہ وہ ملک یورپ کو افلیم کفار کہتی ہین اور ہماری ذکر مین ہمین ملحد اور بدمذہب کہتی
ہین اگرچہ وہ ہمین حقیر جانتی ہین پر ہم ظلم نہین کرتی ہین اس کتاب مین کسی جاے
بہت سی تقصیر نکلہا ثابت کیا ہی کہ یہ جو عیسائی مسلمانون پر بی اعتدالی اور غیر
قومون کو زبردستی اپنا مذہب منوانی کا الزام لگاتی ہین یہہ بالکل بی جا ہی جیسے
کہ دنیا مین کوئی چیز غلطیون سی اوذکا مذہب نہین چھوڑ سکتی ویسی ہی وہ غیر
قومون کے مذہب مین دست اندازی کرنا نہین چاہتی اگر کوئی اون کو خوش رکھے
اور اون سی محبت کری تو یہہ وعدہ دیتی ہین کہ خدا تیرا انجام بخیر کری اور اس سے
مراد یہہ ہی کہ خدا تجھی ایسی ہدایت دی کہ تو مسلمان ہوجائی لیکن اس سے زیادہ
اور کچھہ دست اندازی نہین کرتی مسلمانون کے علما کا قول ہی کہ دل مین
ہدایت کا ڈالنا اور مسلمان کرنا خدا کا کام ہی ان علما کا یہی مقولہ ہی کہ ہم
ایک سی نکلی کر اور جہلا سی بحث نکرو ملک شام مین مذہب کی سبب سے
کبھی ظلم نہین ہوا برخلاف اوس کے وہ اون لوگونکا مامن ہی جو اپنے
ہم قوم عیسائیون کے تعصب کی سبب سی تباہ ہوجاتی ہین تاریخین دیکھو
پندرہوین صدی مین مضرارون بنی اسرائیلی سپانیہ اور پرتگال سی نکالی گئے
اور تہرکی مین آکر قیام پذیر ہوئی یہان انکی اولاد چار صدیون سی بہت
امن و امان سے رہتی ہی مگر ہمین اقرار کرنا چاہی کہ بعض بعض جاے
عیسائیون اور خوشعقیدہ کیتہلک مذہب والون کی ظلم سے

اعتماد ہوسکتا ہی یہہ جمال مصالحوں کی گٹھڑی کلکتہ کی گٹھڑی گلیشا کی دفعہ دن ہی جہازون تک لیجاتا
اور جہازون ہی دفعہ دن تک اور مجھی یقین ہے کہ کبھی ایک گٹھڑی بھی نہین جاتی
یہہ بات تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے
گلیشا کا ایک تاجر قسطنطنیہ کو واپس جاتا تہا اور اوسکی تہیلی مین دو ہزار پیشر کی بکلاک تہی
جب وہ پہونچا نہ پہنچا اسبات کا اعتبار رہا تہا تو وہ تہیلہ اتفاقاً پہٹ گیا اور اوسکی تمام بکلاک گہاٹ پر
پہیل گئے اور بعض اوسمین سے دریا مین گر کر جا پڑی دونا کی تمام خلقت اوسکی چنی پر پل پڑے
اور بعض آدمی پانی مین کود پڑے مالک گہبرا کر ایک ایک کے پیچہی دوڑنی لگا مگر ایک لمحہ بہر
بعد اوسکو اس معاملہ کی یکبہی سی ثابت ہوگیا کہ یہہ لوگ میری ہی واسطہ اس روپیہ کی تلاش
کرتے ہین اور جو سکہ جسکو پاتا تہا وہ لاکر اوسکی تہیلی مین رکہدیتا تہا بعد ازان ایک
خیال سے تہیلہ اوسکا اپنی پیٹ پر اٹہا لیا اور سوداگر کی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر کو چلا جب
سوداگر اپنی گہر پہونچا تو اوسنے مزدور کو مزدوری دیکر رخصت کیا اور جلدی سی اپنے
بکلاک کنتی لگا شمار کرنیکی بعد اوسی معلوم ہوا کہ میرا ایک بکلاک بہی نہین گیا —

## مسامحت وفیاضی

جو لوگ عیسائے اپنی مذہب کے مسئلونکی متابعت مین غفلت کرتی ہین اور امور دنیویکے
بہانہ سی مذہب کیطرف کم توجہہ کرتی ہین یا اپنی بدنیتی سی اس مذہب کو ترک کرتی ہین اس
سبب سی ترک لوگ ان باتونکو دیکہکر ہماری مذہب کو ذلیل سمجہتی ہین اور یہی سبب ہے

لائی اور یہہ بیان کیا کہ اسنی حضرت سی بی ادبی کی ہی اور اس سبب سی اوس
مقام کی تمام باشندہ برہم ہوگئی ہین پاشا نے پوچہا وہ کیا الفاظ ہین جو ملزم نی آنحضرت
کی نسبت کہی اور جب اوسنی اون الفاظ کو سنا تو وہ ڈر گیا اور یہہ کہنا بہا گا یہہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی ایسی گستاخی کری اور خدا یتعالی اوسی لمحہ اوس سے اس بی ادبی کا انتقام نہ لے
اسلئی میری سمجہہ مین نہین آتا کہ یہہ خبر ناکی ذرا مجرم ہی اور یہہ بات بیہودہ ہی کہ مین ایسی شخص
کو سزا دون جسکو خدا یتعالی نی خود سزا دی —— اس سی اہل ترک کی چشم پوشی
صاف ظاہر ہی اسپر بہی اہل فرانس آسبرگ گزٹ اور امی نہیں ادب زر در اخبار
کی روایتون پر یقین کرتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ترکی مسلمان عیسائی کتون کو
ہر روز سولی پر چڑہا دیتے ہین اور عذاب دیتی ہین اور گاہی اونکا سلطان اپنی خاص
غلامون پر جو رومال پہینکتا ہی اوس رومال سی اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالتی ہین اور گاہے
جیتی عورتون کو گونون مین سے دیتی ہین اور انہین بوس فورس مین پہینک دیتی
ہین اہل فرانس ان روایتون کو اپنی قصہ کہانیون کی کتابون مین لکہا پاتی ہین
—— مگر حال مین ترک کی سرکار نی اپنی مصالحت کم کردی ہی کیونکہ اونہون
نی دیکہا کہ اس ہمارے مصالحت کی سبب سے اکثر لوگون نی اپنی مذہب پلٹنی شروع
کردی اور اونکی اس مذہب پلٹنی سے امور ریاست مین فتور واقع ہونی لگا اور لوگون
کی ایمان مین فرق پڑنی لگا صرف یونانی رسیٹ یادری جنہون نی ۱۸ سنہ ۱۶ء مین
بمقام ٹرکی خروج کیا اپنی پادری پن کے ماہیت کو سمجہہ گئی چنانچہ یہہ پادری ابتمام

بچنی لیلئے اونہین مقابلہ بہی کرنا پڑا اتینہبس مین حال مین بہی جینیک ایسٹر رہتا ہے

کوئی یہودی بازار مین نہین پہر سکتا ٹہرکی مین اگر قوم بنی اسرائیل سی کوئی یونانی

یا ارمینا کا عیسائی بری طرح پیش آئے تو وہان کا حاکم بیشک بنی اسرائیلی قوم کی آدمی

کی حفاظت اور حمایت کریگا — سلطان کے عملداریمین تمام مذہبونکی آدمی مین

ہر قوم کی رسمین اس ملک مین پائی جاتی ہین یہہ سچ ہی کہ مسجدین گرجون اور یہودیونکے

عبادت خانہ سی زیادہ بلند ہین مگر یہہ نہین کہ اس قسم کی عبادتخانہ بالکل نہون کتہلک

مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا مین سرپرس ایلچی انگلستان کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہی کسے

قانون مین یہہ نہین ہی کہ اس ملک مین غیر مذہب والی اپنی مذہب کے رسمون کو پوشیدہ

کرین جب مردی قبرستان مین لیجائی جاتی ہین تو ہزارون عیسائی مہنت شمع ہاتون

مین لئی اونکی ساتہہ ہوتی ہین اور انجیل کی سامز یعنی نصایح پہتی جاتی ہین —

فیسٹ ویلو کی دن پر آدر گلیلٹا کی تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازار مین نکلتی ہین

اور صلیب اور جہنڈا اونکی سامنی ہوتا ہی اونکی حفاظت کیلئی ترک لوگ اپنی سپاہیونکا

بکٹ اونکی ساتہہ کردیتی ہین اور یہہ بکٹ خود عثمانیون کو بہی رستہ مین سی ہٹا دیتا ہے

اور عیسائیونکی یہہ رسم پورے ہوجاتی ہی — مجہی امید یہہ نہین کی ہی کہ مشرق کی کتہلک

لوگونکو فرانس اور اسٹریہ مین ایسا ہی امن ملا جیسی کہ اوس یونانی عیسائیونکو اور انگریز

پروٹس ٹنٹ کو دیتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو مگر یہودی بیچارون کے کون حفاظت

کریگا چار پانچ برس گذری کہ ایک خیرات بانٹنی والی یہودیکو موصل کی پادشاہ پاس پکڑکے

لائے

ہین فیاضی نہین کرتی بلکہ انہون نی شاہراہون پر اپنے ہمین چندی ڈال کر ایسی
عمارات بناوین ہین کہ جنسی مسافرونکی حفاظت ہوتی ہے اور غربا کی حاجت روائی ان اور
عمارات مین یہان کے اہل حقیقہ کی ہمسایون اور ہم قومون سے اکی غور و پرداخت نہین ہوتے
بلکہ جانورونکی بے خبر گیری کیجاتی ہی قصرہ مذکور قرالصدر مین آبی سائینی صاحب فرانسیسی
قسطنطنیہ کی بازاری کتون کی حال مین لکھتی ہین کہ یہہ ہزارون کتی اہل یورپ سی بہاگ
کی اس شہر کی دور دور کی محلون مین آجہتی ہین اب بہی یہان یی رحم دل لوگ ہین جو
صبح کو انہین خوراک دیتی ہین اور جب کتیان بچی دینی لگتی ہین تو اونکی زیادہ خبر گیری کرتی
ہین اور جب جاڑی مین کتون کی پلی سردیکی ماری مرنی لگتی ہین تو اونکو بچاتی ہین
اور یہان تک خیال کرتی ہین کہ اپنی عرقی وقت کوئی جاگیر یا زمین ایسی چہوڑ جاتے
ہین کہ جسکی آمدسی ان کتون کی خبر گیری ہوتی رہی — یہہ سچ ہی کہ کتا ہی مسلمانون
کے نزدیک سور کی مانند ناپاک ہی اور اوس کو عثمانی ایسا ناپاک سمجہتی ہین کہ
اوسکی موجودہ ہونی سی وہ یہہ سمجہتی ہین کہ ہم ابہی شرع کی موافق پاک نہین ہوی اسلئے
وہ کتون کو اپنی گہر مین نہین آنی دیتی مگران کتون وغیرہ کا مالک یہہ چاہتا ہی کہ
اللہ تعالی فی تمام اون جانورونکا محافظہ مقرر کیا ہے جو اوس محلہ مین آرہین جسمین
رہتا ہون آنحضرت فی مہمان نوازی اور خیرات دینی کا حکم دیا ہے
اور یہہ فرمایا ہے کہ یہہ نیکے سب نیکون سے اول درجہ کے
ہے — ترک لوگ جانورونکی تک سی بضیافتے و مہمان نوازی پیش

لعبوث ہین پہیل گئے ہین یہہ خصوصیت انہین لوگونکی واسطی ہے کہ انکی وعظ اور
نصیحت نی عمدہ نتیجہ بخشا ہر جگہہ کے حاکم نی بجائی اتنا کی انکی وعظ کی اور استعانت کے
کیونکہ انکی سعی سے صاف ظاہر تہا کہ یہہ لوگ نیک نیت اور خیر اندیش ہین حسیب افندے
حاکم مصر کی ایک بڑی مغز نوکر نی ۱۸۴۴ء مین مدرسہ سیٹنر زادف چیرٹی کا ملاحظہ
کیا اور وہانکی افسر مدرسہ پاس اوسی قسم کا ایک نہایت عمدہ خلعت بہیجا جیسا دہانکی عورتین
پہنتی تہین اور یہہ کہلا بہیجا کہ جو اس خلعت کی لائق ہو اوسی یہہ خلعت دیا جائی کیا یہہ
شخص ترک تہا عثمانیون کی نزدیک احسان کرنا سب مین بڑا فرض ہے بنی شاعر نے
اپنی بیٹی کو یہہ نصیحت لکہی ہے تو ہر درویش اور غریب کیواسطہ اپنا دروازہ ہمیشہ وا
رکہا کر مسجدون کے بنانی اور دایم الصوم ہونی اور کعبہ کے ہزارون حج سی یہہ عبادت
خدایتعالی کو زیادہ پسند ہی ترک لوگ مہمان نوازی کو مذہب کا ایک حصہ سمجہتی ہین
جو کوئی مسلمان خیرات دینی مین غفلت کرتا ہی ترکون کے نزدیک وہ مسلمان ہی نہین ہے
اہل اسلام کی ہان پانچ چیزین فرض ہین اور وہ یہہ ہین زکوٰۃ حج صوم رمضان
نماز پنجگانہ اقرار مذہب باللسان — یعنی کہین اس کتاب مین ذکر کیا ہی کہ ترک
لوگ بڑی فیاض ہین اور وہ خیرات دیتی ہین اپنی ہم مذہب اور غیر مذہب کے تمیز نہین
کرتی اور یہان تک کہ دشمن کہ بہی دیتی ہین اور بادشاہون کا یہہ حال نہین ہے بلکہ ہر امیر
اور غریب مین یہہ بات پائی جاتی ہی یہہ لوگ ایسی ہے مہمان نواز ہین جیسا کہ ٹیسی ٹس
سوخ ایتھرمن کو لکہتا ہی اور یہہ لوگ صرف بڑی بڑی قصبون یا گانون دینی مین

فقرہ

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی صرف ایک کام سی یہہ
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بدنظری کا عیب ہرگز نہ تہا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ آپنی باوصف اسباب کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہوگیا اور آپکو انتہا درجہ کی دولت حاصل ہوگئی مگر آپ نے اونمین سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹہایا اور زمانہ وفات تک ویسی ہی سیدی سادی وضع رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہماری ہی قول کا مؤید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نے ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بی انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہر اسپر دلالت کرتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہووے
بدکاری اور بدرویہ کی کو خود معدوم کردی — علاوہ اوسکی جو ہم پہلی اسباب
مین بیان کرچکی ہین ہم یہہ بات بہی آنحضرت کی طرف سی کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی تہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتے ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ مین بہی تمہین جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہے
کہ جو خدا کا سا دل رکہتی تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا (اوانیکے
زیاکدانی اور عفت کے دیوی) سندر پر گرا ہوا ہو سال کی دوسری دختر فشال حضرت

آتی ہین القصہ مینی کوئی ایسی قوم نہین دیکھی جو تر کونسی زیادہ رحم دل ہو اور سوسا
ہی کہ ہم پر کون سی ایسی سطرح پیش آتی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

## باب پنجم در ابطال الزامات منسوبہ

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص ✣

وہ الزام جو عیسائی آنحضرت کی نسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل
ہین (۱) آپنی ایک نیا اور جھوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجھپر خدا کی
طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند
نظری اور شہوت پرستی کی سبب سی نکالا (۲) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ
سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہو گئے
(۳) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دینوی عیاشی
مشابہ ہی (۴) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدرویدگی کو جائز کر دیا اب
ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین ——

## الزام اول

(۱) آپ نی ایک نیا اور جھوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجھپر خدا کے
طرف سی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند

نظر سا

خدا نے آپ کو پیدا کیا تھا — وہی حال ملک عرب کا ہی چونکہ عرب اوس
زمانہ مین بہت سی ریاستون مین منقسم تہا اور وہ باہم ہمیشہ جنگ مین رہتی تہی
پس آنحضرت کیواسطے اسکی سوا اور کوئی چارہ نہ تہا کہ آپ اونکی سردار بنجاوین
اور اون مین مصالحت کرادین اور اپنی مذہب کو اون مین رواج دین —
اس امر کی ملاحظہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بلند نظر نہ تہی اور یہہ عیسائیون کا
الزام باطل ہے — اکثر عیسائی جو آنحضرت پر مکر اور جعلسازی کا الزام لگاتی ہین
اسکی بے انصافی اسبات سی ظاہر ہی کہ اپکا اصل مسئلہ خدا تعالی کے وحدانیت ہے اور
حضرت عیسی علیہ السلام کا بہی یہی مسئلہ تہا مگر ہم یہہ نہین کہہ سکتی کہ لفظ مکر و جعلسازی آپکے
دعوی نبوت کیطرف منسوب ہے — اب یہہ امر یقینی ہی کہ بت پرستی کا معدوم
کرنا اور خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت کا ایسی قوم مین بنا ڈالنا جو نہایت درجہ کے
بت پرستی تہی اور خدا کو بالکل بہول گئے تہی حقیقت مین ایسا کام ہے جسکی واسطے خدا تعالی نے
نبی مقرر کیا ہو — یہہ بہی امر یقینی ہے کہ آنحضرت نے
عرب مین خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت قایم کے اور اوس
ملک سی بت پرستی ایسی معدوم کردے کہ وہ ایک ہزار برس
کے عرصہ سے اب تک پہر کبہی کسیطرح سے نہین ظاہر
ہوے لیکن برخلاف اسکی جب عیسائیون مین پہر بت پرستے
پہلے تو اونکی اوس فرقی نے جسی غلبہ حاصل ہوگیا

داؤد کی پہلی زوجہ تہی اس زوجہ کو اوسکی باپ نی اپنی جلاوطنی کی زمانہ مین ایسی لیلیا
اور بعدازان آپنی برابر کتنی ہی نکاح کئی مگر باین ہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بہی دعوی کئی گئے
حضرت داؤد نی ایک غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سی بہی بی تکلف نکاح کرلیا اور
اگرچہ آپکی ہان اکثر بی بیون سی اولاد تہی لیکن پہر بہی آور شلیم مین حسرین کین اور
اوسکا یاشبا کی مقدسہ مین آپنی حرام اور خون ناحق بہی کیا جب حضرت داؤد
سی ضعیف ہوگئی کہ آپ پر ہر چند کپڑی ڈالی مگر آپکو گرمی نہ پہنچی اور سردی
دور نہ ہوئی تو یہہ تجویز ٹہہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ عورت ہم پہونچاہنی چاہئے
کہ آپکی خدمت کری اور آپکی ساتھہ ہمخواب ہو آپنی لوگون کو حکم کیا کہ ایک نہایت
خوبصورت نوعمر عورت لاؤ آپ پہونچتی ہین کہ کیا ایک شونمی آدمی ایسی حرکت
کرتی ہے وہ بیشک داؤد جو حضرت پر عیاشی کا احتراز کرتی ہین اونہین اس
امر ہیزی شکل کا ضرور ہی خیال رکہنا چاہئی — جو لوگ شنیئس مل مین رہتی ہین اونہین
پتہر پہینکنی مین پیش قدمی نکرنی چاہئی — آپنی اپنی اقتدار اور حکومت کی استحصال
مین حضرت موسی علیہ السلام کے پیروی کی اگر حضرت موسی سرداری فوج اور حصول
اقتدار اور مقنن نبی مین کوشش نکرتی تو بنی اسرائیل کے رہائی مصر مین سے
ہرگز نہوتی یقینی ابتک کوئی ایسا آدمی نہین ہوا ہی جسنی حضرت موسی پر یہہ الزام
لگایا ہو کہ آپنی بلند نظری اور اپنی نفع کیواسطی یہہ مہم اختیار کی تہی کیونکہ اگر
آپ ایسا نکرتی تو آپ اپنی رسالت کی اوس مطلب کو انجام نہی سکتے جسکے واسطی

اور جسکی صدا نہ کبھی آدمی نی سنی اور نہ اوسکی وہم وخیال مین آئی اس سی مراد
صلحے کی دعا ہی باقی چیزون کا بھی حال ہی علاوہ اسکی ہم پہونچتی ہین کہ آنحضرت صلعم کے
احادیث کی باب مین ہم استعارات وغیرہ کی تاویل کیون نکرین جب ہم ہمیشہ دیکھتی ہین کہ
ہزارون عیسائی فقیہہ اپنی مذہب کے صدہا مسئلون مین اس قسم کی تاویلین کرتی ہین
تاکہ یہودگی کا الزام اون سی رفع ہو چنانچہ اوس نبی کا تمام قصہ دیکھو جس مین لکھا
ہی کہ خدا تعالی جہوٹ کی دیوتا سی اس باب مین صلاح کرتا تھا کہ آہب یعنی حضرت
ایوب کو کون فریب دیگا فقرات انجیل — اور خدا نی کہا کہ کون آہب کو سمجھائیگا
کہ وہ اوپر جائی اور رمیتہ گلی ائدین مارا جائی ایک فرشتہ نی کچھہ صلاح دی اور
دوسرے نی کچھہ اور آخر الامر خدا تعالی کی سامنی ایک فرشتہ آکر کھڑا ہوا اور کہنی لگا کہ مین
اوسی سمجھاونگا خدا نی اوس سی پوچھا کہ کیونکر سمجھائیگا فرشتہ نی جواب دیا کہ مین
جاؤنگا اور تمام نبیون کی منہہ سی جہوٹ بلواونگا خدا نی کہا کہ تو اوسی سمجھا لیگا
اور کامیاب ہوگا جا اور ایسا کر کیا حضرت سلیمان کی تمام مقولات کی یہہ تاویل
نہین کی گئی کہ اون سی حضرت عیسی کی حجت اپنی مذہب کی طرف پائی جاتی ہی اسی طرح
سی عہد جدید مین جب حضرت عیسی اپنی تئین انگور کی بیل اور راستہ اور دروازہ
کہتی ہین اور یہہ فرماتی ہین کہ خبز اور خمر میرا جسم اور خون ہی کیا اسمین استعارا نہین
ہی استعاری کی انکاری ایک بڑی بڑی طرح کی بت پرستی اون عیسائیون مین پہیل گئی
ہی جو دین کو تہلکہ طریقہ کرتی ہین اس مسئلہ کو مزین سٹین سی ایشن یا مسئلہ خمر نی

۱ سلاطین باب ۲۲ درس ۲۰
۲ یوحنا باب ۱۵ درس ۱
۳ انجیل متی باب ۲۶ درس ۲۶
۴ لوقا باب ۲۲ درس ۱۹

تہابت شکنون کو بدنیتی کا صرف اسواسطے الزام لگایا کہ اونہون نے اون
بنائی ہوئی بتونکو توڑ ڈالا ——— آنحضرت کے اون حکمون کے سوای جن مین بت پرستی
کی بیخ کنی کا حکم ہے سب حکمون مین اخلاص اور مددگاری باہمی کی تاکید ہی اور اس
مذہب کے بڑی بڑی دشمن بہی اس بات کی مقر ہین کہ آنحضرت نے قرآن شریف مین
ان حکمون کے باب مین بہت مدد و شد کیا ہی ——— اون تمام قصص اور روایات
مین جنکا قرآن شریف مین مذکور ہی اور جو عربون کی رسم کی موافق استعارون کے
پیرہن مین کسی پر عیسائی نے کسقدر طعن نہین کرتی جیسا ذکر معراج پر کرتی ہین ان نکتہ
چینون کو خیال کرنا چاہئی کہ یہہ قصہ ایک جو برابر بہی اوس قصہ کی مقابل مین خلاف
عقل اور ناممکن الوقوع نہین معلوم ہوتا جس مین یہہ لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کو شیطان جنگل مین بہکا کر لیگیا ——— ترجمہ عبارت قصہ مذکور الصدر
یہہ شیطان حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک نہایت بلند پہاڑ پر لیگیا اور اونہین
تمام سرزمین کے بادشاہون کی شان و شوکت دکہائی حقیقت حال یہہ ہی کہ بیان
معراج تمام استعارات سی پر ہی اور اون استعارات کی شرح یہہ ہی البراق سے
بجلے مراد ہی جو برقی مادی سی بہی زیادہ تیز رو ہی اور وہ نور کا زینہ جسپر سے
آنحضرت اور حضرت جبرئیل آسمان پر چڑہے وہ خیال سے مراد ہی کیونکہ خیال ایسے
چیز ہی کہ اسکی وسیلہ سی ہم تمام آسمانون پر پہونچی جاتی ہین اور خدا کی تخت یعنی عرش
پر ہمارا گذر ہو جاتا ہی اور وہ عجیب مرغ جس کی آواز سنی سی خدا تعالی خوش ہوتا ہے

اور

۱ حضرت عیسی کا شیطان کے پاس جانا اور اونکا بہکانا
۲ واقعات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۶ دیکھو ۱۲ مولف
۳ کسیمت ریورنڈ آف دی بائبل باب ۴ صفحہ ۸ ۱۲ مولف

معاملات باہمی اسطرح کرو جس مین سب کا فائدہ متصور ہو اور جسطرح خدا
نی فرمایا ہی چنانچہ حضرت عیسی نی فرمایا ہی کہ خدا کو سب چیزون سی زیادہ چاہو
اور اپنی ذات اور ہمسایون سی بڑی محبت رکھنی بہی بڑا قانون ہی اور تمام
نبیون اور حضرت موسیٰ نی بنی اسرائیل کو جو مذہب سکہایا اوس مین صرف
یہہ قانون تہی کہ خدائی لاینزال کے پرستش کرو اور اوسکی محبت رکھو اور ایک
دوسری کو چاہو اور اسی سبب سے حضرت عیسیٰ کا مذہب بہی نیا نہ تہا بلکہ وہی تہا
جو موسی نی آپ سی پہلی تلقین کیا تہا لیکن صرف فرق یہہ تہا کہ حضرت عیسیٰ نی معاملات
باہمی کو زیادہ مدد و شد سی ادا کیا تہا اور یہہ عمدہ فائدہ مقرر کیا ہی کہ جس فائدہ
کو نہایت کمینہ اور جاہل سی جاہل آدمی بہی خوب سمجہہ جائیگا اور جب وہ اوسکی برخلاف
کریگا تو وہ یہہ جان جائیگا کہ اب سیدہے اوس قانونکی برعکسی کے اور وہ حکم یہہ ہے
اور اون کی ساتہہ تم وہی معاملات کرو جو تم یہہ چاہو کہ وہ لوگ بہی کرین جب
حضرت عیسی علیہ السلام نی ظہور کیا اوس زمانہ مین تمام یہودیہ کے رہنی والی یہودی نہایت بدحالت
اور انمین خودغرضی اور خودپسندی مدت سی پہیل گئی تہی اور اونکی پادری اور شاستر کہان
شہر دونون مین سوائے الارا اور لوث اور بی الضافی اور ظلم کی اور کچہہ باقی نرہا تہا اور وہ چند ظاہری رسوم
مذہب مین مستغرق ہو کر اصول مذہب کو بالکل بہول گئی تہی اللہ تعالیٰ نی حضرت عیسیٰ کو جب پیدا کیا تو اوس سے خاص غرض یہہ تہی
کہ وہ موسائیونکو پہر راہ راست پر لاوین اور یہہ بات حضرت عیسیٰ کی مسلمون سے صاف ظاہر ہی ادنی فکر کرنی سی یہہ
بات معلوم ہو جاتی ہی کہ مذہب عیسائی مین اسواسطے نکلا تہا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی مذہب کو دوبارہ بحال

اور خبثی کہتی ہین ہماری نزدیک یہہ بات انصاف کے خلاف معلوم ہوتی ہے ہم
اہل اسلام کو اون کی ایسی مسئلون مین جو بظاہر عقل کے خلاف معلوم
ہوتی ہین تاویل کی اجازت ندین ہماری رائی مین اونکی مذہب مین کوئی مسئلہ
ایسا خوفناک اور بیہودہ نہین ہے جیسا عیسائیونکا خمری اور خبثی مسئلہ ہے
جس مین ایک روٹی کا ٹکڑا جسپر کسیاہی جاہل اور شریر عیسائی پادری چند لفظ
پڑہکر پہونک دی اوس سے وہ قرین خدا بنجاتا ہی جس نے تمام عالم پیدا کیا آنحضرت
پر یہہ بہی اعتراض ہی کہ پہلی آپنے یہہ بیان کیا کہ مین اہل عرب کو کوئی نیا
مذہب نہین سکہانیکا بلکہ اونکو حضرت ابراہیم کا قدیم مذہب دوبارا تلقین کرونگا
اور یہہ مذہب وہ تہا کہ جو حضرت ابراہیم کی بعد حضرت اسمعیل ابو العرب نے
سکہایا تہا مگر آنحضرت نی حقیقت مین ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اور لہذا
خلاف بیانی کے لیکن اگر صرف اوسی مذہب کو نیا مذہب کہتی ہون کہ جسمین
پہلی مذہب سے اصول عبادت اور احکام شرعی بہی خلاف ہون تو یعنی نہ حضرت
موسی علیہ السلام کا مذہب نیا ہی اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نہ آنحضرت کا حضرت
موسی کے مذہب مین سوا اسکی کوئی اور بات نئی تہی کہ آپنے حضرت آدم علیہ السلام اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسمعیل
علیہ السلام کی مذہب کے مسئلونکو فقط زیادہ مدد شدسی بیان کیا ہی اور وہ مسئلہ یہہ تہے
کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور جان و دل سی اوسکی حکم مانون اور اوسکی محبت رکہو اور

معاملات

کو مضمر ہو جیسی آپ نی حضرت خدیجہ الکبری سی اپنی وحی کا مضمون بیان کیا اوس
وقت سی اوسدم تک کہ جب آپنی عایشہ صدیقہ کی گود مین وفات پائی آپ ہمیشہ
اپنی دعوی نبوت پر قایم رہی ——— یقینی جو شخص پارسا اور صاف باطن ہو اور
اپنی خالق پر اعتماد کلی رکھتا ہو اور جس نی رسوم مذہب مین بہت بڑی اصلاح کی
ہو وہ شخص حقیقت مین ایک آلہی جو خدا یتعالی کی ہاتھہ مین ہی اور ممکن ہے
کہ ہم اوسی یہہ کہین کہ وہ خدا کیطرف سی رسول تہا اگرچہ آنحضرت خدا کی بالکل
کامل بندی نہین تہی اور فرمانبرداری تام سی اوسکی احکام بجا نلاتی تہی مگر اسمین
شک نہین کہ وہ بہی سنجملہ اور صلحا کی تہی اور خدا یتعالی کی وفادار بندون مین
سی تہی کسواسطی ہم یہہ یقین نکرین کہ آپ اپنی ملک اور زمانہ مین واعظ حق اور
صدق تہی اور اللہ تعالی نی آپکو اسواسطی بہیجا تہا کہ وہ اپنی ہم قومون کو خدا یتعالی
کی وحدانیت اور پاکی سکہائین اور اوکی واسطی ایسی ملکی اور باہمی قانون
مقرر کرین جو اونکی واسطہ بہتر اور لایق ہون ——— اسمین شک نہین کہ آنحضرت
کو اپنی رسالت کا خوب یقین تہا اور وہ یہہ جانتی تہی کہ مجکو خدا یتعالی نی نبی
مقرر کیا ہی اور آپنی اپنی زمانہ نبوت مین اپنی ملک مین بہت اچہی اصلاح کی گو کہ
اوس مین کچہہ نقص نہین اور آپکا یقین نبوت بی بنیاد محض نہ تہا ——— اگرچہ
لوگ آپس مین آپکو طعن و تشنیع بہی آتی تہی اور آپکو بہت تکلیفین دیتی تہی لیکن آپ
بہی آپنے دعوی نبوت ترک نکیا اور اہل عرب کو خدا یتعالی کی وحدانیت اور حقیقت

کردی ـــــ آنحضرت کا کام صرف یہہ ہی نہ تہا کہ آپ مسائل مذہب اور معاملات
باہمی کا بہت مدوشد سی حکم دین بلکہ آپکا یہہ بہی کام تہا کہ آپ خدا یتعالی واحد مطلق کے
پرستش قایم کرین کیونکہ جس قوم مین آپ پیدا ہوئی وہ دونون باتون مین گمراہ تہے
لہذا آپکا ارادہ یہی تہا کہ آپ حضرت اسمعیل ابو الاعراب کا مذہب جو صرف خدا یتعالی
واحد مطلق کے پرستش تہے پہلائین اور اس سبب سی یہہ بات خوب ثابت ہوجاتی ہی کہ
آنحضرت نی جو اہل عرب سی یہہ کہا کہ مین تمہین نیا مذہب نہین سکہاتا بلکہ وہ قدیم مذہب
سکہاتا ہون جسکی تمکو تمہاری جد امجد حضرت اسمعیل نی دعوت کی تہی یہہ سچ ہی بولا
تہا ہم سوال کرتی ہین کہ کیا ہم یہہ خیال کرسکتی ہین کہ وہ شخص جنی ایسی بڑی اور
پائدار اصلاح اپنی ملک مین کی اور جفر اور ذلیل بت پرستی کی جای جسمین اوسکے
اہل ملک سا تہا سال سی مستغرق تہی خدا یتعالی واحد مطلق کی پرستش قایم کی اور جسنے
قتل اطفال معدوم کردیا تہا اور قمار بازی اور شراب خواری کہ جو اصل اصول بدو ضعے
ہی کم بدرویہ گی کی ممانعت کی اور جس نی پہلی کی نسبت کم تی بیان کرنیکا حکم دیا
ہم پہر سوال کرتی ہین کہ کیا ہم ایسی بڑی مصلح مذہب کو صرف فریبی کہہ سکتی ہین
یا یہہ کہہ سکتی ہین کہ تمام اوسکا دور مکاری اور ریا بازی کا زمانہ تہا (معاذ اللہ) نہین ہرگز نہین سکتے کہہ
یقینی آپکے نیت نیک ہوگی اور ارادہ نیک اور یہی باعث ہوگا کہ جس نی آپکو اپنے
دعوی پر ثابت مستقل رکہا اور کبہی آپسے کسی طرح کی خامی ظاہر نہین ہوئی اور کبہی
آپنے اپنی کسی بڑی دوست یا عزیز قریب سے ایسی بات نہین کہی کہ جو آپکے دعوی نبوت

جانا رہنا چاہئی ۳۶ بت جو سیدہی کھڑی تہی ایک دفعہ میں گر پڑی بعد تو ڑ ڈالی اور جب
آپ اپنا مطلب حاصل کر چکی تب آپنی اپنی اوس فتح مند ہم نام کیطرح جو اس زمانہ
مین سوای اپنا نخست اپنی فتح کئی ہوئی شہر مین قایم نکیا آپنے اپنا نام باقی رکہنی کیواسطے
یہان کوئی محل بنایا جو اس خانہ خدا کی برابر کہڑا ہوتا آپ پہر اوسی شہر کو چلی گئے جسمین آنکے
باپ دادا رہتی تہی اور جو آپکی قوم کا دار الحکومت اور آپکی مذہب کا درگاہ تہا اور
پہر آپ نی اپنی چہوٹی سی مکانین جاکر رہنا شروع کر دیا جو اون لوگونکی مکانون کے
پاس واقع تہا جنہون نی مصیبت کی زمانہ مین آپکا ساتہہ دیا تہا فقط

## الزام دوم

اپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا
خون ہوا اور ہزارون برباد ہوگئی ہم بیان کرتی ہین کہ یہہ الزام قریب قریب سچ کی ہے
اور حقیقت مین بہت سی بت پرست اسبات پر ماری گئی کہ اونہون نی خدا تعالے
کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو کچہہ خدا تعالی نی ایکدفعہ حکم کر دیا
وہ کسی زمانہ مین بی انصافانہ نہین خیال کیا جا سکتا اور چونکہ عیسائیون پر فرض ہے کہ وہ
یہہ یقین کرین کہ خدا وندی نبی اسرائیل کو اہل کنعان کی قتل کا اونکی بت پرستی کی سبب سے
حکم دیا اور آفتاب اور ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع
روشنی ہی روشنی مین اپنی دشمنونکو قتل کر ڈالین پس اسصورت مین تو اون کو اسبات

تلقین فرماتی رہی اور اپنی ہم قومونکی دلجمعیون اور ایذارسانیکی کچھہ پرواہ نکی —
آپ جو مسائل وعظ فرماتی ہین وہ ایسی پرتہذیب اور مفید تہی کہ اہل عرب نے اونکی
مثل ابتک کبھی نہ سنی تہے — نہ آپ کچھہ دنیوی حکومت چاہتی تہی اور نہ پادریانہ
فضیلت — آپ صرف یہہ چاہتی تہی کہ میری ہم قوم مجھی وعظ و پندسی باز
رکھنی مین کوشش نکرین اور مجھی اجازت دین کہ مین لوگون کو وعظ و نصیحت
کرکی راہ راست پر لاؤن آپکی خواہش یہہ تہی کہ آدمی انصاف کیطرف راغب ہون
اور رحم کرنا سیکھین اور خدا تعالی کے فرمانبرداری کرین اور اوسکی ساختی بخبر اور
انکسار کرین اور جیسی سب مذہبون مین لکھا ہی اوسیطرح آپنی فرمایا کہ قیامت
آئیگی اور مردی اوٹھین گے اور منصف اور ظالم دونون کا انصاف ہوگا —
اب آنحضرت اور آپکی ذلیل معتقدین مین مقابلہ کرو دیکھو تیمور نے اصفہان مین کیا
کیا اور نادرشاہ نی دہلی مین اور اون کمبختون کو دیکھو آنحضرت کے مقابل مین جنہون
نی ہماری زمانہ مین کالوس اور سپرس اور کسندر اجزیرون کو ویران کردیا جیسے کوئی
بادشاہ اہل مشرق مین سی فتح مند ہوتا ہی اور کسی قلعہ مین داخل ہوتا ہی تو گویا اوس
کا یہہ داخل ہونا ایک قتل عام کا حکم ہے مسلح اور غیر مسلح اور گنہگار اور بی گنہہ سب قتل
ہوتی ہین آنحضرت صرف اپنی بدسلوکیونکا عیوض لیتی تہی اور چند گنہگارونکی سوا سبکو
امن دیتی تہی اور ان مجرمون مین سی بہی اکثر لوگونکی خطا معاف کردیتی تہی اور آپنے
خانہ خدا کو بتون سی پاک کیا اور ان عمدہ لفظون سی جنکا ترجمہ یہہ ہے — صدق آیا ہی اور جھوٹ

ایسا کام نہین کیا مگر مان عیسائی بادشاہون نی ایسی حرکتین اکثر کی ہین خصوصًا
ہسپانیہ والون نی دیکھو جب اونہون نی پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم
کیا — قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکھتی کہ خدا یتعالی کی نسبت ایسی
حکم منسوب ہون جنکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کری مگر توریت مین
منجملہ اور بہت احکام کی یہہ احکام بھی لکھی ہین — اور موسی نی کہا کہ خدا یتعالے
کا حکم ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندہی اور دشمنونکی فوج مین جاوی اور ہر
ایک آدمی اور اوسکی بہائی اور ہر ایک آدمی اوسکی دوست اور ہر ایک آدمی اور
اوسکی ہمسایہ کو قتل کری — حضرت یوشع نی تمام اور ملک اور تمام
بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کی حکم کی موافق
زندہ نہ چہوڑا حضرت سیموئیل نی سال سی کہا جا اور عمالک قوم کو قتل کر اور تمام چیزین
جو اون پاس ہین وہ سب غارت کردی اور اون مین مرد چہوڑ نہ عورت اور
نہ ووہ بچہ چہوڑا اور نہ روٹی کہانا اور نہ بیل چہوڑ نہ اونٹ نہ گدہا اور
نہ بہیڑ — لیکن اون لوگون کی شہرون مین سی جنہین خدا یتعالی تی تیرے
واسطی میراث بنایا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چہوڑ — اور تو اپنی خدا
کی حکم کے موافق اونہین بالکل نیست اور نابود کردی یعنی حتیون قوم کو اور
اموریون قوم کو اور کنعانی کو اور اہل حویطی کو اور جبوسیون کو اسیطرح سی حضرت
عیسی نی جو پہاڑ پر نصیحت فرمائی تہی اوسمین اسطرح کی ظلمون کے اجازت کہان ہے

ہی اسرائیل نی اہل کنعان
موصوف نی ہیرو اہل کنعان کی قتل کرنی کی تعریف مین

کا بھی اقرار کرنا چاہیئے کہ اگر آنحضرت نے بھی اپنا اسلام تلوار کی ذریعہ سے پھیلایا تو
اسمین کچھبھی ناانصافی نہین کی کیونکہ اگر وہ اس بات کا اقرار نکرینگی تو گویا یہہ بات
کہنی پڑیگی کہ خدا تعالی کو بت پرستی اوس زمانہ مین زیادہ بری معلوم ہوتی تھی اور
اتنی بری نہین معلوم ہوتی اور آنحضرت کی زمانہ مین حضرت موسیٰ کی زمانہ کے
نسبت یا بنی اسرائیل کی بادشاہون کے نسبت جنکو اور جنکی تمام قوم کو خدا تعالے
نے صدق اس گناہ پر غارت کردیا خدا تعالی بت پرستی سے کم ناراض تھا یہہ بات
سچ ہے کہ آنحضرت بہت سی لڑائیان لڑی مگر آپکی سب لڑائیان حضرت موسیٰ کے
لڑائیون سے بالکل مختلف تھین کیونکہ آپکی لڑائیان اس مطلب کے واسطے نہ تھین کہ قوم
عرب کو بالکل نیست اور نابود کردین بلکہ اسواسطے تھین کہ تمام عرب کے قوم کو ایک
سلطنت مین شامل کرین اور اون سی بت پرستی چھڑوائین اور اونہین خدا تعالے
واحد مطلق اور خالق کے پرستش سکھائین ——— آنحضرت کا قاعدہ تھا کہ جو لوگ
ایمان لی آتی تھی آپ اون سے بہت خلق سی پیش آتی تھی اور اونکی بہت خاطر داری
کرتی تھی البتہ منکرون کو آپ قتل کرڈالتی تھی مگر ہمیشہ آپنے عورتون اور لڑکیون
اور بچون کو قتل ہی بچایا الغرض آپنی اپنی معتقدین کو بہت تاکید فرمائی ہے
کہ تم اون لوگون تو تکلیف تک ندینا جو قرآن شریف پر ایمان لی آئین بلکہ
اونکو بھائی سمجھنا برخلاف اسکی حضرت موسیٰ سب قومون کو قتل کرڈالتی تھے
اور نہ کسی پر کوئی شرط پیش کرتی تھی اور نہ کسی کو کوئی شرط مانتی تھی آنحضرت نے کبھی

جو لوگ پشیمان ہوتی ہین ہم اونکی حمایت کرتی ہین اور ہم اون لوگونکو بدعا دیتی ہین
جنکی ہم حمایت کرتی ہین اگر ہم اور لوگونکی مسلونپر چلتی ہین تو ہم اون مسلون کو
غلط بتاتی ہین اور اگر اور لوگ ہماری مسلون پر چلتی ہین تو ہم اونھین لغو جھوٹی
ہین اور اسیطرح آپس مین فساد کرکی ہنی ایک دوسرے کو برباد کردیا ہی —
قسطنطین نے نائیلی نایشا کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دئی جنسے
یہہ نتیجہ نکلی اور جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیارات کی باعث سی تو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دوسو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کروڑون انسان ماری گئی انہین اختیارات کی باعث سی
پیپ مسٹ غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئی اور ظلم سندرجہ ذیل ہوئی — راین دریا
سی لیکر یورپ کے شمالی حدود تک لوتہر اور پوپ کے معتقدین قتل ہوی — سنہری ہشتم
اور اوسکی بیٹی مری نی لاکہون آدمی قتل کرائی — فرانس مین سینٹ بارتہولومیو
کی عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی قتل ہوئی اور چالیس برس تک فرانس
اول کے زمانہ سی سنہری چہارم کی پارس مین داخل ہونی تک ہزارہا عیسائی
ماری گئے مجلس انکوزیشن یعنی محکمہ تحقیقات بدعات کی سبب سی ہزارہا
آدمی ماری گئی یہہ قتل اس سبب سی اور بہی زیادہ الزام کے لایق
ہین کہ تحقیقات کی بعد ہوتی تہے اور سرکار کیطرف سی اون کی اجازت
ہوتی تہی اور یہان ہم اور جہگڑونکا نوٹ نہین کرتی مثلاً ایشیا مین فرقون کا

جو اونکی نام مبارک کی بہانہ سی لوگون پر جو تہمہ نصیحت ستر تا یا رحم اور امن اور محبت
سی پیش آہی اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ ظلم کسکی طرف منسوب ہونی چاہئی جواب آسان ہے
یعنی شاہنشاہ قسطنطین کیطرف جسکو قسطنطین اعظم کہتی ہین وہ اس خطاب کا مستحق
نہ تہا حضرت عیسیٰ کے وفات کی بعد آپکے متعلقون کی دو مختلف ترجمی ہوئی اور
انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریون کے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسری
قسطنطین کے — اس بادشاہ نی صرف اپنی ملک کو استحکام دینی کی لئی مذہب
عیسائی اختیار کیا تہا اور یہہ ایسا ظالم تہا کہ اسی لوگ پشیتر ثانی کہتی تہے اسکی ماں ایک
مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا بانالس کہتی تہی اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت
عیسیٰ کے خدا ہونیکا مسئلہ نکالا اسینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پواے نیٹرز ضلع کا بشپ
تہا اور اگلی زمانہ کی پادریون مین تہا وہ اون بدہی تکرارون اور مناقشونکو بہت ناپسند
کرتا ہی جسکی سبب سے ہزارہا عیسائی ماری گئی اور اون لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے
تہا اوسکی الفاظ یہہ ہین — کہ بڑی افسوس اور خوف کی بات ہی کہ جسقدر ہم لوگون مین
رائین ہین اوسیقدر مسئلی ہین اور جیسا جس کیا میلان ہے ویسا ہی اوسکا مذہب ہے اور
جتنی ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری گفتگوئی اور بی ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنی دل کے خواہش کے موافق بنا لیتی ہین اور پہر اون مسئلونکو ایسی طرح بناوٹ سے
بیان کرتی ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینی ہم نئی مذہب یا شیدہ کنہون کے
بیان کرنی کی لئی نکال لیتی ہین — جو ہمنی کہا ہی اوس سے پشیمان ہوتی ہین اور

۱ پہلی انجیل متی اور دوسری

۲ مقدونیوس بانافس ترجمہ

اپنی نفس کو اس بات کا حکم نبا سکتا ہی کہ اگر زبردستی فی نفسہ جائز نہین ہی تو
ہم اوسی کسی حال مین جائز نہین رکھتی آنحضرت یہہ بات بہی کہہ سکتی ہین کہ تمنی
تو چودہوین صدی سی حال کی زمانہ تک زبردستی کا استعمال کیا اور اوس پر
تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ ہمنی کوئی ایسا کام نہین کیا جو تعریف کی قابل نہو اس
واسطی نہین اقرار کرنا چاہی کہ زبردستی فی نفسہ بری نہین ہے اور اگر مین نی اپنی
رسالت کی پہلی زمانہ مین زبردستی کا استعمال کیا تو بجا بات کے کیونکہ یہہ دعوے
بیہودہ ہی کہ جو کام پہلی صدی مین برا ہو وہ چوتہی مین اچہا ہو جائی یا جو چیز چوتہی
صدی مین اچہی ہو وہ پہلی مین بری ہو جائی آگی خدا چوتہی صدی مین نئی قانون
بنانا تو یہہ دعوی بجا ہوتا مسلمانونکی مذہب مین یہہ لکہا ہی کہ تم اور مذہبون کو زبردستی
غارت کرو لیکن اوسپر بہی وہ یہہ بات نہین کرتی اور سالہا سال تک اونہون نی
اور مذہبون کو اپنی ملک مین رہنی دیا عیسائیون کو صرف وعظ اور پند کا حکم ہے
لیکن سینکڑون برس سے وہ تلوار اور آگ سی غیر مذہب والونکو غارت کرتی آئی ہین
مسلمانون کا عیسائیونکی مقابل مین بی تعصب ہونا گبن صاحب مشہور مورخ فی
اسطرح لکہا ہی صاحب سو صوف کی فقرہ کا ترجمہ یہہ ہی مسلمانونکی لڑائیون پر آنحضرت نی
تقدس کا فتوی دیا تہا مگر آنحضرت کی خلفائی اپنکی احادیث اور عادات سی ایسے
باتین اخذ کین کہ جن سی اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچہہ ضروری نہ ثابت
ہوتا تہا اور اسی سبب سے اور مذہب والون کا کچہہ مسلمانون سی جنگ وجوی اور

اختلاف اور بیس برس تک پوپون کا پوپون سی اور بشپون کا بشپون سی
کرنا اور اپنی مذہبی تکرارون کی سبب سی زہر دینا اور قتل کرنا اور لوٹنا اور بارہ سی
زیادہ پوپون کے بڑی بڑی دعوی کرنی بی شبہہ یہہ پوپ نے زویا کیلی نیز ویا کلیمنٹ گیورا
سی ہر قسم کی بدی اور شرارت مین زیادہ تہی اور سب مین آخر امر یہہ کہ نئی دنیا
کی ایک کروڑ بیس لاکہہ باشندی صلیب کے تلی قتل ہوئی یقینی ہمین اسبات کا
اقرار کرنا چاہئی کہ ایسی متواتر اور خوفناک مذہبی لڑائیان کبہی عیسائیون کی سوا
اور کسی قوم مین نہین ہوئین جو چودہ صدیون تک قایم رہی ہون اور کبہی کسی
قوم نی یہان تک کہ بت پرستون تک نے اپنی پر یہہ داغ نہین لگایا کہ اونکی ہاتہہ سے
مذہبی تکرارون کی سبب سے خون کا ایک قطرہ بہی زمین پر گرا ہو ——— جورڈ
صاحب فرانسیسی کہتی ہین کہ ہمین سچ بولنی مین کچہہ باک نکرنا چاہئی سچ یہہ ہی کہ
فرانس کی بادشاہون نی مسلمانون کی طریقہ سی مذہب عیسائی کی فرمیشنر اور
سبکسنز کی ملکون مین بنا ڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سی اوسی شمالی ملکون
مین پہلایا یہی طریقہ یعنی زبردستی ویل ڈان بینیر اور ایل بی جن بیسٹر فرقون کی ساتہہ جنہون نے
پوپون کی حکومت کا انکار کیا تہا برتانیا اور نئی دنیا کی باشندون کی ساتہہ بہی یہی
سلوک کیا گیا ان سب باتون سی یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہمین آنحضرت پر یہہ الزام
نہ لگانا چاہئی کہ آپ نی اپنا مذہب زبردستی سی پہلایا یعنی اور مذہب والون کو اونکی
مذہب پر رہنی کی اجازت ندی کیونکہ آنحضرت یہہ دلیل کر سکتے ہین اور ہر ایک شخص

قسم تھی کہ تمام عمر مین تجربہ ایسی بسر کرونگا وہ قسم اوسکی ذمہ سی جاتی تھی اور وہ جو اوسکی
ذات مین لیاقتین تھین اور جنکی اظہار کا تنہا عبادت خانہ مین موقع نہ تھا اون کے
اظہار کا وقت آگیا اور مصر ایک آدمی اپنی لیاقت اور ہمت کے موافق اپنی رتبہ کو پہونچ
گیا یہہ جوگبن صاحب نے آنحضرت کے بی تعصب ہونیکا حال بیان کیا ہی استبا تکی ثبوت
کیواسطی ہم ذیل مین آنحضرت کا فرمان درج کرتی ہین یہہ فرمان ہمنی رچرڈ لیوکو کہا صاحب
مینہہ کی مشب کی کتاب موسوم بذکر مشرقی وغیرہ سی نقل کیا ہی یہہ کتاب ۱۷۴۳ء مین
چھپی تھی اور اوسکی اول جلد کی دوسو اڑسٹھہ صفحہ مین یہہ فرمان مندرج ہی چونکہ مصنف
صاحب تقوی اور دیانت اور علم مین مشہور ہین اسسے صاف ظاہر ہی کہ اس
فرمان مین جو انہون نی کچھہ تصرف نکیا ہوگا اور وہ فرمان یہہ ہی

**فرمان محمدی** جو کہ آپنی کوہ سیاہ کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت
فرمایا — خدا یتعالی بزرگ ہی اور حاکم اوسنی تمام نبی بھیجی ہین اور کبھی اوسنی نا انصافی نہین
کی — وہ نعمتین جو اللہ تعالی نی آدمیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبد اللہ ورسول خدا وحی
دینا نے اون کی ذریعہ سی یہہ سند اپنی ہم قومون اور امت کے نام لکھدی ہی یہہ قوم عیسا ئی اور نصرا
کی ساتھہ بہت پختہ اقرار ہی اور ہم مین سے ہر فرد بشر کی ساتھہ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی شریف
ہو خواہ زلیل اور خواہ وہ مغرور ہو اور خواہ ذلیل (۱) میری قوم مین سے کوئی میری اقرار
اور قسم کو جو اس عہد نامہ مین لکھے ہی توڑیگا اوسنی خدا کا اقرار توڑا اور قسم کی خلاف کیا
اور مذہب سے پھر گیا کیون کہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کیواسطی عام ہی

اور مقابلہ نکرنا پڑا ملک عرب آنحضرت کی خدا کا وراثت اور درگاہ تہا لہذا آنحضرت نے
کرہ زمین کی اور قومون کو اسقدر عزیز نہین جانا اور اونکی باب مین بہت مداخلت
نہین چاہی اسلام مین درستے کہ جو مشرک اور بت پرست ہو اور آنحضرت کی نام سے
واقف نہو وہ قتل ہوسکتا ہی مگر آپنی عقلمندی سے انصاف کو فرض کردیا ہی اور اسی سبب سے
ہندوستان کی مسلمان فتح کرنیوالون نی چند تعصب کے حرکات کے بعد اوس آباد اور ملک
ملک کی تمام مندر وغیرہ باقی رکہی ـــــ حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
عیسی علیہا السلام کی امت کو اسلام کی دعوت کی گئی اور اون سی یہہ درخواست کیگئی
کہ آنحضرت کے وحی تمہاری نبیون کی وحی سی کامل رہے تم اسکو قبول کرلو لیکن اگر تم
اوسط درجہ کی جزیہ دینکو ترجیح دو تو تمہین اپنے مذہب کا اختیار ہی ایک لڑائیکا دکر
ہی کہ وہان بہت سی قیدی مسلمانونکی ہاتہہ آئی اور اونہون نی اونہین قتل کا حکم دیا
مگر جب قیدیون نی اسلام قبول کیا تو سب رہا کئی گئے اور عورتون نی بہی اپنی آقاؤنکا
مذہب اختیار کرلیا اور بچون کو بہی اسلام تعلیم کیا گیا اسطرح سے ساری قوم صدق
دل سی ایمان لے آئی ضرور ہی کہ لاکہون اہل آشیہ اور افریقہ جو مسلمان عربونکی خوج مین
شامل ہین اونہون نی بہت سی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا
ہوگا زبردستی سی نہین کیا ہوگا خواہ رعیت ہو خواہ غلام خواہ قیدی ہو خواہ گنہگار
جہان اونسی کلمہ پڑہا اور ختنہ کرایا وہین وہ فتح کرنیوالی مسلم کا برابر دوست بنگیا اور سرا سر
گناہ کا کفارہ ہوگیا اور ہر طرح کی فرمان برداری اوسکی ذمہ سی ساقط ہوگئی اور وہ جواد سے

قسم ثانیہ

جواون کے پاس مال ہی اوس سی حصہ لین کیونکہ یہہ لوگ صرف اپنی بسر اوقات
کیواسطہ محنت کرتی ہین ـــــ (۱۰) جب لڑائی ہو اور فصل تیار ہو جائے
تو وہان کی باشندون کو ضرور ہی کہ وہ ہر ایک پُشل[۱] مین سی ان لوگون کو کچھ کچھ
دین (۱۱) مسلمان لڑائی کی زمانہ مین بہی ان لوگون کو انکی مکانون مین سی
باہر نہ نکالین اور نہ انہین زبردستی لڑائین اور نہ انسی جزیہ طلب کرین ـــــ یہہ
گیارہ فقری صرف راہبون سی متعلق ہین اور آیندہ کی سات فقری عام
عیسائیونکی واسطی لکہی گئی ہین (۱۲) جو عیسای کہ اہل اسلام کی عملداری مین
رہتی ہین اور اپنی تجارت، اور دولت کی سبب سی جزیہ دینی کی لایق ہین اونہین
آدمی بارہ درہم[۲] زیادہ نہین دینا پڑیگا (۱۳) اوس فی خدا کی حکم کی موافق
اس جزیہ کی سوا اور کچھہ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہہ ہی ـــــ جو لوگ خدا کی کتابون
کی عظمت کرتی ہین اونکو تکلیف ندو بلکہ بہت نرمی سی اونہین اپنی تحفہ دو
اور اون سی گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستانی تو منع کرو ـــــ (۱۴)
اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سی نکاح کری تو مسلمان کو چاہئی کہ اوس کے
امور مذہب[۱] مین دست انداز نہو اور اوسی گرجی جانی اور نماز پڑہنی سی باز نرکہی
(۱۵) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکی گرجونکی مرمت کرنیکی ممانعت[۲] نکری
(۱۶) جو کوئی اس فرمانکی برخلاف کام کریگا یا اسکی کسی برخلاف بات کو
یقین کری گا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کی نبی سی پہر گیا کیونکہ

[۱] یعنی صحرا و شہر ۱۲
[۲] یہلی دفعہ کی ۱۲
[۳] کی یعنی جو لوگ اس کی
کی اسمین مثال لکہی ہے
اور وہ یہہ ہی کہ اگر کوئی
سلمان عیسائی عورت
سی نکاح کرلے اور مال
بڑہا ہوا ہو اور اگر
کسکو وراثت تک حود
بجا لاسکا و اوس کا مسلمان
پر فرض ہی کہ وہ
اگر ایسی ہی تو کسی
سودری پر بہیجدے
اور اگر عرضی دعوی
کرے تو ہری پر بہیجدے
مجلد سنہ ۱۲
[۴] موئف
کیونکہ یہہ ہمارے مذہب
اوسی حفاظت کرنی
ہے ۱۲

خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوئی ہو — (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر
کرتی کرتی کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گانون یا اور آباد جگہہ یا سمندر یا صحرا یا کسی عبادتخانہ
کرے یا مہمان سرائے مین آکر ٹہری گا تو مین جان و دل سی اوسکی اور اوسکی اسباب کے
محافظت کرون گا اور ہر طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میری ہم قوم بہی اوسکی مدد
کرینگی کیونکہ وہ بہی میری ہی قوم سی ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳)
علاوہ اسکی مین تمام اعمال کو حکم دیتا ہون کہ وہ راہبون سی محصول نہ لین اور
اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کی حکام وغیرہ کو تبدیل
کا حکم نہ دیگا بلکہ وہ اپنی عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگی (۵) جب راہب سفر
کرتی ہون تو کوئی اونہین راستہ مین تکلیف نہ دی (۶) جتنی گرجی اونکی قبضہ
مین ہین کوئی اون گرجون کو اون سے نہ چہینی (۷) جو کوئی ان حکمون مین سے کسی
حکم کو بہی منسوخ کریگا اوسی خوب جان لینا چاہئی کہ اوس نے خدا کی قانون کو منسوخ
کیا (۸) راہبون کی حاکمون اور معتقدون اور نوکرون اور متعلقون سی خبریہ
نہ لیا جائیگا کوئی اونہین اسباب مین نہ ستائی کیونکہ وہ کہین کیون نہون خواہ
سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال
مین ہون خواہ جنوب مین مین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال
اس میرے قسم وعدہ وعہد اور فرمان مین شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہئی کہ جو
راہب اس سی تنہا پہاڑون پر رہتی ہین اون سی نہ خبر لین نہ عشر اور نہ

جو اونکی

درجہ کی خوشیان ہر ہر حواس کے لایق حاصل ہونگی کیونکہ اگر ہم ان قوتون اور حواسون
کی تکمیل چھوڑ دین اور وہ چیزین اونسے لین جو اونہین خوش کرتی ہین تو ہمین
یہ جاری ہی فرض کرنا نہین پڑیگا کہ یہہ طاقتین اور حواس ہمین بی فائدہ عطا ہوئی ہین
بلکہ یہہ بہی ماننا پڑیگا کہ یہہ ہمین ہمیشہ کی ناامیدی اور تکلیف دینیکے لیے ملی ہین کیونکہ
حقیقت مین ہم یہہ فرض کرین کہ اجسام اور روحین ہمین پہر ملین گے اور اگر ہمین ہمارے
کمال کے لایق بدن ملین گے اور روحین بہی ضرور ملین گے تو اوسکی دلیل نہین معلوم ہوتے
کہ کیونکر ایسی چیزین ہمکو نہ ملین گے جس سے قوائی انسانی اور حواس کو علاقہ ہی اور جنکی
چکہنی اور دیکہنی سے حواسون اور قوتون کو خوشی ہوتی ہے کیا ایسی خوشیان حاصل کرنے
مین کسی طرح کا گناہ یا شرم یا ذلت بہی مانع ہوسکتی ہے اور اگر اوس خوشی کا حال پوچہو
جسکی باب مین خاص حفاظت کرنیکی بہت تاکید ہی یعنی مباشرت اب ہم پوچہتی ہین
کہ کیا اللہ تعالی نی اس خوشی حاصل کرنیکی طاقت دو نہایت کامل بندون کو نہین
عطا فرمائی تہی اور چونکہ اللہ تعالی نی اونکی واسطی صرف ایک سامان مہیا کیا تہا اور اونہین
ایسی اسباب دئی تہی کہ جنسی وہ بعیش و عشرت بسر کرین لہذا اونکو اوسنی یہہ طاقت دی
کہ وہ نسل انسانی کو ترقی دین — یہہ سچ ہی کہ آنحضرت نی قرآن شریف مین یہہ
وعدہ کیا ہی کہ موسنونکو عورتین ملین گے اور بہت عمدہ عمدہ باغ ملین گے اور اور طرح کی
نعمتین عطا ہونگی لیکن یہہ غلط ہی کہ آنحضرت نی صرف انہین چیزون کو جنت کے
بہت بڑی نعمت کہا ہو کیونکہ جس طرح روحکو جسم پر فضیلت ہی اسیطرح آیندہ جسم کے

یہہ میرا عہد اونکی حفاظت پر مبنی ہے (۱۷) کوئی مسلمان ان عیسائیون سی جنگ
نکری بلکہ برخلاف اسکی اگر کوئی انسی لڑی تو اوسکی حمایت کرین (۱۸) اس فرمانمین
مین حکم دیتا ہون کہ میری قوم مین سے کوئی قیامت تک اس وعدہ کی خلاف کوئی کام
نکری

## فہرست گواہان

علی ابن ابی طالب عمر ابن عدوے
زبیر ابن العوام سعید ابن معاذ — ابوبکر[۱] ابن قحافہ عثمان ابن عفان ابی طلق
ابن مسعود فضل ابن عباس طلحا ابن حنظلہ طلق[۲] ابن عمر — بتعلم سردار قایم مقام
علی ابن ابوطالب مزین بدستخط و نشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد بنوے
مورخہ ۳[۳] محرم سنہ ۲ ہجری مین جرأت کرتا ہون کہ اس باب مین جو دلایل اور
حالات لکہی گئے ہین اونسی ہر ایک منصف آدمی کو یقین ہوجائیگا کہ دوسرا الزام
آنحضرت کے نسبت بالکل بی بنیاد اور دروغ ہے فقط

## الزام سوم

قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہے کہ جسی دنیوی عیاشی مشابہ ہے — آنحضرت
کی نسبت یہہ الزام یہہ ہے کہ آپنے ایمان لانیوالون اور اپنی پیروان شرع محمدے
سی جنت کے ایسی نعمتون کا وعدہ کیا ہی جو دنیا کی عیاشی کے مشابہ ہین مگر ذرا فکر کرنیسی یہہ بات
معلوم ہوجائیگی کہ جسقدر عیسائی اس امر کو بیمعنی خیال کرتی ہین اوسقدر یہہ بیمعنی نہین ہے
دیکھو ہمارے ہان لکہا ہی کہ ہماری جسم قیامت کے دن ایسی خوبصورت ہوجائینگے کہ اونکا حسن
وہم و خیال سے باہر ہی اور ہماری قوتین اور حواس اسقدر تیز ہوجائینگے کہ اونہین نہایت

---

۱۲ محمد ابن اسمٰعیل بخاری و مسلم ابن حجاج قشیری
۱۲ سعد ابن عبادہ و قاسم ابن عبید

کہ یہہ جو جنت کی جسمانی نعمتون کا بیان ہی اونہین اکثر عقلمند مسلمان خیال کرتے
ہین کہ وہ استعارون مین بیان ہی اور وہ نعمتین اسطرح اسواسطے بیان کی گئی ہین
کہ آدمی کی سمجھہ مین آسکین چنانچہ اسیطرح انجیل مین بھی انسانکی سمجھانی کیواسطے
کتنی ہی جگہین اس طریقہ پر بیان کی گئی ہین مرکوکی سفیر کومینی ایک باغ کی تعریف
لکھی اور یہہ لکھا کہ وہ جنت کی باغ کی مانند ہی اوس نی اوسکی جواب مین مجھی لکھا کہ
جنت ایسی جگہہ ہی کہ اوس سی کوئی چیز دنیا مین مشابہ نہین ہوسکتی اور نہ انکھون نے
اوسی دیکھا ہی اور نہ کانون نی اوسکا ذکر سنا اور نہ کہین اوسکی شکل کا خیال آدمی
کی دل مین آیا اسکی بعد ہم ہربی لوٹ صاحب کی صداقت لکھتی ہین صاحب موصوف
اپنی کتاب سوسوم بہ بیلیو تہیکا اوریٹین ٹیلس مین لکھتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
سب مین بڑی خدا کی نعمت خدا تعالی کا دیدار ہی اور جسکو یہہ نور حاصل ہوا وہ کہین
کیون نہو اوسکی نزدیک وہی مقام جنت ہی اور صاحب مذکور کی الفاظ یہہ ہین
اکثر عیسائی جو اہل اسلام سی مناظرہ کیا کرتے ہین وہ یہہ لکھتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
جنت مین جسمانی خوشیونکی سوا اور کسی قسم کی خوشیان نہین ہین مگر یہہ اونکا الزام
غلط ہی ——— ہماری بیان گذشتہ سی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ آنحضرت کی مذہب
مین اسقدر جسمانی نعمتون کا ذکر نہین ہے جسقدر لوگ اوسپر الزام لگاتی ہین اس مین
شک نہین ہی کہ اگر عیسائی مذہب کی لحاظ سی اسلام کو دیکھین اور اوسکی ماہیت کو غور
کرین تو اہل مشرق کی بعض رسمین اہل یورپ کی نکتہ چینون کی نزدیک عیب اور بدبان ٹھہرینگے

واسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کین اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ اوس زمانہ مین اہل عرب
نہایت درجہ کی جاہل تہی اور وہ سوای کہانی اور پینی اور عیاشی کی کسی اور چیز کو
نعمت نہ سمجھتی تہی اسواسطی آپنی اسطرحکی نعمتین بیان کین کہ جنکی لالچ سی اہل عرب
بہت جلدی خدا یتعالی واحد مطلق کی عبادت کیطرف راغب ہوجائین چنانچہ یہہ
امر آپکی حدیث سی ثابت ہی لیکن انحضرت فی روح کیواسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کے
ہین وہ نعمتین یہہ ہین خدا کا دیدار جو سب نعمتون پر فایق ہوگا اور جو خوشی کو
کمال بخشیگا اور جنت کی تمام خوشیان فراموش کرادیگا اور اور جنت کی خوشیان
تو سویشی وغیرہ کو بہی ہونگی ادنی سی ادنی باشندہ بہی اللہ تعالی کی باغ اور حورین
اور سامان اور غلمان ہزار برسکی راہ تک پہلی ہوئی دیکہی گا مگر اعلی رتبہ کا وہ شخص
ہوگا جسی ہر صبح کو خدا یتعالی کا دیدار نصیب ہوگا لہذا یہہ غلط ہی کہ مسلمانون کے
جنت مین صرف کہانی پینی اور جس مین عیش سے نعمتین ہونگی اور کسی قسم کی نہین
ہونیکی اور یہہ بہی غلط ہی کہ اہل اسلام اونہین صرف جسمانی ہی نعمتین بیان کرتی ہین بلکہ
برخلاف اسکی اکثر مسلمان یہہ کہتی ہین کہ یہہ نعمتین ہماری سمجہانی کیلئے اسیطرح بیان
کی گئین ہین اون سی مراد روحانی نعمتین ہین چنانچہ اسیطرح علمائی عیسائی بیان
کرتی ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل صرف سہاگ ہی نہین ہی بلکہ
اوس سے حضرت عیسی کے محبت اوسکی امت کی ساتہہ مراد ہی ——: مڈ صاحب
اپنی کتاب موسوم بہ نوٹ ایڈہای بوجے ٹرکارڈک کی اکیسوین صفحہ مین لکہتی ہین

یہ بہہ

ایک خوانندہ مسلمان کے
جسکی کہ ایک عیسائی
قرآن شریف مین
کے معمال کیلئے ہی
سمجہی
اسیطرح عیسائی
سے پوچہتی
تسلیم ہوا اس کا
الہام کی کتاب
افسوس کی مقام
یہہ ہی کہا کہ اکثر
علمائی مسلمین کے
اسیطرح بیان ہی
یہہ رائے ہی کیلین
صاحب کی کتاب
موسوم بہ مصر
فی السفر جلد
ایک صفحہ ۵۷
کا حاشیہ ۱۲
مولف

تہین اوس زمانہ سی اکثر اہل روما تہی اور ڈوشی سیشن اور اونور سیس اور ارگڈیس بادشاہون
کی زمانہ تک ایک سی زیادہ شادیان کرتی ہی لیکن آرگیڈیس نے پہلی ہے پہل ۹۳ سنہ
مین اس امر کی ممانعت کا قانون جاری کیا تہا بعد ازان ارکیدی اس دین تینین
بادشاہ نی منادی کرای کہ میری رعیت مین سی جسکا جی چاہی جتنی بی بیان کری کچہہ
ممانعت نہین ہے اور اوس زمانہ کی مذہبی تاریخ سی بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نے
اس حکم پر اعتراض کیا ہو دین تینی انیس کون سٹین سس اس قسطنطین اعظم کی بہت
سی بیبیان تہین کلوٹیر بادشاہ فرانس اور ہنری برٹس اور ہی بیری کس اوسکی دونون
بیٹی ان سب کی مان ایک سی زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہونکی علاوہ سینٹ ارس
طین سس کا کہنا ہی کہ پی پن اور شارلی بن کے مان بہی بہت سے بیبیان تہین ماسوای اسکے
اشخاص مندرجہ ذیل کے مان ہے اس سی زیادہ بیبیان تہین لوتہیر اور اوسکا بیٹا آرنوانس منفرد شش
جرمن سنہ ۸۸۸ ع فرڈرگ باربروسا اور شارلی ہنکا ایک بیٹا اور فلپ تہے اوڈی سس بادشاہ فرانس
اور فرنک کی متقدمین بادشاہونمین جنہون نے کئی کئی جورو ان ایک ہی زمانہ مین رکہین اور بہی
بادشاہ تہی گون ٹران گاری برٹ سجی برٹ - چل پرک - گون ٹرین کے حرم سرا مین تین
وینی اینڈا - مرکسٹرود - اوسٹری جلدیڑ جلدی بی بیان تہین اور وہ کہتا تہا کہ یہہ میرے شرعی بیبیان
ہین اور کیری برٹ کی مان مرفلی ڈا - مارکوفسار تہیوڈو جلڈا بی بیان تہین ڈومی نیل صاحب پادری خود
مقر ہین کہ فرانس کے بادشاہ بہت سے بیبیان کیا کرتی تہی اور اونکو اسبات کا بہی انکار نہین ہے کہ
ڈیگوبرٹ اول نی تین بیبیان کین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہی کہ

لیکن اگر ہم ذرا زیادہ کہنی کو کام مین لائین تو بی شک اہل اسلام کو اسقدر الزام
ندین گے ہمین سرزمین اور وانکی آب وہوا کا بہی لحاظ کرنا چاہئی اور یہہ بہی خیال کرنا
چاہئی کہ اوس قوم کی عادتین کیا تہین ــــ جو لوگ یہہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے جو جنت
مین جسمانی عیشونکا ذکر کیا ہی یہہ گویا اونکی خصلت کا عکس ہے یعنی وہ جسمانی عیش کو
بہت پسند کرتی تہی اور آپ (معاذ اللہ) فریبی اور عیاش نہ تہی اگر اونہون نے قصداً
نا انصافی نہین کی تو اسمین بہی شک نہین ہی کہ اونہون نے بڑی غلطی کی ہی کیونکہ آپ
اسکی برخلاف محنت کش اور غریب اور بی سروسامان آدمی تہی اور اون چیزونکی کچہہ
پروانہ کرتی تہے جنکی لئی لوگ محنت کرتی ہین

## الزام چہارم

آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدرویگی کو جائز کردیا ــــ مشرق مین بہت سی
نکاح کرنیکی رسم حضرت ابراہیم کیوقت سی چلی آتی تہے اور یہہ بات انجیل کے
بہت سی قصر ولسٹی ثابت ہی کہ یہہ رسم اوس ملکی کی زمانہ مین بہی بری نہ خیال کیجاتی تہے
ہم ان فقرون کو ضرور اس بابمین نقل کرین گے ــــ پلوٹارک صاحب لکہتی ہین کہ
قدیم اہل یونان کے مان بہت سی نکاح کرنی جائز تہی مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان
ہون اور ایک جگہہ سی کہین اور بہیجی جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور پولے
پای دنیز حکیمون نے بہی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز مین کتابین لکہین ــــ قدیم اہل روما
حد سی زیادہ مہذب تہی اگرچہ اونکو ایک سی زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون
نے کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتی ہین اول مارکائین ٹولی اس رسم کو ترک کیا اور سیپیان کے

سبب سی مرد و عورت مین ایک قسم کی مساوات ہوجاتی ہی اور یہی سبب
ہی کہ وہان ایک نکاح کرنیکا دستور ہوگیا ہی خدا تعالی نی مردون کو عقل اور
طاقت جسمانی سی عورتون پر فوق دیا ہی اور انہین دونون عقل و طاقت کی
سوا اور کوئی فضیلت نہین دی اللہ تعالی نی عورتون کو حسن عطا کیا ہی اور
یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جب اونکا حسن جاتا رہی تو اونکا اختیار بہی مردون
پر سی جاتا رہی لیکن گرم ولایتون مین حسن صرف شروع جوانی مین ہوتا ہی اور
جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی حسن مین کمی ہوتی جاتی ہی — لہذا یہہ
قانون کہ آدمی کو ایک جورو کرنی چاہی خاصیت ملکی کے لحاظ سی صرف یورپ کے
واسطی مناسب ہی ایشیہ کیواسطی مناسب نہین ہی یہی دلیل ہی کہ اسلام ایسے
آسانی سی ایشیہ مین پہل گیا اور یورپ مین ایسی مشکل سی پہلا یہی دلیل ہی کہ
مذہب عیسائی یورپ مین پایا جاتا ہی اور ایشیہ سی معدوم ہوگیا اور آخر
الامر یہی دلیل ہی کہ اہل اسلام کی چین مین اسقدر ترقی پائی جاتی ہی اور عیسائیون
مین اس قدر کم سی زر کی بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانہ مین ہماری باپ
دادا کی مان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی —
جب وسن کیتہلک پادری انگلستان کے قدیم باشندون مین آئی تو اونہون نے
تجرید کی نہایت تعریف کی اور یہہ تعلیم کیا کہ بیوہ سی نکاح کرنا گویا دو جورو ان
کرنی ہین اور پادریون کی نزدیک گناہ ہی آخر کار ہم لوگ — اہل جرمن کیطرح

تھو ڈو برٹ نی ڈٹری سی اوس حال مین شادی کی کہ جب اوس کا خاوند موجود
تہا اور جب اوسکی ماں ذری جلڈی اسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف لہہ ہے
لکھتی ہین کہ تہیو ڈو برٹ نی اپنی چچا کلوٹیر کی نقل کے جنی کر یو ڈو مر یو اسی تین جورو
ہوتی نکاح کیا تہا ——— مولنا صاحب جغرافیہ مدنی کی علم سی ایک ہی زیادہ بی بیان
مجتمع کرنیکی دلیل کو لکھتی ہین کہ گرم ملکون مین عورتین آٹہہ یا نو یا دس برس کی عمر مین
شادی کی لایق ہوجاتی تین بس اونکی شادی اور بچے پین دونون ہم زمانہ ہوتی ہین اور
بیس برس کی عمر مین بڈی ہوجاتی ہین لہذا حسن کی زمانہ مین اونہین عقل نہین
ہوتی حیتک اون کا حسن یہہ چاہتا ہی کہ مین حکمرانی کرون عدم موجودگی عقل
اوسکی مانع ہی ہوی اور جب عقل آجاتی ہی تو حسن نہین رہتا لہذا ناچار یہہ عورتین
آزاد نہین ہوسکتین کیونکہ بڑہاپی مین عقل اونہین وہ حکومت نہین دلوا سکتی
جو جوانی اور حسن دونون حاصل کرین اسواسطی ان ملکون مین جہان ایک ہی زیا
نکاح کی ممانعت نہین ہے یہہ بات کچھہ تعجب کی نہین ہی کہ لوگ ایک ہی زیادہ عورتین
جمع کرتی ہین اور ایک کو چہوڑتی ہین اور دوسری کرتی ہین اور سب سے نکاح جا
چاہتی ہین ——— اور معتدل ملکون مین جہان عورتون کا حسن دیرپا ہی او
جہان عورتین بڑی عمر مین بالغہ ہوتی ہین اور بچی جنتی ہین اور اونکی خاوندونکا
بڑہاپا بہی اونکی بڑہاپی کی ساتہی آتا ہی اور چونکہ اونہین اپنی شادی کیوقت
عقل و علم زیادہ ہوتا ہی اگرچہ وہ علم صرف اون کی کبرسنی کی سبب سے کیون نہو اس

کہ بیمار جورو کی ہر طرح خبر گیری کرتا ہی — عیسائیون نی خود بہت سی کتابین بہت سے
بی بیان نی کرنیکی جواز مین لکھی ہین برنارڈو — اوکینس نے جو فرقہ کپی جن کے جنرل
تہی سولہوین صدی کی وسط مین اس رسم کی اچہا ہونی مین ایک کتاب لکہی ہے اور اسی
زمانہ مین ایک اور شخص نے بہی اسی مضمون پر جواب مضمون لکہا ہی اس جواب
مضمون کی لکہنی والی کا اصلی نام لائی سپرس تہا مگر اوس نے اپنی جواب مضمون کا تخلص
تہی اوفیلس الیوتھیرس اختیار کر لیا تہا — سیلڈن صاحب اپنی کتاب موسوم بہ اکیڈمیا
ثابت کرتی ہین کہ بہت سے بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہ تہین بلکہ تمام
قومون مین بہی جائز تہین — مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سی زیادہ عورتین جمع
کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہی جان ملٹن تہا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم بہ جواب مضمون در باب
مذہب عیسائی مین اس امر کی ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقرے نقل کیے ہین صاحب موصوف
لکہتی ہین — کہ علاوہ اسکی خدا تعالی نی اپنی تئین ایک استعارہ کی حکایت (ازی کسل باب
۲۳) مین ایک مرد بنایا ہی جس نے اہولا اور اہولیا دو بہنون سے نکاح کیا اگر یہ رسم اصل
مین بری ہوتی تو خدا تعالی اپنے نسبت استعارہ مین بہی اس رسم کو کبہی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل
کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سی پہلی رائج تہا برا نہین کہا
انجیل مین صرف یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن پادرے وہ لوگ بنائین جا
جو صرف ایک جورو رکہتی ہون اٹہو تہے ۱ باب ۳ صفحہ ۵ درس ۲

ایک جورو کرنی لگی (ڈی سی ٹس) صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈی موری بس جرمن نورم دیکھو
اب آگی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز کی باب مین کوئی پوچھی تو انجیل کے مندرجہ ذیل مضمون
دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک سی زیادہ نکاحون کو صرف خدا تعالی پسند نہین کرتا بلکہ
برکت دینی کا وعدہ کرتا ہی اور فقرات مذکور الصدر یہہ ہین کتاب پیدایش باب ۱۶ صفحہ ۵ درس ۲۲ - ایک زوس باب ۲۱ صفحہ درس ۱۱ - ڈیوٹرونومی باب ۱۷
صفحہ درس ۱۷ - اشمیویل باب ایک صفحہ درس ۱ اور ۲ و ۱۱ وہین اشموئل باب ۲
صفحہ درس ۴۲ و ۴۳ - ۲ اشموئل باب ۱۲ صفحہ درس ۸ - ۲ اشموئل باب ۵ صفحہ درس
۱۳ - باب ۸ صفحہ ۵ درس ۳۰ - باب ۱۰ صفحہ درس ۴ - حجز باب ۱۲ صفحہ درس ۹ و ۱۱
حضرت ابراہیم اور حضرت حاجرہ کی بیان مین سنیٹھ گبری سوس ثم صاحب لکھتی ہین
کہ یہہ چیزین اوس زمانہ مین منع نہ تہین اسی طرح سی سنیٹھ اگس ٹین صاحب
لکھتی ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنی کے رسم کچھہ الزام کی لایق نہ تہی بلکہ
اوس زمانہ مین فرض تہی اور اب عیاشی ہے اوس زمانہ مین زیادہ نکاح
کرنی کی ممانعت اسواسطی نہ تہی کہ اللہ تعالی کو انسان کی نسل کے ترقی منظور
تہی سنہ ۱۸۲۶ع مین یونی ٹس صاحب جرمنی کی پادری نی پوپ گرگری سے
مسئلہ پوچھا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنے جائز ہین ۲ تو اوس نے
یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیمارے ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت
نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پر

اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور پہر اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا
کہ جائز ہی اور عمدہ — لہذا ہم آنحضرت پر ہرگز یہہ الزام نہین لگا سکتی کہ اپنے ایک
سی زیادہ بیبیان جمع کرنی مین کچہہ برائی نہین ہی — وہ لوگ جو کہ بیبیان
مجتمع کرنیکو منع کرتی ہین اونکی دلیلین یہہ ہین وہ کہتی ہین کہ اس رسم سی خاوند
اور زوجہ مین مرتبہ کی مساوات جاتی رہتی ہین اور محبت کامل نہین ہوتی
اور اسکی سبب سی خانگی جہگڑون اور حسد کی بنیاد قایم ہوتی ہی اہل مغرب یہہ جو
خیال کرتی ہین کہ جس شخص کے حرم سرا مین بہت سی بیبیان مجتمع ہوتی ہونگی وہ
اون پر بہت خود سر بیبی حکومت کرتا ہوگا یہہ اونکی غلطی ہی اور چونکہ جو اہل مشرق
اہل ایشیہ کی رسمون سی واقف نہین ہین اسوا سطی اونہین ایسا خیال ہوتا ہی
جو اہل مشرق افلاس کے باعث سی ایک بی بی سی زیادہ نہین کر سکتی اور جو
مرد نیک ہین وہان حال بالکل برعکس ہی یہہ اکثر ہوتا ہی کہ جس شخص کے بہت سی
بیبیان ہوتی ہین ایک اونمین سی اسکی حاکم ہوتی ہی اور خاوند پر حکومت
کرتی ہی وہ لوگ جنہون نی اہل مشرق کی مصنفون کی ایسی کتابین پڑہی ہین نہین
دنیا کی رسم و رواج کا کچہہ حال ہی اونہین غور اسطرح معلوم ہو جائیگا کہ یہہ جو اہل مغرب کا
خیال ہی کہ دنیا کی اوس حصہ کی عورتون پر بڑی ظلم ہوتی ہین یہہ اونکا وہم ہی ایک
وکٹر ہیوگو صاحب کہتی ہین کہ انگلستان کے لوگ اسکی سوا اور کچہہ نہین جانتی کہ اہل مشرق
کی عورتین ہر ایک جگہہ اپنی خاوندون کی لونڈیان ہین اور جس حرم سرا کو

اور ٹوتھی تم باب درس ۶ اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنا
گناہ ہی کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو یہہ حکم سب کیواسطی عام ہوتا صرف پادریون ہین کیواسطے
نہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہی کہ ایک جورو والی دنیا کی کاروبار مین اسقدر گرفتار
نہونگی جتنا کہ زیادہ جورو والی اس لئی یہہ لوگ گرجی کا کام بخوبی کرسکینگے اور چونکہ
اس فقری کی موافق کئی بیبیان مجتمع کرنیکی صرف پادریون کو ممانعت ہی اور
اور لوگون کو نہین ہی اور یہہ ممانعت بہی کچھہ گناہ ہونیکی سبب سی نہین ہی
اسلئی جب ہمنی اوپر بیان کیا اس سی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ سبکو ایک سی زیادہ بیبیان
جمع کرنیکی اجازت ہی اور اکثر لوگون نی اس رسم کو اختیار کیا ہی آخر الامر مین
ایرانیون کی تیرہ باب پانچ صفحہ چار درس کی موافق اسطرح دلیل کرتا ہون
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہو سکتا ہی حضرت
موسی نی کوئی بہوتی صورت بیان نہین کی اکثر ہماری بیبیون نی ایک سی زیادہ
بیبیان مجتمع کی ہین لہذا مجہی یقین ہی کہ کوئی ایسی بی ادبی نکریگا کہ اس رسم
کو حرام یا زنا ٹہرائی کیونکہ انجیل مین لکہا ہی کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ
تعالے سزا دیگا اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ نبی لوگون کا مین خود ہی قاضی ہون پس
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی نکاح ٹہرا اور نکاح ہر طرح حلال اور درست ہے
اور حضرت موسی ہی فرماتی ہین کہ نکاح کرنا بہت اچہا ہی اور گناہ نہین ہی
لہذا آنحضرت نی اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم صرف عمدہ ہی نہ تہی بلکہ جسکو خدا نے

مد تعالی کیطرف سی اوسکا عوض پاوینگے ـــــ نہ اللہ تعالی اونہین خوف
ن ڈالیگا اور نہ غم ہین ـــــ جو کچھہ تم سد دیتی ہو اور جو کچھہ تم سچ بولتی ہو اللہ تعالے
ب جانتا ہی مگر وہ لوگ جو نا منصف ہین اونکا کوئی مددگار نہوگا ـــــ تمہین
ہی کہ خیرات ظاہر دو اور یہہ اچھی بات ہی اور تمہین چاہئی کہ خیرات پوشیدہ
اور یہہ ہی بہتر ہی اس سی تمہین فائدہ ہوگا اور تمہاری گناہ دور ہونگی اللہ تعالے
نہاری تمام کامون سی واقف ہی ـــــ مومنین اور اونکی جزا مگر وہ لوگ جو یقین
تی ہین اور نیک کام کرتی ہین ہم کسی پر ایسا بوجھ نہ ڈالینگے کہ وہ اوٹھا نسکین اور وہ بوجھ اوسکی طاقت
سی باہر ہو) جنت مین جائینگی اور وہان ہمیشہ رہینگی ـــــ ہم اونکی دلون سے
تمام رنج و تکلیفات کی خیالات بھولا دینگی دریا اونکی پیرون مین بہین گے اور
اور وہ کہینگے اور حمد اوس خدا کو جو ہمین یہان لایا اگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا تو ہمین کبھی یہہ راہ نہ معلوم ہوتی
یقینی خدا تعالی کی تمام نبیون نی ہم سی سچ کہا تہا ـــــ اور ان لوگون کو ایک
آواز آئی گی کہ یہہ فردوس ہی اور تم اپنی اعمال کے سبب سے اسکی وارث بنگئی ہو ـــــ مگر وہ
لوگ جو ایمان لائی ہین اور جنہون نی نیک کام کئی ہین ہم اونہین ایسی باغون مین
لیجائینگی کہ جنکی نیچی دریا بہتی ہین یہان وہ ہمیشہ رہینگی ان باغون مین اونہین
ہم نہایت پاکیزہ اور خوبرو عورتین دینگی اور ہم اونہین ایسی درختون کی سایون
مین لیجائینگے جو ہمیشہ سایہ دار رہتی ہین ـــــ **مخلوقات**
وہ خدا تعالی ہی ہے جس نی آسمانون کو بی ستون پیدا کیا اور استوا فرمایا اپنی عرش پر

وہ بی غرضانہ محبت اور اخلاص جاتا رہتا ہوگا جو غریب آدمیون مین ہوتا
ہماری ملک کے امیرون مین ازواج کی خرید و فروخت اون ملکون کی بنسبت زیادہ ہوتی
جہان کہ کثرت ازواج جائز ہی ـــــ اہل یورپ یہہ جو خیال کرتی ہین کہ کثرت
ازواج سی محبت خالص جاتی رہتی ہی یہہ اونکا خیال اوسی بیہودہ متعصب کی سی
ہی کہ جس سے وہ یہہ خیال کرتی ہین کہ آزادی اور خوشی انگلستان کے قدیم باشندون
ہین کو حاصل تہی ـــــ اگر کثرت ازواج مین اتنی ہی خرابیان ہوتین جتنی لوگ
بیان کرتی ہین اور اوس مین مصیبتین زیادہ ہوتین اور راحتین کم تو یہہ رسم دنیا
کی اسقدر بڑی حصہ مین کبھی رایج نہوتی جہان علم و فضل کی بہت کم ترقی پائی ہے ـــ

# باب ششم در منتخب آیات قرآن شریف باب خاص ذکر خیرات

جو کوئی اپنا روپیہ سود مین لگائیگا اور یہہ چاہیگا کہ مین اورون کی مال سے
اپنی تئین ترقی دون خدا تعالی ہرگز اوسکی بہتری نکریگا لیکن جو کوئی خیرات دیگا
اور یہہ نیت کریگا کہ مجھی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو اوسکا وہ مال دوچند
ہو جائیگا ـــــ پس خدا کا خوف کرو اور اوسکی احکام سنو اور اون کی متابعت
کرو اور اپنی فلاح کیواسطی خیرات دو کیونکہ جو لوگ اپنی طمع و حرص سی بچتی ہین وہ
بہتری پاوینگی ـــــ جو لوگ اپنا مال رات و دن خفیہ اعلانیہ [illegible]

خدا تعالی بلند ہی اور صاحب قوت ہی جو کچھ آسمان و زمین مین ہی خدا تعالی کی صفت
اور ثنا کرتا ہی وہ طاقت ور اور دانا ہی آسمان و زمین کی سلطنت اوسکی ہی وہی
زندہ کرتا ہی اور وہی مردہ اور وہی طاقت والا ہی اور وہی اول ہے اور وہی آخر ہے
ظاہر ہی وہی پوشیدہ اور وہ سب چیزین جانتا ہی وہ وہی ہی جسنی زمین و آسمان چھہ
دنمین پیدا کیئی اور بعد ازان عرش پر مستوی ہوا جو چیز زمین مین پرآتی ہی اور جو چیز زمین مین
نسی جاتی ہے اور جو چیز آسمان سی اوترتی ہی اور جو چیز آسمان پر چڑہتی ہی سبکو خدا تعالی
جانتا ہے تم کوئی کیون نہو خدا تعالی تمہاری ساتھہ ہی کیونکہ جو تم کرتی ہو وہ دیکہتا ہی آسمان
وزمین کی بادشاہت خدا کی ہی اور تمام چیزین خدا کیطرف رجوع کرتی ہین وہی رات کو
بعد رات لاتا ہی اور رات کی بعد دن اور وہ انسان کی دلکی بات جانتا ہی

**خدا تعالی** خدا تعالی خالق مخلوقات رحیم و رحمن حاکم روز قیامت کو حمد سزاوار
ہی ہم تیری ہی پرستش کرتی ہین اور تجہی سی مدد چاہتی ہین ہمین راہ راست کیطرف
لیجا اور اون لوگون کا رستہ دکہلا جن پر تونی رحم کیا ہی اور اون لوگون کا رستہ مت دکہلا
جن پر تونی غضب کیا ہی اور جو غلطی پر ہین — کہہ تو خدا تعالی واحد ہی اور
بیزوال ہی نہ اوسکی ماں کوئی پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کیسکی ماں پیدا ہوا ہی نہ کوئی اوسکا
نظیر ہی اللہ تعالی بادشاہ ہی اور برکت والا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی زندگی اور
نی پیدا کی ہی تاکہ یہہ دیکہی کہ تم مین ہی کون سا آدمی نکو کار ہی وہ
طاقت ور ہی اور عفو کرنیوالا اوس نی سات آسمان اسطرح پر خلق کیے ہین کہ ایک کی بعد

اور آفتاب اور ماہتاب کی لئی قوانین مقرر کئی ہر ایک ان دونون مین سی اپنی لائق
مقصود کیطرف چلتا ہی وہ سب چیزون پر حکم کرتا ہی اور اوسنی اپنی علامات بخوبی ظاہر
مین تاکہ تمہین خوب یقین ہو کہ ہم خدا یتعالی سی ملین گے — اوس (خدا یتعالی نے) آسمان و
زمین اسواسطی خلق فرمائی ہی کہ میرا صدق ظاہر ہو ہمین چاہئے کہ ہم اوسی سب الہ باطل سے
جنہین لوگ اوسکے ساتھہ شریک کرتی ہین زیادہ تر بلند سمجھین — کیا تمہین حقیقت مین
اوس خدا کا یقین نہین جسنی دو دن مین زمین کو خلق فرمایا ہی اور تم اوسکی ساتھہ
اور شریک شامل کرتی ہو تمام جہانون کا خالق وہی ہی — اور اوس نے زمین مین مضبوط
پہاڑ قایم اور بلند کئی ہین اور اوس نے اوسی برکت دی ہی اور سب جگہہ اوسپر چارون
مین خوراک پہلائی ہے — بعد ازان اوسی اپنی تئین آسمانکی طرف متوجہ کیا جو
اتنک صرف دہوان تہا اور بعد ازان اوس نے آسمان و زمین کیطرف خطاب کیا
اور کہا خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو مگر فرمان پذیر آؤ اون دونون نے جواب دیا کہ ہم فرمان
پذیر ہین اور فرمان بردار ہین — سوای اوسکی کوئی خدا نہین ہے اور وہ ہی خدائی جاوید ہے
اور بی زوال ہے نہ اوسی نیند آتی ہے اور نہ وہ سوتا ہی جو کچہہ آسمانون مین ہے اور جو کچہہ زمین پر
ہے وہ سب اوسکا ہی کون ایسا ہی جو اوسکی اجازت بغیر اوسکی کامون مین دخل دی آسمانون
اور زمینون سے پہلے کیا چیز تہی اور اوسکی بعد کیا ہوگی وہ خوب جانتا ہی کوئی اوسکی علم مین
سی اکیذرہ برابر بہی نہین سمجہہ سکتا سوا اوسکی جو کہ وہ سمجہنا چاہتا ہی آسمان اور زمین
سب سے اونکا تخت اونچا ہی اور ان دونون کی قایم رکہنی مین اوسی کے تہکہ تکلیف نہین پڑتی

خدا یتعالی

اوسی ظاہر کردیا چھپاؤ خدا تعالی بیشک تم سی اوسکا حساب لیگا — جب
تم قسم کہاؤ کہ ہم نیکوکاری کرینگی اور خدا سی ڈرینگی اور خلقت کو امن پہونچاینگی
تو خدا کی قسم نکہاؤ کیونکہ خدا تعالی سنتا ہی اور جانتا ہی — اگر تمہاری
قسم مین کوئی غلطی واقع ہوگی تو اوسکی سبب سی خدا تعالی تمہین سزا ندیگا بلکہ
اگر تمنی کوئی بدی دلکی ارادہ سی کی ہی تو سزا پاؤگی خدا تعالی رحمن و رحیم ہی —
آسمانون و زمین کی اسرار خدا تعالی جانتا ہی سب چیزین اوسکی طرف اعادہ
کرینگی پس اوسکی عبادت کرو اور اوس پر وثوق کرو تیرا خدا تیری کاموں سے
غافل نہین ہی — ای لوگو تم فقرا ہو مگر خدا تعالی امیر ہی اور تعریف کے
لایق ہی — کس نی تمہاری واسطی زمین و آسمان بنائی قوت سامع اور
باصرہ کس کی اختیار مین ہی کون مردون سی زندہ پیدا کرتا ہی اور زندون سی
مردی یقینی لوگ جواب دینگی کہ وہ خدا ہی پھر تم کہو کہ کیا تم ایسی خدا سی نہین
ڈرتی — کیا کوئی شخص عظمت چاہتا ہی تمام عظمت خدا مین ہی ہر ایک اچھی بات
خدا تعالی کی پاس پہونچتی ہی اور ہر نیک کام کو وہ بلندی دیتا ہی مگر جو شخص ظلم کرینگی
تجویز کرتا ہی اور جو لوگ اس قسم کی باتین کرتی ہین خدا تعالی اونکی ان تجویزونکو خراب
کردیتا ہی لوگ کہتی ہین کہ خدا تعالی جہنم کی ہان بیٹھا ہی تمنی بڑی بڑی بادیون کو کچھہ تعجب نہین ہے
کہ اس خطا پر زمین و آسمان شق ہوجاوین اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہوکر گر پڑین کیونکہ
یہہ لوگ خدای رحیم کیطرف بیٹی کا ہونا منسوب کرتی ہین اور یہہ بات اوسکی شان سی بعید ہے

دوسرا واقع ہی خدا یتعالی رحیم کی مخلوقات مین کوئی عیب نہین پاسکتا
سب چیزون کو دیکھی جا اور تو تھکہ جائیگا — کیا تجھی یہہ نہین معلوم کہ
کہ آسمان اور زمین مین ہی خدا یتعالی سب جانتا ہی تین آدمیون مین کوئی ایسے
نہین ہوتی نہین چوتھا خدا یتعالی شامل نہو اور پانچ آدمیون مین کوئی ایسے
نہین ہوتی نہین چھٹا خدا یتعالی نہو خواہ ان سی زیادہ آدمی ہون خواہ انسے
کہین خدا یتعالی ہر جگہ اونکی ساتھہ ہوتا ہی اور وہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی تمام
کام بتادیگا کیونکہ وہ سب چیزین جانتا ہی — سب پوشیدہ چیزون کے
کنجیان خدا یتعالی کی پاس ہین اوسکی سوا کوئی اون کا حال نہین جانتا جو خشکی پر
ہی اور جو تری مین ہی وہ سب جانتا ہی اگر ایک پتا بھی جھڑی تو اوسکی اوسکو خبر
ہوتی ہی — نہ کوئی سبز چیز ہی اور نہ خشک اور نہ زمین کی تاریک غارون مین
کوئی ایسا دانہ ہی کہ جو کتاب مبین مین نہ لکھا ہو — شان وشوکت اوسکی
واسطی سزاوار ہی سب سے جو شی بلند ہی ساتون آسمان وزمین اور تمام چیزین
جو اون مین ہین اوسکی تعریف کرتی ہین — کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ جس سی اللہ
تعالی کی قدرت ظاہر نہو مگر ان چیزونکی تعریف کرنی تم سمجھہ نہین سکتی زمین وآسمانون
کی اسرار خدا یتعالی ہی جانتا ہی دیکھو اور صرف اوسیکی حکم مانو — خدا یتعالے
کی سوا انسان کا کوئی محافظہ نہین ہے اور نہ کسی اور کو اوسکی رای مین دخل ہے
— جو چیز آسمان وزمین پر ہی وہ سب خدا کی ہی جو تمہاری دلونمین ہی خواہ تم

اوسی

یقینی اوسدن اونکا خدا اونکی سب کامون سی آگاہ ہو جاویگا ——

## روز قیامت

اوس دن (آخرون) صور پھینکے گا اور تمام آدمی جو زمین پر ہونگے ڈر جائینگے مگر
شخص نہین ڈرینگا جسپر خدا اپنا کرم کریگا اور بچائیگا اور سب آدمی اوس پاس
عاجزی کرتی ہوئی آئینگے — اور تو دیکھیگا کہ وہ پہاڑ جنہین مضبوط خیال کرتا ہی
بادلون کے مانند پھٹ جاوینگی یہہ خدا کا کام ہی جو صرف تا کا حکم کرتا ہی تمہاری سب
کامون سے وہ خوب واقف ہی —— اور جب زمین زلزلونکی سبب
تھرائیگی اور اپنی بوجون کو گرادیگی اور آدمی چلائینگے کہ یہہ زمین پر کیا
صدمہ ہی —— اوس دن وہ اپنی خبرین ظاہر کرینگی کیونکہ اللہ تعالے
نی یقینی اوس مین چیز بہے بہروسی ہوگی —— اوس دن انسان کی گروہ
کی گروہ اپنا کام دیکھنی آئینگے اور جس نے ایک ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی
ہوگی وہ اپنی نیکی دیکھیگا اور جس نے ایک ذرہ برابر بھی بدی کی ہوگی
وہ اپنی بدی دیکھیگا جسدن آسمان شق ہو جاوینگے اور ستارے
ادہر اودہر پھیل جاوینگے اور سب سمندر آپس مین مل جاوینگے
اور جس دن قبرین تہ و بالا ہو جاوینگے اوس دن ہر ایک آدمی اپنی قدیم زمانہ
کی اور حال کے زمانہ کی کام دیکھیگا —— مگر جب صور کے
ایک آواز نکلے گی اور زمین اور پہاڑ ملبہ ہو جاوینگے اور

له اوسکی ماں بیٹا ہو یقینی آسمان و زمین پر کوئی ایسا نہین ہے کہ جو خدا تعالی پاس
اوسکا بندہ بنکر نجاوے ۔۔۔ کون راحت پائیگا اور کس پر مصیبت آئیگی قسم ہی رات
کی جو اپنا نقاب پہلاتی ہی قسم ہے اوسدن کی جو روشن ہے قسم ہی اوس شخص کے کہ جنی
عورت اور مرد پیدا کئی یقینی تمہاری مختلف خواہشین ہین مگر جو شخص خیرات دیتا ہے
اور خدا سی ڈرتا ہی اور صلحا کی بات مانتا ہی ہم اوسپر راحت کا رستہ آسان کرینگے
مگر جو شخص حریص ہے اور دولت پر راغب ہے اور وہ خدا کا ہونا جھوٹ جانتا ہی ہم
اوسپر جلد مصیبت لائینگی ۔۔۔ وہ خدا ہی کہ جسنی تمہاری واسطی زمین کے بنیاد استوار
کی اور اوسپر آسمان بنائی اور تمہین خلق کیا اور تمہاری شکل اچھی بنائی یہی خدا تعالی
تمہارا مالک ہے پس خدا تعالی برکت والا ہی اور تمام جہانون کا مالک ہے اور وہ زندہ ہی اور
اوسکی سوا کوئی اور خدا نہین ہے پہلا تم اوسکو پکارو اور صدق اوسکی عبادت کرو وہ
وہ ہی جو زندگی اور موت دیتا ہی اور جب وہ ایک کام کا حکم دیتا ہی تو فرماتا ہی کہ ہو
وہ چیز ہو جاتی ہے

## ناشکری انسان بنسبت خدا

قسم ہی ہنہنانیوالی گھوڑون کی اور لڑائیکی گھوڑ دوڑ کی جو آگ کی شعلون کو روندڈالتی
ہین اور پاش پاش کردیتی ہین اور جو صبح کو حملہ کرتی ہین اور میدان جنگ کے گرد اوڑاتی
ہین اور گروہون کی وسط مین پہنچ جاتی ہین حقیقت مین آدمی اپنی خدا کی ناشکری
کرتا ہی اور اسکا وہ خود گواہ ہی اور یقینی وہ اس دنیا کی بہتری کو پسند کرتا ہی افسوس
وہ نہین جانتا کہ جسدن قبر سی مردی اوٹھینگے اور جو آدمیونکے دلونمین ہی وہ ظاہر کیا جاویگا

ہی کہ اپنی مان و باپ سے محبت پیش آئی جب اوسکی مان نی اوسی جنا تو
تکلیف اوٹھائی اور اوسکی پانی مین کیسی تکلیفین اوٹھائین اور اوسکی
دودہ چھڑانی تک تین مہینے کیسی تکلیف اوٹھائی اور جب اوسمین طاقت
ہی اور وہ چالیس برس کا ہوجاتا ہی تو کہتا ہی ای خدا مجھہ سے اپنی اون
ن کا شکر کرنا جو تونی مجھہ پر کی ہین اور میری مان باپ پر کی ہین ——

## قرآن شریف

خص برکت والا جسنی الفرقان روشن کتاب اپنے بندہ پر نازل کیا کہ وہ
مخلوقات کو متنبہ کردی وہ آسمان و زمین کا بادشاہی اوسکی مان بیٹا نہین
ور نہ اوسکی سلطنت مین کوئی شریک ہی تمام چیزین اوس نی خلق کی ہین
اونکی مقدر مقرر کی ہین قسم ہی غروب ہونی والا ستارہ کی کہ
ی بہکا نہین ہی اور نہ غلطی کرتا ہی اور نہ وہ کوئی بات
سپردگی ہوکر نازل ہوا ہی ایک شخص طاقت والا
ب تم آگ روشن کرتی ہو تو کیا بہتر جانتی ہو کہ تمنی
یر جلانی سی آگ حاصل ہوئی وہ درخت تمنی بنایا تھا یا ہمنی
روشن کرنی نی ایک نصیحت اور جنگل کی رستہ چلنی والون کی واسطی ایک
ہ مزدور کہا ہی اسواسطی تو اپنی خدا کی نام کی تعریف کر سوای اسکی مین ستارونکے
ب ہونیکی قسم کہاتا ہون اور اگر تم اوسے سمجھو تو یہہ بڑی قسم ہی کہ یہہ سچا

دونوں ایک ہی دفعہ ٹوٹ کر خاک مین ملجاوینگی اوس دن جو مصیبت آئیگی
وہ یکایک آجاویگی اور آسمان شق ہوجاویگا کیونکہ اوسدن وہ ترقی کریگا
اوسدن تم خدا کی سامنی لائی جاؤگی اور تمہارا کوئی پوشیدہ کام چھپا
رہیگا — جسدن آفتاب بےنور کردیا جائیگا اور جسدن ستاری گر پڑینگی اور جسد
پہاڑ فنا ہوجاوینگی اور جسدن وہ اونٹنی جنکو دس دس مہینہ کا حمل
اونکی بہی کوئی خبر نہین لینی کا — اور جسدن تمام صحرائی درندی مجتمع
جاوینگی — اور جسدن سمندرون کا پانی کہولنی لگیگا اور جوش زن ہوگا
اور جسدن روحین پہر اپنی جسمون مین چلی جائینگے اور جسدن لڑکیان جو زندہ
دفن کی گئی ہین اون کے باب مین پرسش ہوگی کہ یہہ کس گناہ پر ماری گئین —
اور جسدن قرآن شریف کی ورق کہولی جاوینگی اور جسدن جنت کہولی جاویگی
اور جسدن دوزخ تیز کیجاویگی اور جسدن جنت نزدیک لائی جاویگی —
اوس دن ہر ایک آدمی کو اپنا کام معلوم ہوگا —

## مہربانی اور مہمان نوازی کا حکم

اپنی والدین کی فرمانبرداری کرو اور اقربا ؤن سی بلطف پیش آؤ اور یتیمون اور
غریبون اور ہمسایون خواہ وہ رشتی دار ہون اور خواہ نئی آنیوالی اور ساتھہ والی مسافرون
اور راہگیرون اور غلامون پر مہربانی کرو — علاوہ اسکی ہمنی انسان کو

قرآن ہی اور اصل قرآن جسکے یہہ نقل ہے وہ خدا کی لوح محفوظ مین ہو
اوس شخص کو قرآن پہونچنا چاہیئے جسنے وضو ہو یہہ خدا تعالی خالق
کیطرف سے الہام ہے

## خرید و فروخت مین وزن پورا ہونا چاہ

لعنت ہی اون لوگون پر جو وزن مین کمی کرتی ہین اور جب
تول کر لیتی ہین تو پورا لیتی ہین اور جب اونکی ہاتھہ تولکر بیچتی ہین تو اونہین
ہین کیا اونہین یہہ خیال نہین کہ وہ پھر زندہ کئی جاوین گے اور وہ بڑا دن
مالک کی سامنی کھڑی ہون گی خدا تعالی
لیم کیا ہی اور آدمی کو خلق کیا ہی اور او
۔ آفتاب اور مہتاب ہر ایک کیواسطہ
ی کو سجدہ کرتی ہین ـــــ اور آسمان
دسی اسواسطی تلا ہوا رکھا ہی کہ تم بھی اپنی تول
مین فرق نکرو لہذا تم ایمان داری سے تولو اور وزن مین کمی نکرو الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ
خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ